ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان
رجب المرجب ۱۴۱۲ھ فروری ۱۹۹۲ء

شہداءِ ختمِ نبوت زندہ باد

حضرت امیرِ شریعت نے فرمایا:-

میں کہتا ہوں کہ جب تک احرار زندہ ہیں جھوٹی نبوت نہیں چلنے دیں گے. جب بھی کوئی کذّاب سر اٹھائے گا. صدیق اکبرؓ کی سُنّت جاری کی جائے گی.

ماضی میں احرار کی بے پناہ جدوجہد، جانکاہ محنت و ایثار اور ہماری برپا کردہ تحریک "تحفظِ ختمِ نبوۃ" میں ہزاروں جوانان گُل گُوں قبا، سُرخ پوشان راہِ بقا اور سرمستان عہدووفا کی قربانی و شہادت احرار کے اخلاص کی زندہ مثال ہے جو لوگ تحریک "تحفظِ ختمِ نبوۃ" میں جہاں تہاں شہید ہوئے ان سب کی ذمہ داری مجھ پر ہے اور جو آئندہ ہو گا اس کی بھی۔ شہداءِ ختمِ نبوّت کے لئے میں کیا دُعا کروں؟ دُعا تو یہ ہے کہ انکے صدقے میں ہمارا ایمان بچ جائے آمین!

یاد رکھو!

میں تو زندہ نہیں رہونگا. مگر تم دیکھو گے کہ شہداءِ ختمِ نبوّت کا خون بے گناہی رنگ لا کر رہے گا.

شہداءِ ختمِ نبوت زندہ باد.

تلخیص
خطاب
امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

صحابۂ کرامؓ پر تنقید

یہ مؤرخین کی روایات تو عموماً بے سر و پا ہوتی ہیں، نہ راویوں کا پتہ چلتا ہے اور نہ ان کی توثیق و تخریج کی خبر ہوتی ہے اور نہ اتصال و انقطاع سے بحث ہوتی ہے اور اگر بعض متقدمین نے سند کا التزام بھی کیا ہے تو عموماً ان میں ہر غث و ثمین سے اور ارسال و انقطاع سے کام لیا گیا ہے۔ خواہ ابن اثیر ہو یا ابن قتیبہ، ابن ابی الحدید ہو یا ابن سعد ان اخبار کو متناقض و متواتر قرار دینا بالکل غلط ہے اور بے موقع ہے۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے متعلق ان قطعی اور متواتر نصوص اور اور دلائل عقلیہ و نقلیہ کی موجودگی میں اگر روایات صحیحہ احادیث کی موجود ہوتیں تو وہ بھی مؤول یا مردود قرار دی جاتیں۔ چہ جائیکہ روایاتِ تاریخ۔!

(شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ)
(مکتوباتِ شیخ الاسلام جلد اص ۲۶۶)

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان

رجب المرجب ۱۴۱۲ھ فروری ۱۹۹۲ء جلد ۳ شمارہ ۲ قیمت فی پرچہ =/۶ روپے

سرپرست اکابر

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

حضرت مولانا محمد اسحٰق صدیقی مدظلہ

مجلسِ ادارت

رئیس التحریر:

سید عطاء المحسن بخاری

مدیر مسئول:

سید محمد کفیل بخاری

رفقاءِ فکر

مولانا محمد عبد الحق مدظلہ

حکیم محمود احمد ظفر مدظلہ

ذوالکفل بخاری ◉ قمر الحسنین

خادم حسین ◉ ابو سفیان تائب

محمد عمر فاروق ◉ عبد اللطیف خالد

حُر آغائی ◉ دیدہ ور

زرِ تعاون سالانہ

◉ اندرونِ ملک =/۶۰ روپے ◉ بیرونِ ملک =/۵۰۰ روپے پاکستانی

رابطہ

خط و کتابت: دار بنی ہاشم — مہربان کالونی — ملتان — فون ۷۲۸۱۳

ترجمانِ تحفظِ ختمِ نبوۃ (تنظیمی تبلیغی) عالمی مجلس احرارِ اسلام پاکستان

ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل احمد اختر مطبع: تشکیل نور پرنٹرز مقام اشاعت: دار بنی ہاشم ملتان

آئینہ

دل کی بات	رئیس التحریر	۳
عقبیٰ کے مسافر	ادارہ	۶
قاضی حسین احمد کا اعترافِ حق	ادارہ	۹
کونڈے		۱۰
منصبِ صحابہ رضی اللہ عنہم	مولانا عبدالحق چوہان	۱۵
تعمیرِ فکر (خطاب میلسی سید عطاء المحسن بخاری)	قمر الحسنین	۲۹
(خطاب حاصل پور سید عطاء المؤمن بخاری)	ابوسفیان تائب	۳۳
حضرت قاری محمد سالم قاسمی مدظلہٗ کی دارِ بنی ہاشم میں آمد	سید کفیل بخاری سید محمد ذوالکفل بخاری	۳۶
ایرانی انقلاب	معاصر سے انتخاب	۴۱
احساسِ زیاں	بنیاد پرست مبلغ	۴۴
حرکۃ المجاہدین کا تربیتی کنونشن	نمائندہ خصوصی	۴۷
جگر لخت لخت	محترم الحاج محمد حسن چغتائی	۵۰
زباں میری ہے بات ان کی	خادم حسین	۵۵
میرا پاکستان ہے نہ تیرا پاکستان	دیدہ ور	۵۸
ٹیپے کا تماشہ	ابواسامہ	۵۹
نعت شریف	حافظ لدھیانوی	۶۱
وہ نیچے فرش پر بیٹھا ہے (نظم)	پروفیسر اکرام تائب	۶۲
وجدانیات	مولانا عبدالکریم صابر	۶۳
منقبتِ صحابہؓ	سید عطاء المحسن بخاری	۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل کی بات

الجزائر

جیٹھ ہاڑ کی حرارت، تمازت اور شدت حدت میں ہلکا سا ہوا کا جھونکا بھی میر کی زبان میں بہار سے کم نہیں ہوتا۔

اک موج ہوا پیچاں اے میر نظر آئی
شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

الجزائر میں بہار آتے آتے رہ گئی خزاں کی زنجیروں نے باد بہاری کے پر باندھ دیئے پھولوں کا حسن لوٹ لیا چمن کی روئیدگی روک دی اک حسین سبزہ زار کو باد سموم نے جھلسا دیا

جھلسا دیا ایک ہی کرن نے
پتھر کو، پھول کو، شجر کو

تہذیب کے "فرزندوں" نے حسن تہذیب کو غارت کر دیا نعمت کو نقمت سے بدل دیا [illegible] و کرم کو آتش جمہوریت نے بھسم کر دیا اقتدار نے انتقام کا روپ دھار لیا اختیار، ارادہ اور ووٹ کی راجدھانی کو [illegible] و تاراج کر دیا چمن کو غارت کر دیا اور چمن کی اس غارت گری میں مادر وطن کے ان سوتیلے فرزندوں کا خون میں [illegible] ہوا نابکار ہاتھ ہے۔ جو امریکی راتب پہ پل کے جوان ہوئے ہیں جن کی مقصدیت صرف اقتدار ہے اور اس اقتدار کیلئے انہیں اسلام اسلام کی رٹ لگا کر "احیاء اسلام" کے امریکی منصوبے پر عمل کی راہ دکھائی سجھائی گئی ہے۔ نفاذ اسلام کو اگر مقصد حیات بنالیں تو بنیاد پرستی کی "گالی" سہنا پڑتی ہے۔ جس کیلئے وہ تیار نہیں وہ وسیع البنیاد (بے بنیاد) بن کر تو اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان رہ سکتے ہیں بنیاد پرست بن کر مسجد میں نہیں بیٹھ سکتے۔ اسلامک سالویشن فرنٹ نے جمہوریت کی برائیوں کو قبول کر کے الجزائری جمہوریت زدگان کو شکست دی مگر کفار و مشرکین مغرب کو اپنے حلیفوں کی یہ ذلت بھلا کب برداشت ہو سکتی تھی۔

انہوں نے وہ شاخ ہی توڑ ڈالی جس پہ آشیانہ تھا۔ الجزائر کے اسلامک سالویشن فرنٹ کے کارکنوں کو اقتدار پرستوں نے پھر ایک نئی جدوجہد کے راستے پر ڈال دیا تاکہ ان کی عمریں اسی راہ منزل میں کھپ جائیں اور اگر کچھ راہِ منزل کے اژدھوں کے مہیب جبڑوں سے بچ بھی نکلیں تو وہ نشانِ منزل تو دیکھ سکیں منزل نہ پا سکیں پاکستان کے جمہوریت پرست منقار زیر پر ہیں زہریلی مسکراہٹیں ان کے جمہوریت زدہ مکروہ چہروں پر اٹھکیلیاں کر رہی ہیں وہ بغلیں بجا رہے ہیں اور ناخوب کو خوب ترکھ رہے ہیں کہ جمہوریت اسی کا نام ہے۔

سوھنی دھرتی، قدم قدم آباد، لمحہ لمحہ مادی ترقی کی طرف بڑھتی ہوئی شاد دھرتی، سرمایہ داروں، جاگیرداروں کی منزلِ مراد دھرتی، وزارتوں، کوٹھیوں اور کالے دھن کے گھنے سائے میں چین کی بانسری بجانے والوں کی "پاک" دھرتی لبرل اور سیکولر ڈیموکریٹس کی آماجگاہ مسلم لیگ کا راج گڑھ بلیک ہول کا منظر پیش کر رہا ہے۔ امریکی مفادات کے تمام تر تحفظات، وعدوں اور معاہدوں کے باوجود امریکی ترپ کا ہرجائی پتہ پر بسر ہمارے گھر میں آ کر ہمیں زندہ رہنے کے "گر" بتاتا ہے جینے کے ڈھنگ سکھاتا ہے۔ ہماری زندگیوں کے حسن اور بانکپن کو محدود کرنے کا "حکم" دیتا ہے کہ ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات اور ہمارے سیاست باز سوھنی دھرتی کا اسلامی تشخص ختم کر کے ضعیفی کو قبول کر چکے ہیں اپوزیشن مذاکرات کی آرزومند ہے لیکن دھرتی کے حسن میں قابلِ ذکر اضافے کیلئے نہیں اپنے جسمانی حسن کی نمائش کیلئے اور اس نمائش کا ٹھیکہ اپوزیشن کے بابائے جمہوریت جناب نوابزادہ نصر اللہ خاں نے اونے پونے میں لے لیا ہے ایک چکر ہے تیرے پاؤں میں زنجیر نہیں۔ ہاں مگر بے نظیر کا ساتھ ہے جو ایشیا میں "مناسب فوجی قوت" قائم کرنے کے پروگرام کی تکمیل میں ایک مضبوط "امریکی" ترجمان ہے حالانکہ جناب نواز شریف بھی بے نظیر کی طرح اپنے وسیع البنیاد ہونے کی یقین دہانی کرا چکے ہیں! مگر ضیاء الحق مرحوم سے ان کے "سابقہ" مراسم، تعلقات اور فکری ناطے اپوزیشن اور ان کے سیاسی "بزرگوں" کی نگاہ میں ہنوز خار بن کر کھٹک رہے ہیں حالانکہ وزیر اعظم جناب نواز شریف کی "معتدل" پالیسیوں نے "ضیا باقیات" جو جہاز میں جانے سے بچ گئیں تھیں انہیں ان کی اطاعتوں کا "ثمرہ" دیکر ان کے گھر بھیج دیا۔ جنرل حمید گل اب اپنے فارموں کی دیکھ بھال کیا کریں گے اور ان کا عقبیٰ کا سفر حالت "امن" میں ہوگا اس کے باوجود نواب صاحب بے نظیر، اور امریکہ مسلم لیگ کو پانچ برس پورے نہ کرنے دے تو جناب یہ بھی جمہوریت ہی ہے! مسلم لیگ کی حلیف دینی و سیاسی جماعتیں گلہ گزار ہیں کہ انہیں وہ سیاسی آذوقہ نہیں ملا جس کیلئے وہ اس قعرِ مذلت میں گرے تھے علماء کرام اور دینی کارکنوں کو ۳۵ء میں مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اور اس کے بعد مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی مسلم لیگ نوازی اور سیاسی اتحاد و اشتراک کا حشر یاد کر لینا چاہیئے تھا تاکہ امروزہ ندامت کا بدصورت چہرہ نہ دیکھنا پڑتا!۔

مسلم وفاق

پاکستان، افغانستان، پانچ مسلم ریاستیں (سابقہ سوویت یونین) اور ترکی مل کر ایک شاندار مستقبل تعمیر کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں پاکستان ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے یہ پانچوں مسلم ریاستیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں پوری دنیا میں مسلّم ہیں ان کی رفاقت جہاں پاکستان کیلئے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں بے پناہ نفع بخش ثابت ہوگی وہاں شاہ ولی اللہ، عبید اللہ سندھی جمال الدین افغانی اور علامہ اقبال کا حسین خواب بھی تشکیل پا سکتا ہے اور جدید ترین وسائل سے مالامال ایک عظیم مسلم وفاق معرضِ وجود میں آ سکتا ہے۔

چونکہ موجودہ دور وسائل کا دور ہے اور یہی طاقت بھی ہے لہذا ایک طاقتور پاکستان کی تعمیر کیلئے وسائل سے لبریز وفاق انتہائی ضروری ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاکِ کاشغر

علامہ اقبال نے اس آرزو کا اظہار اس وقت کیا تھا جب نیل اور کاشغر تک رسائی اتنی آسان نہ تھی جتنی اب ہے نیل اور کاشغر میں روابط اب تو لمحوں کی بات ہے کاش ان نازک اور قیمتی لمحات سے ہمارے دانا و بینا لوگ کچھ حاصل کر سکیں۔

انکل سام

سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے امریکہ واحد سپر پاور کی حیثیت سے پوری مسلم دنیا کیلئے ایک چیلنج بن گیا ہے۔ خصوصاً عراق کا تر لقمہ نگلنے کے بعد اس کی نگاہیں لیبیا اور پاکستان پر جمی ہوئی ہیں اور وہ اپنی خواہشات کو احکام کی صورت میں مسلم دنیا پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ اسکی خواہش ہے کہ ایشیا میں مناسب فوجی قوت قائم کی جائے جس کا واضح مطلب ہے کہ ہندوستان کو جنوبی ایشیا کا "امریکہ" بنا دیا جائے اور پاکستان اپنی ایٹمی قوت ختم کر کے ایک "فرماں بردار" ملک کی حیثیت قبول کر لے۔

امریکہ کی خواہش ہے کہ پاکستان ترکی پانچ مسلم ریاستیں اور ایران محض اقتصادی رشتے میں منسلک رہیں اور بس۔ امریکہ کی خواہش ہے کہ لیبیا بھی، سوڈان، الجزائر، مصر اور سعودی عرب کی طرح امریکہ کی تجارتی منڈیوں میں تبدیل ہو جائے اور کوئی نہ سر اٹھا کے چلے۔ "مسلمانوں کے سر اٹھانے سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہو جائے گا"۔ قرآن کریم نے کفار و مشرکین کے انہی ابلیسی رویوں کی پیشگی خبر دی ہے۔ اے کاش ہم مسلمان قرآن کی ان سچی خبروں پر یقین رکھتے اور کفار و مشرکین کی دوستی اور ان کیلئے خیر سگالی جذبات سے عاری ہو جاتے حالات کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی دوستی کا رخ بدلیں روٹھے ہوؤں کو منائیں اور سوئے ہوؤں کو جگائیں خصوصاً سعودی عرب کہ جس کے رشتے اسرائیل سے استوار کئے جا رہے ہیں

مرے تھے جن کیلئے وہ رہے وضو کرتے

حرمین شریفین کی حفاظت، القدس، فلسطین افغانستان اور کشمیر کی آزادی کا انحصار صرف اس بات پر ہے کہ مسلمان قرآن کی رہنمائی میں یہود و نصاریٰ کی قوت کے مقابلہ میں سائنس ٹیکنالوجی کی تمام تر قوت حاصل کریں اور ایک عظیم مسلم وفاق میں منسلک ہو جائیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

○

شیزان کی جملہ مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے

"شیزان" مرزائیوں کی فیکٹری ہے اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ "دارالکفر ربوہ" جاتا ہے آپ تو اس جرم میں شریک نہ ہوں!

شیزان کی جملہ مصنوعات کا بائیکاٹ دینی غیرت اور ملی حمیت کا تقاضیٰ ہے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان

ادارہ

عقبیٰ کے مسافر

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

گزشتہ دو ماہ میں تسلسل کے ساتھ ہمارے بہت سے بزرگ، دوست، احباب اور معاونینِ احرار دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ان پے در پے حادثات نے دلوں کو مغموم کر دیا۔ حق ہے کہ موت سب سے بڑی حقیقت اور سفرِ زندگی کی آخری منزل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کیلئے یہ منزل آسان فرمائیں، آمین۔

حضرت مولانا مفتی علی محمد صاحب رحمہ اللہ

دارالعلوم کبیروالہ کے مہتمم، شیخ الحدیث، مفتی اور جید عالم دین تھے۔ تمام عمر دینِ حق کی تعلیم و تبلیغ میں بتادی ہزاروں مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے نورانی علوم سے بہرہ ور کیا اور اپنی اولاد کو بھی دین کے راستے پر ہی لگایا ان کے فرزند مولانا محمد انور ہمارے بہت ہی مہربان اور شفیق دوست ہیں دارالعلوم میں اپنے گرامی قدر والد ماجد کی سونپی ہوئی ذمہ داری نبھار ہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمت قبول فرمائے اور ذریعہ آخرت بنائے۔

مولانا سید متین ہاشمی

ایک سچے مسلمان، دل درد مند رکھنے والے انسان، عمر بھر دینی علوم و معارف کی تحقیق اور ابلاغ کیلئے کام کرتے رہے۔ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور کا تمام تر علمی کام انہی کے دم قدم سے تھا۔ بہت سی تحقیقی و علمی کتابوں کے مصنف تھے۔ بڑھاپے میں دو بیٹوں کی جواں مرگی کا صدمہ جھیلنا اسی مضبوط انسان کا حوصلہ تھا۔ ان کے بیٹے سراج منیر مرحوم نے بھی علم و تحقیق میں بڑا نام پایا۔ وہ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور سے منسلک تھے۔ مولانا متین ہاشمی مرحوم کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے دروس قرآن عام فہم، سادہ اور نہایت علمی ہوتے اللہ تعالیٰ حسن آخرت کا معاملہ فرمائیں۔

مولانا فضل الرحمن کو صدمہ

جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا فضل الرحمن کے چچا زاد بھائی مولانا کفایت اللہ کو ان کے آبائی گاؤں (ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں ایک شقی القلب نے قتل کر دیا۔ مرحوم ایک مقامی سکول میں استاد تھے۔ مولانا فضل الرحمن اور دیگر اہل خانہ کو جو شدید صدمہ پہنچا ہے اس کی کسک سب دینی حلقوں نے محسوس کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت فرمائے۔ مولانا فضل الرحمن اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین! حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مفرور قاتل کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔

محترم عبد الحمید شہباز مرحوم

محترم عبدالحمید شہباز بستی مولویاں رحیم یار خان کے باسی تھے ۳ جنوری کو اچانک انتقال کر گئے۔ آپ مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عبدالحق چوہان مدظلہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم ایک کہنہ مشق صحافی، نہایت محنتی اور انتھک انسان تھے۔ مختلف ادوار میں مختلف اخبارات میں کام کیا اپنے رسائل بھی جاری کئے۔ ان دنوں بہاولپور سے پندرہ روزہ "حقیقیت" جاری کئے ہوئے تھے۔ جو ان کی محنت اور تجربہ کی وجہ سے بہت جلد علاقہ بھر میں ایک نمائندہ جریدہ بن گیا تھا۔ اللہ تعالی مرحوم کی سیأت سے درگزر فرمائیں اور حسنات قبول فرمائیں، آمین۔

حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ اپنے پیارے بھائی کی جدائی سے بہت ہی مغموم ہیں اللہ تعالی انہیں صبر عطا فرمائیں آمین۔

صوفی محمد امین مرحوم

صوفی محمد امین کا شمار فیصل آباد کے اہم سیاسی کارکنوں میں ہوتا تھا۔ ان کے مرحوم والد مجلس احرار اسلام سے وابستہ رہے۔ محمد امین نے بڑی مشقت بھری زندگی گزاری، کئی برس جیل اور قید کی نذر کئے وہ ایک بہادر سیاسی کارکن تھا۔ قطع نظر اس سے کہ اسکا تعلق پیپلز پارٹی سے تھا اس کی زندگی کی سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں جب ربوہ میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی سب سے پہلی جامع مسجد احرار کیلئے اراضی خریدنے کا عزم کیا تو سب سے پہلے جو شخص اس کارِ خیر میں معاون ثابت ہوا وہ محمد امین تھا۔

فاتح ربوہ ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری کے شانہ بشانہ مسجد کی زمین کی خریداری کیلئے مسلمانوں سے چندہ اکٹھا کر کے ابتدائی مرحلہ آسان کر دیا۔ اب مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور یہ محمد امین کیلئے صدقہ جاریہ ہے۔

- مجلس احرارِ اسلام بستی اسلام آباد (رحیم یار خان) کے رکن محترم الٰہی بخش ارائیں ۲۹ دسمبر کو ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔
- خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے مدرسہ کے استاد اور ادارہ کے بہت ہی مخلص معاون مولانا محمد قاسم صاحب کی بیٹی رحلت کر گئیں۔
- مجلس احرارِ اسلام تلہ گنگ کے قدیم کارکن محترم غلام ربانی صاحب کی ہمشیرہ اور ادارہ نقیب کے قلمی معاون جناب محمد عمر فاروق صاحب کی خالہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔
- مجلس احرارِ اسلام چکڑالہ کے معاون محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب کی والدہ ماجدہ اور بیٹا وفات پا گئے۔
- چکڑالہ ہی میں احرار کارکن محترم ڈاکٹر ملک احمد شیر کے چچا انتقال کر گئے۔
- مجلس احرار اسلام حلقہ گلبرگ لاہور کے صدر محترم حکیم محمد انور مجاہد کے چچا محترم حاجی خدا بخش ۱۵ دسمبر کو اوکاڑہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم تحریکِ ختم نبوت کے پُرجوش کارکن تھے۔ ان کے بڑے بھائی مولوی اللہ بخش مرحوم احرار کے ایثار پیشہ کارکن تھے اور حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ مرحوم حاجی خدا بخش ان دنوں ایک ملٹری فارم میں ملازم تھے۔
- مجلس احرارِ اسلام اوکاڑہ ہی کے معاون محترم شیخ محمد صدیق صاحب بھی گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے آمین!
قارئین اپنی دعاؤں میں مرحومین کی مغفرت و بخشش کا خاص اہتمام فرمائیں اور ایصالِ ثواب کی سعادت بھی حاصل کریں۔ ادارہ کے تمام اراکین لواحقین کے غم میں شریک ہیں۔

نئے شناختی کارڈ اور مرزائیوں کی آئین سے بغاوت

حکومت ان دنوں کمپیوٹر سسٹم کے ذریعہ نئے شناختی کارڈ بنا رہی ہے۔ مرزائی پاکستان کے آئین کے تحت غیر مسلم اقلیت ہیں۔ لیکن شناختی کارڈ میں وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے آل پارٹیز مجلس عمل کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کیا جائے اور مرزائیوں کے اس دھوکہ دہی کے قدیمی کاروبار کو روکا جائے۔ مجلس احرارِ اسلام کی تمام شاخیں اس مطالبہ کو پوری شدت کے ساتھ حکومت تک پہنچائیں اور اس کیلئے تمام عملی وسائل بروئے کار لائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قارئین سے بھی درخواست ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اس سازش کو ناکام بنانے کیلئے احرار کی عملی جدوجہد میں شریک ہوں۔

طلوعِ سحر

جانشینِ امیرِ شریعت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری مدظلہ کی گذشتہ پچیس برسوں میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت ازواج و اصحابِ رسول علیہم الرضوان کے موضوع پر ہونے والی تقاریر کی جلد اوّل
طلوعِ سحر کے نام سے معاویہ پبلیکیشنز کے
زیرِ اہتمام شائع ہو گئی ہے، خوبصورت ٹائیٹل اور کمپیوٹر کتابت سے مزین۔
۵۲۸ صفحات سیرت و تاریخ کے اہم موضوعات پر سیر حاصل خطبات۔
علماء، طلباء، اور عامۃ الناس کے لئے یکساں افادیت کی حامل ایک بیش قیمت دینی پیش کش۔
قیمت : ۱۸۰ روپے

ملنے کا پتہ:
معاویہ پبلیکیشنز، ۲۲۲ کوٹ تغلق شاہ ملتان۔
بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

ادارہ

قاضی حسین احمد کا اعتراف حق

"مغرب اور امت مسلمہ" کے عنوان کے ماتحت قاضی حسین احمد صاحب نے ایک مضمون لکھا جو روزنامہ جنگ کی اشاعت ۱۶ جنوری میں ص ۴ پر چھپا اس میں قاضی صاحب نے اپنے سابقہ ممدوح عجمی مشرکوں کی کھہ مکرنیوں کا بڑا واضح اعتراف کیا ہے اے کاش جماعت اسلامی کے اعیان یہ اعتراف روز اول ہی سے کر لیتے تو پاکستان میں افریقہ کے جنگلیوں والا ناچ نہ ہوتا اور ایرانی دھرم والے پاکستان میں اپنی حرص و آز کی زبان نہ لٹکاتے۔ اگرچہ قاضی صاحب نے اس مضمون میں ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب ہی لکھا ہے۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں۔

ایران کا اسلامی انقلاب وجود میں آیا تو ہم نے بھی اس سے بہت سی توقعات وابستہ کر لی تھیں ہماری یہ خواہش بھی تھی کہ وہاں اسلامی معاشرہ تشکیل پائے لیکن ہمیں اس سے اس وقت مایوسی ہوئی جب ہم نے دیکھا کہ ایک ایرانی عالم اور بڑے رہنما علامہ جلال الدین فارسی کو صدارتی امیدوار کے طور پر اس لئے مسترد کیا گیا کہ وہ تیسری نسل کا نہیں بلکہ صرف دوسری نسل کا ایرانی ہے۔ ایران کے دستور کے مطابق صرف تیسری نسل کا ایرانی ہی صدارت کے انتخاب کیلئے کھڑا ہو سکتا ہے کیا یہ نسلی قومیت نہیں ہے؟ میں نے ایران کے علماء سے دریافت کیا کہ قرآن و سنت اور شریعت میں سے کوئی ایک بھی ایسی دلیل جس سے ایک ملک کے شہریوں میں اس طرح کی تفریق ثابت کی جاسکے ایرانی دستور کے مطابق صدر کیلئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ اثنا عشری شیعہ ہو ہماری خواہش تو یہ تھی کہ کوئی ایسا ملک وجود میں آجائے جو شیعہ سنی سے بالاتر ہو کر مسلمان کو بطور مسلمان دنیا کے سامنے پیش کرے۔

قاضی صاحب کو اللہ جزاء خیر دے جنھوں نے اپنی اجتماعی بھول کا یوں برملا اعتراف کیا ہے اور عجمی مشرکوں کو انکی دوغلی سیاست پر ٹوکا بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایرانیوں نے اپنی سابقہ فکری ہزیمت کا انتقام روز اول سے ہی شروع کر دیا تھا ہمارے اکابر نے ایرانیوں کی تاریخ و سیاست کو ہمیشہ طشت از بام کیا ہے اور امت کو ہمیشہ خبردار کیا کہ صرف اسلام کے نام کی بنیاد پر پروپیگنڈہ کرنے والوں کو اسلام کا نمائندہ سمجھ کر ان کی اطاعت، موافقت یا ان سے اشتراک سے بچ کر رہیں ان کے دام تزویر میں نہ آئیں اور ان بھول بھلیوں میں نہ پھنس جائیں کہ راہِ منزل ہی گم ہو جائے ہمارے اکابر نے ہمیشہ یہی بتایا ہے کہ منزل حضور علیہ السلام کی کامل اتباع ہے اور نشانِ منزل صرف صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم ہے وہی پیروانِ سنت اور وہی جماعت ہیں جس طرح دین کی سربلندی کیلئے انہوں نے کام کیا ہے ویسے ہی امت بھی کام کرے۔

(ازادارہ)

رافضی رسم بد ——— ۲۲ رجب کے

کونڈے

اور اُن کی حقیقت

من کو بھا جائے تو کونڈوں کی خرافات بھی کر — دل نہ مانے تو پیمبر کا بھی فرمان غلط

۱: تاریخی معلومات کے مطابق "جعفری کونڈوں" کے نام پر "بغض معاویہ" کی علامت کے طور پر یہ رسم بد اور بدعت سیئہ سنہ ۱۹۰۶ء میں رام پور (یوپی بھارت) سے شروع ہوئی اِس کی ابتداء کرنے والا مشہور رافضی "بغضِ امیر معاویہؓ کا لاعلاج مریض امیر مینائی کا تبرائی خاندان" ہے جس نے خاص طور پر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض وحسد کی بناء پر اس رسم بد کو جاری کیا۔ یہ رسم قبیح ۲۲ رجب کو پوری کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ رسم شیعہ کے چھٹے امام سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز ہے۔ حالانکہ ۲۲ رجب نہ تو حضرت جعفر صادقؒ کا یوم ولادت ہے اور نہ ہی یوم وفات ہے۔ کیونکہ حضرت جعفر صادقؒ کی ولادت باسعادت ۸ رمضان المبارک سنہ ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵ شوال المکرم سنہ ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے حضرت موصوف امت کے امام اعظم حضرتِ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور تقریباً ہم عمر ہیں۔! (تذکرۃ الحفاظ للامام شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ ص۱۵۰ ج۱) حقیقۃً ۲۲ رجب دراصل خال المسلمین، کاتب الوحی المبین، فاتح شام وروم وافریقہ امیر المومنین، امام المتقین، سیدنا ومولانا ابوعبدالرحمٰن ابویزید **معاویہ** بن سیدنا ابی سفیان" سلام اللہ ورضوانہ علیہ کا یوم وفات ہے۔!

۲: اس رسم بد کی ایجاد کے بارہ میں حضرت پیر "جماعت علی شاہ صاحب" علی پوری کے مریدِ خاص "مصطفیٰ علی خان" بریلوی نے اپنے پیر ومرشد کی سوانح حیات موسومہ "جواہر المناقب" کے حاشیہ پر مذکورہ بالا انکشاف کی تصدیق کی ہے اور اس میں مشہور سُنّی حنفی، بریلوی ادیب وشاعر جناب "حامد حسن" قادری مرحوم کا ایک بیان درج کیا ہے قادری صاحب فرماتے ہیں:۔

> یہ نیاز سب سے پہلے ۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور میں "امیر مینائی لکھنوی" کے خاندان سے نکلی۔ اور اور وہ اس طرح کہ امیر مینائی لکھنوی کے فرزند خورشید احمد مینائی نے سیدنا **معاویہ** رضی اللہ عنہ کے بغض میں اس رسم کے ذریعہ سے آپ کی وفات پر خوشی منائی۔"

انتہائی رنج وغم کا مقام ہے کہ ہمارے سُنّی بھائی بھی بلاتحقیق رافضی وسبائی پراپیگنڈے سے متأثر ہو کر ایک جلیل القدر صحابیِ رسول اور خلیفۂ راشد کی (معاذ اللہ) سراسر توہین پر مشتمل اس ناپاک رسم کو اختیار کر چکے ہیں ۔!

حضرت جعفر صادق کی ولادت یا وفات سے اس "یہودی رسم" کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ محض "بغضِ معاویہ" کا سبائی کرشمہ اور تبرائی مظاہرہ ہے ۔ چنانچہ اس کے متعلق سُنّی حنفی بریلویوں کے مشہور مقتدیٰ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی نے حضراتِ خلفاءِ ثلاثہ نیز خلیفۂ سادس سیدنا حضرت "امیر معاویہ" رضی اللہ عنہ کے دین و دیانت کے متعلق کسی سائل کے استفسار کا بڑا واضح جواب دیا ہے ۔ سیرت نبویہ کے موضوع پر حضرت قاضی عیاض المالکی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف "الشفاء" بتعریفِ حقوق المصطفیٰ" (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک مشہور و مقبول کتاب ہے ۔ اور علامہ شہاب الدین احمد الخفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے "نسیم الریاض" کے نام سے اس کی ایک مفصل شرح لکھی جو اصل کتاب کی طرح خود بھی بہت مستند اور مشہور و مقبول ہے ۔ اس میں شارحِ کتاب علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا امیرِ معاویہ" رضی اللہ عنہ کے مخالفین سبّی تبرّائی رافضیوں کے متعلّق مسلکِ حق" اہل السنۃ والجماعۃ" اور اجماعِ امۃ کے مطابق زبردست دینی غیرت وحمیّت کا نمونہ ایک انتہائی اہم قابلِ تقلید و عبرت مستقل" فتویٰ" بھی دیا ہے ۔ اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے استفسار کے جواب میں وہ فتویٰ بھی ساتھ شامل کر کے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلّق اپنے عقیدہ اور مسلک و موقف کی علانیہ تائید و تشہیر کر دی ہے ۔ چنانچہ مذکورۂ بالا استفسار اور علامہ خفاجی کے فتویٰ پر مشتمل اس کا مفصل جواب فاضلِ بریلوی کی مشہور کتاب" احکامِ شریعت" سے عوام" اہل السنۃ والجماعۃ" کو دینی و دنیوی نصیحت و خیر خواہی کی تبلیغ ۔ نیز ان کی علمی وروحانی تسلّی وتشفی اور تصدیق وتسکین کے لئے بلفظہٖ درج کیا جا رہا ہے ۔

"مسئلہ : جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۷ھ

علماءِ اہل سنۃ وجماعۃ کی خدمت میں گزارش ہے کہ آج کل اکثر سنّی "فرقۂ باطلہ" کی صحبت میں رہ کر چند مسائل سے بدعقیدہ ہو گئے ہیں ۔ اگرچہ حضور کی تصانیفِ کثیرہ میں ہر قسم کے مسائل موجود ہیں ۔ لیکن احقر کی نگاہ سے یہ مسئلہ نہیں گزرا اس واسطے اس کی زیادہ ضرورت ہوئی کہ :

"امیرِ معاویہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت لعض کہتا ہے کہ" وہ لالچی شخص تھے" یعنی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور" آلِ رسول" (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑ کر ان کی خلافت لے لی اور ہزارہا صحابہ کو شہید کیا"۔ منظّر کہتا ہے کہ" میں ان کو خطاء پر جانتا ہوں کہ ان کو امیر نہ کہنا چاہیئے"!

حاشیہ آئندہ صفحہ ۱۲ پر دیکھیں

عمرو کا یہ قول ہے کہ "وہ اجلّہ صحابہ میں سے ہیں، ان کی توہین کرنا گمراہی ہے"۔ ایک اور شخص جو اپنے آپ کو سنی المذہب کہتا اور کچھ علم بھی رکھتا ہے حق یہ ہے کہ وہ نرا جاہل ہے) وہ کہتا ہے کہ "سب صحابہ اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، و حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نعوذ باللہ منہا) لالچی تھے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعش مبارک رکھی تھی اور وہ اپنے اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے"۔

ان چاروں شخصوں کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور ان کو "سنۃ جماعۃ" کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور حضور کا اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے؟ جواب مدلل عام فہم ارقام فرمائیے۔ بَيِّنُوْا تُوْجَرُوْا "۔

الجواب

اللہ عزّوجلّ نے سورۂ "حدید" میں صحابۂ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قسمیں بیان فرمائیں۔ ایک وہ کہ قبلِ فتحِ مکہ مشرف بہ ایمان ہوئے اور راہِ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا دوسرے وہ کہ بعد۔ پھر فرمادیا "وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى" "دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا"۔ اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے :

اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝	وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ اس کی بھنک تک نہ سنیں گے، اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کی وہ سب سے بڑی گھڑی انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔ یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزّوجلّ بتاتا ہے۔ تو جو کسی صحابی پر طعنہ کرے، اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر "حکایات کا ذبہ" ہیں۔ ارشادِ الٰہی کے متقابل پیش کرنا اہلِ اسلام کا کام نہیں۔ ربّ عزّوجلّ نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ

(حاشیہ سابقہ صفحہ ۱۱ سے)

لہ یہاں زید اور بکر کے نام تحریر تھے۔ یہ بھی صدیوں کے صحابہ دشمن سبائی پروپیگنڈے کا شاخسانہ ہے کہ سنی بھی اس سبائی چکر میں پھنس گئے، یا پھر تاریخ کا جبر کہیئے کہ سب مکھی پر مکھی مارتے چلے گئے۔ ہم نے قدرے تصرف کر کے نام بدل دیئے ہیں کہ درسِ عبرت ہے دیدۂ بینا کے لئے۔

(ادارہ)

تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمادیا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے :۔ بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔ اس کے بعد جو کوئی بکے، اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی "نسیم الریاض" شرح شفار امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں :۔

وَمَنْ یَکُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَۃَ	فَذَاکَ مِنْ کِلَابِ الْھَاوِیَۃِ
جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے	وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے

ان چار شخصوں میں عمرو کا قول سچا ہے "نعل ونظہر" جھوٹے ہیں۔ اور چوتھا شخص سب سے بدتر خبیث رافضی تبرّائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ مہم ہے۔ تمام انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازۂ انور اگر قیامت تک رکھا رہتا اصلاً کوئی خلل محتمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام طاہرہ بگڑتے نہیں۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد انتقال ایک سال کھڑے رہے۔ سال بھر بعد دفن ہوئے۔ جنازۂ مبارکہ حجرۂ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا میں تھا۔ جہاں اب مزار انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس نماز اقدس سے مشرف ہونا ؟ ایک ایک جماعت آتی اور پڑھتی اور باہر جاتی۔ دوسری آتی، یوں سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازۂ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہنا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھا۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت تر الزام امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ پر ہے، یہ تو لالچی نہ تھے ؟ اور کفن دفن کا کام گھر والوں سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے ؟ انہوں نے رسول کا یہ کام کیا ہوتا ؟ پچھلی خدمت بجا لاتے ہوتے ؟ تو معلوم ہوا کہ اعتراضی ملعون ہے اور جنازۂ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحت دینی تھا جس پر علیٔ مرتضیٰ اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اجماع کیا۔ مگر ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد	عیب نماید بہ نگاہش ہنر !

یہ خبثار خذلہم اللہ تعالیٰ صحابۂ کرام کو ایذار نہیں دیتے بلکہ اللہ و رسول کو ایذار دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے

مَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اللّٰہُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ۔	جس نے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذار دی اور جس نے مجھے ایذار دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہٗ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (احکام شریعت ص۹۲ حصہ اوّل

مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی)

سنی بھائیو!

خدا کے لئے رافضیت، سبائیت و تبرّائیت اور بغضِ معاویہ کی خاص علامت اس "ملعون رسم" سے اپنے گھروں کو اور اپنے تمام متعلقین اہل اسلام کو بچاؤ ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز برادرِ نسبتی رسالے) نیز حضور علیہ السلام اور امام چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے، کاتب الوحی اور امام پنجم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے "استعفاء" کے بعد پوری امت کے متفق علیہ خلیفۂ عادل و راشد امام ششم سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ و رضوانہٗ علیہ کی توہین کے ذریعہ حضور علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین جیسے "ملعون فعل" کے مرتکب ہو کر خدا کے غضب کو مت دعوت دو ۔ ؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام والرضوان کی سچی محبت نصیب فرمائیں اور دوسری تمام بدعات کی طرح اس رسم بد سے بہ طور خاص محفوظ رکھیں! آمین ثم آمین، ثم آمین،

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ؕ

کونڈے نے مونڈا

اب ضرورت نہیں حجامت کی
رسم دنیا نے بے طرح مونڈا
بھر کے کونڈے رجب کے بیوی نے
میرے گھر کا بھی کر دیا کونڈا

فدا حسین فدا شمس آبادی

مولانا عبدالحق چوہان

آخری قسط

منصب صحابہ رضؓ

اذاجاء ک المنفقون قالوانشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنفقین لکٰذبون (المنافقون)
(ترجمہ) جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ کو تو یہ معلوم ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس کی گواہی بھی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں

۲۔ فان امنوبمثل ماامنتم بہ فقداھتدوا وان تولوا فانماھم فی شقاق فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم (البقرہ)
(ترجمہ) اے اصحاب رسول! اگر یہود نصاریٰ تمھاری طرح ایمان لے آئیں تو وہ یقیناً ہدایت پائیں گے اور اگر وہ منہ موڑ جائیں تو پھر وہی ضد پر ہیں سوائے نبی کے آپ کی طرف سے اللہ انکو کافی ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے
اس آیتہ میں بھی اس حقیقت کا بیان ہے کہ صحابہ کرام کا ایمان باقی امت کے لیے "معیار حق" ہے

۳۔ والسّٰبقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضواعنہ (التوبہ)
(ترجمہ) اور جو مہاجرین وانصار میں سے سابق ومقدم ہیں اور جتنے لوگوں نے نیک کرداری میں ان کی پیروی کی اور اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے

اس آیتہ کریمہ کی تفسیر میں متعدد وجوہ بیان کیے گے ہیں ایک قول یہ ہے کہ مہاجرین کے دو گروہ ہیں ایک "السابقون الاولون" کا یعنی وہ حضرات جو کہ ہجرت مدینہ سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے اور دوسرا گروہ جو کہ ان حضرات کا متبع ہے اور اسی طرح انصار کے بھی دو گروہ ہیں ایک "السابقون الاولون" کا یعنی وہ حضرات جو کہ بیعت عقبہ اولیٰ ثانیہ کے وقت اور حضرت ابوزرارہ منعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور دوسرا گروہ وہ جو ان کا متبع ہے اس تفسیر کے مطابق اس آیتہ کریمہ میں صحابہ کرام کے چار انواع کا تذکرہ ہے "والسابقون الاولون من المھجرین والانصار" میں دو کا ذکر ہے اور "والذین و تبعوھم" میں بھی دو کا ذکر ہے اب اس تفسیر کے مطابق صحابہ کے "معیار حق" ہونے کے مطلوب پر اس طرح استدلال کیا جائے گا کہ جب "السابقون الاوّلون" اپنے متبعین صحابہ کیلئے متبوع اور مقتداء ہیں اور ان کی اتباع کی وجہ سے ان کو خدائے قدوس کی رضا اور خوشنودی جیسا انعام حاصل ہوا ہے تو ظاہر ہے کہ یہی گروہ بعد میں آنیوالی امت کیلئے بطریق اولیٰ متبوع اور مقتدا ہوگا علم اصول فقہ کی اصطلاح کے مطابق آیت سے یہ استدلال اپنے مطلوب پر بطریق دلالت النص کے ہے درج بالا تفسیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ ابوالفضل شہاب الدین السید محمود الآلوسی المتوفی ۱۲۷۰ھ اپنی مشہور تفسیر روح المعانی فی تفسیر القران العظیم والسبع المثانی "میں مہاجرین سابقین کے متعلق کہتے ہیں

ھم الذین اسلمواقبل الھجرۃ
یعنی وہ حضرات جو کہ ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئے
اور انصار سابقین کا مصداق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اھل بیعۃ العقبۃ الاولیٰ وکانت فی سنۃ احدی عشر من البعثۃ وکانومافی بعض الروایات سبعۃ نفر واھل بیعۃ الثانیۃ وکانت فی سنۃ اثنتی عشر وکانواسبعین رجلاوامرئتین والذین اسلمواحین جاء ھم من قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو زارہ مصعب بن عمیر بن ھاشم عبدمناف قدارسلہ علیہ الصلاۃ والسلام مع اھل العقبۃ الثانیۃ یقرئھم القرانؑ یفقھم الدین

(ترجمہ) وہ حضرات جو بیعت عقبہ اولی کے وقت مسلمان ہوئے تھے اور یہ واقعہ بعثت نبوی سے گیارہویں سال میں ہوا تھا اور یہ حضرات سات اشخاص تھے اور وہ حضرات جو بیعت ثانیہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے اور یہ واقعہ بعثت نبوی سے بارھویں سال میں ہوا تھا اور یہ حضرات ستر مرد اور دو عورتیں تھیں اور وہ حضرات جو کہ حضرت ابوزرارہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے بیعت عقبہ ثانیہ والے حضرات کے ساتھ مدینہ میں آئے تھے تاکہ ان لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور دین سمجھائیں۔

اور "والذین اتبعوھم باحسان" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وھم اللاحقون لسابقین من الفریقین

مہاجر اور انصار کے سابقین کو لاحق ہونے والے افراد

اور اس آیتہ کی دوسری تفسیر یہ ہے کہ "والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار" سے تمام صحابہ مراد ہیں اور "والذین اتبعوھم باحسان" سے مراد بعد میں انے والی امت کے افرد ہیں اس تفسیر کے مطابق صحابہ کے "معیار حق" ہونے کا مقصد بالکل ہی واضح ہے کیونکہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد میں انے والی امت کے افراد کیلئے صحابہ کی اتباع کی وجہ سے اللہ تعالی کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہوگی یہ حکم تب ہی صحیح ہوسکتا ہے کہ صحابہ معیار حق ہوں کیونکہ غلط معیار کی اتباع پر خداوند قدوس کی خوشنودی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کی وجہ سے انسان غضب ایزدی کا مستحق ہوجاتا ہے اس تفسیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ بغدادی مرحوم کہتے ہیں

والذین اتبعوھم بالایمان والطاعت الی یوم القیامتہ فالمراد بالسبقین جمیع المھاجرین والانصار رضی اللہ تعالی عنھم ومعنی کونھم سابقین انھم اولون بالنسبتہ الی سائر المسلمین (روح المعانی ص ٧ ج ١١)

(ترجمہ) وہ لوگ جو ایمان لائے اور اطاعت میں پیروی کرنیوالے ہیں ان سے مراد قیامت تک آنیوالی آمت کے افراد ہیں اور لفظ سابقین سے تمام مہاجر وانصار صحابہ مراد ہیں اور ان تمام حضرات کا صفت سابقین سے متصف ہونا اس لحاظ سے ہے کہ یہ حضرات آنیوالی امت کے افراد کی نسبت سے پہلے ہیں

اور علامہ بغدادی نے اس آیت سے یہ لطیف نکتہ بھی استنباط کیا ہے کہ

"والذین اتبعوھم باحسان" سے یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ بعد میں آنیوالی امت کے افراد پر لازم ہے کہ وہ صحابہ کرام کی جماعت کا تذکرہ نیکی سے کریں ان کی لغزشات اور زلّات کا تجسس اور تذکرہ نہ کریں اس لحاظ سے آیت سے اخذ کردہ یہ لطیف نقطہ ان لوگوں کیلئے درس عبرت ہے جو مشاجرات صحابہ کے پردے میں ان میں سے بعض حضرات کے اعمال اور اقدامات کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں اسی نقطہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ صاحب فرماتے ہیں

ان یتبعو ھم باحسان فی القول وان لایقولو افیھم سوء وان لایوجھوا الطعن فیما اقدموا علیہ (روح المعانی ص ٨ ج ١١)

ان کے پیچھے نیکی کے ساتھ ان کا تذکرہ کریں اور ان کے حق میں کسی قسم کی برائی کا ذکر نہ کریں اور نہ ہی ان کے اقدامات کو غلط انداز میں ذکر کریں

٤۔ وعداللہ الذین امنوامنکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کمااستخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم (سورت النور)

(ترجمہ) تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ وعدہ کرتا ہے کہ انھیں زمین میں حکومت عطا کرے گا جب کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دے چکاہے اور جس دین کو ان کیلئے پسند کیا ہے ان کو اس کے واسطے قوت دے گا

اس آیتہ کریمہ کی تفسیر کے متعلق حکیم الامت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی تفسیر میں دو (احتمال) ہیں ایک یہ کہ جن لوگوں کیلئے اس آیت میں خلافت کے حصول کا وعدہ کیا گیا ہے جب یہ وعدہ پورا ہوگا اور یہ حضرات سربر آراء خلافت ہونگے

تو اس وقت یہ دین اپنے ظہور اور غلبہ کے درجہ کمال پر فائز ہوگا اس تفسیری نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں
یکے انکہ ایں خلفاء کہ خلافت ایشاں موعود است چوں وعدہ منجز شود دین علی اکمل الوجوہ بظہور آید (ازالۃ الخفاء ص ۱۹ جلد ۱)
(ترجمہ) ایک احتمال یہ ہے کہ خلفاء کہ جن کی خلافت کا وعدہ کیا گیا جب یہ وعدہ پورا ہوگا تو اس وقت دین ظہور کے کمال درجہ پر فائز ہوگا

دوسرا احتمال یہ ہے کہ عبادات، معاملات، مسائل نکاح اور احکام خراج جو ان خلفاء راشدین کے دور خلافت میں ظاہر ہوں اور یہ حضرات ان احکام کی ترویج واشاعت کی سرانجام دہی میں پوری کوشش کریں تو در حقیقت یہی احکام خدا کا پسندیدہ دین ہے اس لیے اس وقت اگر کسی مسئلہ میں خلفاء راشدین کا فیصلہ یا کسی واقعہ میں انکا فتوی مل جائے تو وہ شرعی دلیل ہوگا شاہ ولی اللہ رحمت اللہ علیہ کے اس تفسیری نقطہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ صحابہ کرام کے اجتہادات اور ان کے فتوے امت کے لیے حجت شرعیہ ہیں اور یہ حکم تب ہی صحیح ہوسکتا ہے کہ صحابہ معیار حق ہوں اور اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں کہ

دوم آنکہ ازباب عقائد وعبادات ومعاملات مناکحات واحکام خراج آنچہ درعصر مستخلفین ظاہر شود وایشان باہتمام تمام سعی در اقامت آں کنند دین مرتضی است پس اگر فی الحال قضاء مستخلفین در مسلہ یا فتوی ایشاں درحادثہ ظاہر شود آں دلیل شرعی باشد کہ مجتہد باں تمسک نماید زیرآنکہ آدین مرتضی است کہ تمکین آں واقع شد

دوسرا احتمال یہ کہ عبادات، معاملات، اور مسائل نکاح اور احکام خراج جو خلفاء کے دور خلافت میں ظاہر ہوئے ہیں اور خلفا نے ان کی ترویج اشاعت اور اقامت میں پورے اہتمام سے کوشش کی در حقیت یہ پسندیدہ دین ہے پس اگر اس زمانہ میں کسی حادثہ کے مطابق خلفاء کا فیصلہ یا فتوی ظاہر ہوجائے تو وہی دلیل شرعی ظاہر ہوگا اور لمجتہد اسی سے استدلال حاصل کریگا کیونکہ یہی پسندیدہ دین ہے جس کواللہ تعالی نے قوت دی

اسی طرح احادیث نبویہ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ معیار حق ہیں

1۔ مہما او تیتم من کتاب اللہ فالعمل بہ لا عذر لاحد کم فی ترکہ فان لم یکن فی کتاب اللہ فسنۃ منی ما ضیۃ فان لم یکن سنۃ منی فما قال اصحابی ان صحابی بمنزلۃ النجوم فی السماء فایما اخذتم بہ اہتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ (الکفایۃ ص ۴۸)
(ترجمہ) جس وقت تمھارے پاس کتاب اللہ موجود ہے اس کے حکم پر عمل کرنا تم پر واجب ہے اور اس کے حکم کو ترک کرنے پر تمھارے پاس کوئی عذر نہیں اور اگر کتاب اللہ میں اس کا حکم بیان نہ ہو تو پھر میری سنت نافذ ہوگی اور اگر میری سنت میں بھی یہ حکم نہ ہو تو پھر میرے صحابہ کے قول پر عمل ہوگا کیونکہ میرے صحابہ اس طرح ہیں جیسے آسمان پر ستارے جس صحابی کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت حاصل کرلوگے اور میرے صحابہ کااختلاف تمھارے لیے رحمت ہوگا

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس فرمان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ معیار حق ہیں کیونکہ آپ نے ان کی اقتداء کرنے پر ہدایت کے ترتب کو بیان فرمایاہے اور یہ حکم تب ہی صحیح ہوسکتا ہے کہ وہ معیار حق ہوں

2۔ عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سئلت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الی یامحمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض ولکل نور فمن اخذ بشی مما ہم علیہ من اختلا فہم فہو عندی علی ہدی قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم (مشکوات ص ۵۵۴ باب مناقب الصحابہ) (الفصل الثالث)
(ترجمہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالی نے فرمایا اے محمد تیرے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے چاند ستاروں کی مانند ہیں بعض ستارے روشنی کے لحاظ سے بعض دوسرے ستاروں سے زیادہ ہیں لیکن نور ہرایک میں موجود ہے جو شخص بھی ان کے اختلافی امور میں جس کی اقتداء کرے گا وہ شخص میرے نزدیک ہدایت پر ہوگا حضرت عمر

رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ چاند ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی اقتداء کروگے ھدایت پاوگے

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ واسلم کے اس فرمان سے صحابہ کا معیار حق ہونا ثابت ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ حقیقت بھی مترشح ہوتی ہے کہ صحابہ کے اجتہادی نوعیت عام مجتہدین کے اجتہادات کی طرح نہیں کیونکہ آپ نے صحابہ کے اجتہادی امور کے متعلق فرمایا ہے وللکل نور" حدیث کے اس لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابی کے اجتہاد میں اصابت حق کے نور کا عنصر موجود ہوتا ہے اگرچہ یہ اجتہادی امور مختلف فیہ بھی ہوں اسی لیے دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا "واختلاف اصحابی لکم رحمتہ "کیونکہ اگر اصابت حق کا نور صرف ایک طرف میں ہو تو پھر دوسرے صحابی کے اجتہاد میں نورانیت کا عنصر مفقود ہوجائے گا حالانکہ یہ بات حدیث کے حکم کے خلاف ہے۔

اور حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک وصیت منقول ہے جوکہ حدیث کی امہات الکتب مسند احمد ،سنن ابوداود ،ترمذی اور ابن ماجہ میں منقول ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کی طرح خلفاء راشدین کی سنت کو واجب الاتباع اور فتن وشرور سے نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے اور یہ حکم تب ہی صحیح ہوسکتا ہے کہ صحابہ معیار حق ہوں

3 ۔ انہ من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنتہ الخلفاء الراشدین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعتہ ضلالۃ

(ترجمہ) تم میں جو شخص میرے بعد زندہ رہے تو وہ بہت اختلاف دیکھے گا توتم لوگوں پر لازم ہے کہ تم میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کرواس کو دانتوں سے مضبوط تھامو اور نوایجاد اعمال سے پرہیز کرو کیونکہ ہر بدعت گراہی ہے

اب ہمارے استدلال کی تیسری قسط یہ ہے کہ علماء امت کے اکابر بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے منصب معیار حق کے معتقد ہیں اصولی بات تو یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے بعد اب کسی کے قول پیش کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اس وقت جو لوگ صحابہ کرام کے بعض اقدامات کو غلط رنگ میں پیش کر کے ان کے دامن تقدس کو داغ دار کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں وہ اپنے اس قبیح کردار کے جواز کیلئے اکابر اکابر کی تکرار سے رطب اللسان ہیں اس معاملہ میں اصولی بات یہ ہے کہ صحابہ کے مقابلہ میں کسی کے قول کی کوئی حیثیت نہیں خواہ وہ اکابر میں سے ہو یا کہ اصاغر میں کیونکہ صحابہ کرام ایک ایسی جماعت ہے جس کا تزکیہ خداوند قدوس کلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے اس لیے قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کسی کے قول کا اعتبار نہیں امام ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمن المعروف بابن صلاح المتوفی ۶۴۲ ھ اپنی مشہور کتاب "مقدمہ ابن صلاح " میں فرماتے ہیں

للصحابتہ باء سرھم خصیصتہ وہی انہ لایسل عن عدالتہ احدبل ذالک امرمفروغ منہ لکونہم علی الاطلاق معدلین بنصوص الکتب والسنتہ واجماع من یعتد بہ فی الا جماع من الامت (ص ۱۴۶ النوع والتاسع والثلاثون) (معرفتہ الصحابہ)

تمام صحابہ کرام کی ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کی عدالت یعنی ثقہ ومتقی ہونے کا سوال بھی نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ ایک طے شدہ مسئلہ ہے اس لئے کہ ان کی عدالت قرآن و سنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت جن لوگوں کا معتبر ہے اوران کے اجماع سے ثابت ہے

ہماری اس رائے کی تائید امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالی کے اس قول سے ہوئی جس کو صاحب "آثار الحدیث "نے علامہ ابن عبدالبر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ جب صحابہ کسی مسئلہ میں خود مختلف ہوں تو ان میں غور کرنا کہ کس کی بات درست ہے کیا جائز ہے ؟ آپ نے فرمایا" نہیں " تم جس کی چاہو پیروی کرو لیکن ان میں سے

کسی کے موقف پر رائے زنی نہ کرو

اذا اختلف اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسئلۃ ھل یجوز فیہ ان تنظر فی اقوالھم لنعلم مع من الصواب منھم فتتبعہ فقال لایجوز النظر بین اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلت کیف الوجہ فی ذالک تقلدایھم

(جامع بیان العلم وفضلہ ص ۱۰۲ ج ۲ بحوالہ آثار الحدیث ج ا ر ص ۱۳۳)

(ترجمہ) صحابہ کرام میں جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو کیا جائز ہے کہ ہم ان کے قول کا جائزہ لیں کہ راستی کس کے پاس ہے تاکہ ہم اس کی پیروی کریں آپ نے فرمایا نہیں جائز کہ اصحاب رسول کا جائزہ لیا جائے میں نے کہا کہ پھر کیا کیا جائے آپ نے فرمایا ان میں سے جس کی چاہو پیروی کرلو

امت کے اکابر میں سب سے پہلا درجہ خود صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے خود انہیں کے اقوال سے یہ ثابت شدہ حقیقت منقول ہے کہ ان حضرات کے فتوے اعمال اور فیصلے امت کیلئے حجۃ شرعیہ ہیں ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ پر حالت احرام میں رنگ دار چادر دیکھی تو آپ نے فرمایا اے طلحہ یہ کیسا کپڑا ہے اس پر حضرت طلحہ نے کہا کہ اس رنگ میں خوشبو نہیں بلکہ یہ سرخ مٹی سے رنگا ہوا ہے اس پر حضرت عمر نے فرمایا تم ایسی جماعت ہو کہ لوگ تمہاری پیروی کریں گے اگر کسی جاہل نے یہ کپڑا دیکھ لیا تو وہ یہ کہے گا کہ طلحہ حالت احرام میں رنگین چادر پہنتا تھا یعنی تمہارا یہ عمل اس کیلئے حجۃ ہوگا

۱ - ان عمربن الخاب رضی اللہ عنہ رای علی طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ثوبامصبوغا وھو محرم فقال عمر ماھذاالثوب المصبوغ یاطلحہ قال یاامیرالمومنین انماہومن مدر قال انکم ایھاالرھط ائمۃ یقتدی بکم الناس وان رجلاً جاھلاًرای ھذا الثوب لقال ان طلحہ کان یلبس الثیاب المصبغۃ فی الاحرام (موطاامام محمد ص ۲۰۴ باب مایکرہ للمحرم ان یلبس الثیات)

(ترجمہ) تحقیق حضرت عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ پر ایک رنگین کپڑا دیکھا حالانکہ وہ اس وقت حالتِ احرام میں تھے اس پر حضرت عمر نے ان سے کہا اے طلحہ یہ رنگین کپڑا کیسے ہے انھوں نے کہا اے امیرالمومنین یہ سرخ مٹی سے رنگا ہوا ہے اس میں خوشبو نہیں اس پر آپ نے فرمایا تحقیق تم گروہ امام ہو لوگ تمہاری اقتدا کریں گے اور اگر کسی جاہل مرد نے یہ کپڑا دیکھ لیا تو وہ کہے گا طلحہ حالتِ احرام میں رنگین کپڑا پہنتا ہے

اور امام اوزاعی رحمتہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۱۵۷ھ کا قول ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہدایت کے چراغ تھے اس سے معلوم ہوتا ہے امام اوزاعی کا اعتقاد بھی یہی تھا کہ صحابہ معیار حق ہیں کیونکہ ان کا چراغ ہدایت ہونا تب ہی صحیح ہوسکتا ہے کہ وہ معیار حق ہوں

2 - کانوامصابیح الھدی وادعیتہ العلم حضروا من الکتاب تنزیلہ واخذ واعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاویلہ (تاریخ ابی زرعہ ج ا ر ص ۳۰۹ بحوالہ اثار الحدیث ص ۱۰۳ ج ا)

(ترجمہ) یہ سب ہدایت کے روشن چراغ اور علم کے بڑے ظروف تھے جو قرآن کے نازل ہوتے وقت حاضرین تھے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے قرآن کے مطالب پانے والے تھے امام ابوزرعہ المتوفی ۲۸۱ھ صحابہ کے اس منصب کو دین میں ان کی حیثیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

3 - اذا رئیت الرجل ینتقص احدامن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاعلم انہ زندیق فذالک ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عندنا حق والقران حق وانماادی الیناھذا القران والسنن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانمایریدون ان یجرحواشھود نالیبطلوا الکتاب والسنۃ والجرح بھم اولی وھم زنادقۃ

(الکفایہ فی علم الروایہ ص ۴۹)

(ترجمہ) جس وقت تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابہ میں کسی صحابی کی تنقیص کے جرم کا ارتکاب کررہا ہے تو یقین کرلو کہ یہ شخص بے

دین ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے نزدیک برحق ہیں اور قرآن مجید بھی برحق ہے اور ہم تک قرآن مجید اور احادیث کو نبی کریم کے صحابہ کرام نے پہنچایا ہے اور یہ بے دین لوگ صحابہ کی تنقیص کرکے دین کے اولین گواہوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں تاکہ قرآن وسنت کو باطل گردانا جائے صحابہ تو جرح کے مستحق نہیں البتہ یہ لوگ جرح وتنقیص کے زیادہ مستحق ہیں اور یہ بے دین ہیں

جو لوگ صحابہ کرام کے خلاف زبان طعن دراز کرتے ہیں وہ "مشاجرات صحابہ" کے تذکرہ سے اپنے اس فعل قبیح کیلئے سند جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل بیان کرکے ان صحابہ کی زوات مقدسہ کو مشق مطاعن بناتے ہیں جن حضرات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیاسی پالیسی سے اختلاف تھا مشاجرات صحابہ کے متعلق محتاط انداز فکر یہ ہے کہ ان معاملات کے متعلق سکوت اختیار کیا جائے اور حدیث کی روشنی میں اسکا فیصلہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے اختلاف میں حق دونوں طرف تھا البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ "اقرب الی الحق" تھے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت مسلمانوں میں اختلاف ہوگا تو ایک فرقہ ان دونوں جماعتوں سے الگ ہوجائیگا تو مسلمانوں کی دونوں جماعتوں میں سے جو جماعت حق کے زیادہ قریب ہوگی اس فرقہ کو قتل کرے گی اور اس الگ ہونے والے فرقہ سے مراد خوارج ہیں اور ان کے ساتھ حضرت علی نے قتال کیا تھا

تمرق مارقتہ علی حین فرقتہ من المسلمین تقتلہم اولی الطائفتین بالحق (مہاج السنۃ ج ۲ص ۲۱۷

(ترجمہ) مسلمانوں کے اختلاف کے وقت ایک ٹولہ الگ ہوجائے گا مسلمانوں میں سے انھیں وہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تواسط سے ایک حدیث منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خداوند قدوس سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیرے صحابہ اس طرح ہیں جس طرح آسمان میں چاند ستارے ہیں ہر ایک میں نور موجود ہے البتہ یعنی بعض دوسرے ستاروں سے زیادہ قوی ہیں۔

عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول سئلت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الی یامحمد ان اصحابک عندی بمنزلتہ النجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض ولکل نور فمن اخذا بشی مماہم علیہ من اختلافہم فہوعندی علی ھدی قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اصحابی کالنجوم فبائیہم اقتدتیم اہتدتیم مشکواۃ ص ۵۵۴)

(ترجمہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ سے سنا آپ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالی نے میری طرف وحی نازل کی اور فرمایا اے محمد تیرے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں بعض ستارے روشنی کے لحاظ سے بعض دوسرے ستاروں سے قوی ہیں لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے جو شخص بھی ان کے اختلافی امور میں جسکی اقتداء کرے گا وہ شخص میرے نزدیک ہدایت پر ہے حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی اقتداء کروگے ہدایت پاؤ گے

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اصابت حق کا نور دونوں طرف میں ہے لہذا ان احادیث کے مفاہیم کے پیش نظر ہم کہتے ہیں کہ اصابت حق کا نور جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اجتہاد میں ہے اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد میں بھی اصابت حق کا نور ہے البتہ کیفیت کا فرق ہے لہذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اجتہاد میں خطاکار بنا کر مطعون کرنا ان احادیث کی روشنی میں جائز نہیں

مشاجرات صحابہ کے متعلق شیخ الاسلام محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف النواوی رحمتہ اللہ تعالی المولود ۶۳۱ ھ المتوفی ۶۷۶ ھ اپنی مشہور کتاب شرح مسلم میں زیر عنوان "کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم" میں تحریر کرتے ہیں

واعلم ان سبب تلک الحروب ان القضایا کانت مشتبہتہ فلشدۃ الشتباھا اختلف اجتہادھم وصاروا ثلثتہ اقسام قسم منہم ظہرلہم بالاجتہاد ان الحق فی ھذا الطرف وان مخالفہ باغ فوجب علیہم نصرتہ وقتال الباغی علیہ فیما اعتقدوہ ففعلوا ذالک فلم یکن یحل لمن ھذہ صفتہ التاخر عن مساعدتہ امام العدل فی قتال البغات فی اعتقادہ وقسم عکس ھولاء ظہر لہم بالاجتہاد ان الحق فی الطرف الاخر فوجب علیہم مساعدتہ وقتال الباغی علیہ وقسم ثالث اشتبہت علیہم القضیتہ وتحیروا فیہا ولم یظہرلہم ترجیح احد الطرفین فاعتزلو الفریقین وکان ھذا الاعتزال ہو الواجب فی حقہم لانہ لایحل الاقدام علی قتال مسلم حتی یظہر انہ مستحق لذالک فلو ظہرلہولاء رجحان احد الطرفین لماجاز لہم التاخر عن نصرتہ فی قتال البغات علیہ فکلہم معذور ورضی اللہ عنہم ولہذا اتفق اھل الحق ومن یعتبد فی الاجماع علی قبول شہادتہم ورِوایاتہم وکمال عدالتہم (نووی شرح مسلم ص ۲۷۲ ج ۲) (کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم)

(ترجمہ) اور جان لو بے شک ان جنگوں کا سبب معاملات کا اشتباہ تھا یہ اشتباہ اتنا شدید تھا کہ صحابہ کی اجتہادی آراء مختلف ہوگئیں اور وہ تین قسموں میں بٹ گئے صحابہ کی ایک جماعت تو وہ تھی جس کے اجتہاد نے اس نتیجہ تک پہنچایا کہ حق فلاں فریق کے ساتھ ہے اور اس کا مخالف باغی ہے لہذا اس پر اپنے اجتہاد کیمطابق برحق فریق کی مدد کرنا اور باغی فریق سے لڑنا واجب تھا اور ظاہر ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ امام عادل و برحق کی مدد اور باغیوں سے جنگ کے فریضے میں کوتاہی کرے دوسری قسم اس کے برعکس تھی اور اس پر بھی اپنے اجتہاد کے مطابق امام عادل کی مدد کرنا اور باغیوں کا قتال کرنا لازم تھا اور تیسرا گروہ وہ تھا جس پر معاملہ مشتبہ ہی رہا ان کی سمجھ میں نہ آیا کہ کس کو ترجیح دیں تو وہ دونوں جماعتوں سے الگ رہے اور ان کے حق میں یہی واجب تھا کہ وہ الگ رہتے کیونکہ کسی مسلمان سے اس وقت تک لڑنا ہی درست نہیں جب تک یہ واضح نہ ہوجائے کہ وہ اس کا مستحق ہے اور اگر اس تیسرے گروہ کیلئے ان دو جماعتوں میں سے کسی ایک کا رجحان واضح ہوجاتا تو پھر ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کی مدد کرنے اور اس کے مخالف گروہ سے جنگ کرنے سے پیچھے رہتے پس سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اپنے ان اجتہادی اقدامات میں معذور تھے اس وجہ سے اہل حق اور اجماع میں جن لوگوں کی حیثیت معتبر ہے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ تمام صحابہ کی شہادتیں اور ان کی روایات مقبول ہیں اور ان کی عدالت درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہے اللہ تعالی ان سب سے راضی ہو۔

اور خود حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اہل جمل اور اہل صفین کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے اجتہاد کے مطابق معزور تھے روایات میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ اہل جمل اور اہل صفین کے متعلق غلو آمیز باتیں کر رہا ہے تو اس پر آپ نے فرمایا

سمع علی یوم الجمل ویوم صفین رجلا یغلوفی القول فقال لاتقولوالاخیر انماھم قوم زعموا انا بغینا علیہم فزعمنا انہم بغوا علینا فقاتلناھم (منہاج السنہ ص ۶۱ ج ۳)

(ترجمہ) واقعہ جمل اور واقعہ صفین کے یوم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ ان کے متعلق غلو آمیز باتیں کر رہا ہے تو اس پر آپ نے فرمایا کہ ان کے متعلق کلمہ خیر کے بغیر اور کوئی بات نہ کہو کیونکہ اس قوم نے یہ سمجھا ہے کہ ہم نے ان پر بغاوت کی ہے اور ہم نے یہ سمجھا کہ انھوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے اس لیے ہم نے ان سے قتال کیا۔

اور رفض بواح کا حامل فرقہ ضالہ ایک ایسا فرقہ ہے جو کہ شریعت کے ان تینوں مصادر کا انکار کرتا ہے اور قرآن مجید کے متعلق

ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کا اکثر حصہ حذف کردیا گیا ہے اور موجودہ قرآن مجید تورات اور انجیل کی طرح محرف ہے

الامر الرابع ذکر اخبار خاصتہ فیہادلالتہ واشارہ علی کون القران کالتورات والانجیل فی وقوع التحریف والتغییر فیہ ورکوب المنافقین الذین استولواعلی الامتہ فیہ طریقتہ بنی اسرائیل فیہماوہی حجتہ مستقلتہ لاثبات المطلوب (فصل الخطاب ص ۷۰ بحوالہ ایرانی انقلاب ص ۲۶۴)

ترجمہ اور چوتھی بات ہے ان خاص روایات کا ذکر جو صراحتاً یا اشارۃً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف اور تغیرو تبدل کے واقع ہونے میں قرآن ۔ تورات اور انجیل ہی کی طرح ہے اور یہ بتلاتی ہیں کہ جو منافقین امت پر غالب آگئے (ابوبکر و عمروغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کربنی اسرائیل نے تورات ۔ انجیل میں تحریف کی تھی اور یہ ہمارے دعوی (یعنی تحریف) کے ثبوت کی مستقل دلیل ہے

حدیث نبویہ چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے توسط سے منقول ہے اور اس فرقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللہ یہ جماعت نبی کریم کی وفات کے بعد مرتد ہوگئی تھی

قال کان الناس اهل ردۃ النبی صلی اللہ علیہ الہ الاثلثتہ فقلت ومن الثلثتہ فقال المقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی رحمتہ اللہ علیہم و برکاتہ

(فروع کافی ج ۳ کتاب الروضہ ص ۱۱۵ بحوالہ ایرانی انقلاب ص ۲۲۳)

(ترجمہ) امام باقر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب لوگ مرتد ہوگئے سوائے تین کے راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا وہ تین کون تھے تو امام باقر نے کہا مقداد بن الاسود اور ابوذر غفاری اور سلمان فارسی ان پر اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں

ان کے اس ملحدانہ مرکزی عقیدہ کی بنا پر ذخیرہ احادیث کا انکار لازم آتا ہے مکثرین صحابہ یہ ہیں اور یہ حضرات ان ملحدین کے نزدیک معاذ اللہ مرتد ہیں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی مروی احادیث کی تعداد ۵۳۷۴ ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کی مروی احادیث کی تعداد " ۲۷۳۰ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کی مروی احادیث کی تعداد " ۱۶۶۰ ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور ان کی مروی احادیث کی تعداد " ۱۵۴۰ ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما

اور ان کی مروی احادیث کی تعداد " ۲۲۸۶ ہے سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہما

اور ان کی مروی احادیث کی تعداد " ۱۱۷۰ ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ان کی مروی احادیث کی تعداد " ۲۲۱۰ ہے اور اسی ارتداد صحابہ کے عقیدہ سے تعامل صحابہ اور ان کے معیار حق ہونے کا انکار بھی لازم آجاتا ہے اور جب انھوں نے مصادر شریعت کا ہی انکار کردیا ہے تو پھر ان کے پاس نہ شریعت اور نہ ہی فقہ ہے کیونکہ فقہ کا استنباط قرآن حدیث اور تعامل صحابہ سے ہوتا ہے

واعلم ان جمیع من ذکرناہم من فرق الامامیتہ متفقون علی تکفیر الصحابتہ ویدعون ان القران قدغیر عماکان و وقع فیہ الزیادہ والنقصان من قبل الصحابتہ ویزعمون انہ قد کان فیہ النص علی امامتہ علی فاسقطہ الصحابتہ عنہ ویزعمون انہ لااعتماد علی القران الان ولاعلی شی من الاخبار المرویتہ عن المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ویزعمون انہ لااعتماد علی الشریعتہ التی فی ایدی المسلمین وینتظرون امام یسمونہ المہدی یخرج ویعلمہم الشریعتہ فلیسوافی الحال علی شی من الدین فلیس مقصود ہم من هذا الکلام تحقیق الکلام فی الامامتہ ولکن مقصودهم اسقاط کلفتہ تکلیف الشریعتہ عن انفسہم حتی یتوسعوافی استحلال المحرمات الشرعیتہ ویعتذ رواعندالعوام بمایعد ونہ من تحریف الشریعتہ

وتغيير القران من عند الصحابة ولا مزيد على هذا النوع من الكفر اذ لا بقاء فيه على شی من الدين

(التبصير فی الدين وتميز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين ص ۴۳ از امام ابو المظفر الاسفرائينی المتوفی ۴۷۱ھ رحمہ اللہ تعالیٰ)

(ترجمہ) اور جان لو تحقیق تمام روافض کے وہ فرقے کہ جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے وہ تمام کے تمام صحابہ کی تکفیر پر متفق ہیں اور ان کا دعوی ہے کہ قرآن مجید اپنی اصلی حالت پر موجود نہیں بلکہ صحابہ کی طرف سے اس میں زیادتی اور نقصان واقع ہوا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کا ذکر تھا لیکن صحابہ نے اس کو ساقط کردیا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ موجودہ قرآن پر اعتماد نہیں اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث پر اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے پاس جو شریعت ہے وہ غیر معتبر ہے اور وہ اس بات کے انتظار میں ہیں کہ مہدی منتظر آئے گا اور وہی شریعت کی تعلیم دے گا اس لیے فی الحال ان کے پاس کوئی شریعت نہیں اس کلام ان کا مقصد مسئلہ امامت کی تحقیق مقصود نہیں بلکہ درحقیقت اس کلام سے ان کا مقصد اپنے آپ کو شرعی احکام کی تکلیف سے آزاد کرنا ہے تاکہ وہ شرعی محرمات کو اپنے لیے حلال قرار دیں اور عوام کے سامنے اس مکروحیلہ کا اظہار کرتے ہیں کہ شریعت اور قرآن مجید میں تحریف واقع ہوگئی ہے اس سے کیا زیادہ کفر ہو سکتا ہے کیونکہ ان عقائد میں دین باقی نہیں رہتا

آخر میں ہم امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی المولود ۳۹۳ھ المتوفی ۴۶۳ھ کی کتاب "الکفایہ فی علم الروایہ" کے ایک باب کا ترجمہ پیش کرتے ہیں

امام ابوبکر خطیب بغدادی کی علمی جلالت کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے "نزہتہ النظر شرح نخبتہ الفکر" میں ان الفاظ سے اعتراف کیا ہے

وجاء بعدهم الخطيب ابوبكر البغدادی فصنف فی قوانين الروايه كتابا مسماه " الكفايه "وفی ادابها كتابا مسماه " الجامع لا داب الشيخ والسامع "وقل فن من فنون الحديث الا وقد صنف فيه كتابا مفردا فكان كما قال الحافظ ابوبكر بن نقطه كل من انصف علم ان المحدثين بعد الخطيب عيال على كتبه

(ترجمہ) ان کے بعد خطیب ابو بکر بغدادی کا زمانہ آیا پس انھوں نے قوانین روایت میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام انھوں نے "الکفایہ" رکھا اور روایت کے آداب میں دوسری کتاب تصنیف کی جس کا نام "الجامع لآداب الشیخ والسامع ہے فنون حدیث میں بہت کم ہی فن ہوگا جس میں خطیب نے مستقل کتاب تصنیف نہ کی ہو پس ان کی کتب کی یہ کیفیت ہے جس کے متعلق حافظ ابوبکر بن نقطہ (المتوفی ۶۲۹ھ) نے کہا ہے جو شخص نظر انصاف سے دیکھے گا تو وہ یہ فیصلہ کرے گا کہ خطیب کے بعد جو محدثین بھی آئے ہیں وہ خطیب کی کتب پر بمنزلہ عیال کے ہیں

" باب ماجاء فی تعديل الله و رسوله للصحابته " یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کی عدالت کو بیان کرنا

تحقیق صحابہ کے متعلق انکی ثقاہت اور عدالت کا سوال نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ ان راویوں کے متعلق کیا جائے گا کہ جو راوی ان کے بعد ہیں ہر وہ حدیث کہ جسکی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک متصل ہو اس پر عمل کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی اسناد کے راویوں کی عدالت پر نظر نہ کی جائے ہاں وہ صحابی کہ جس سے یہ حدیث منقول ہو اس کی عدالت اور ثقاہت کے متعلق بحث ونظر نہ کی جائیگی کیونکہ ان کی عدالت اللہ تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے اور خود خدائے قدوس نے اس کا تذکیہ بیان کیا ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کی عدالت کی خبر دی ہے

1- كنتم خير امت اخرجت للناس

تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا کیا گیا

"فائدہ ازمترجم"۔ اس آیت کے مصداق کے متعلق آئمہ تفسیر کے تین قول زیادہ مشہور ہیں اول یہ کہ "کنتم" سے تمام صحابہ مراد ہیں یہ ضحاک کاقول ہے ثانی یہ ہے کہ اس سے مراد صحابہ میں سے مہاجرین ہیں یہ حضرت ابن عباس کا ایک قول ثالث یہ کہ اس سے پوری امت مراد ہے یہ حضرت ابن عباس کا دوسرا قول ہے بہرکیف جو قول بھی مراد لیاجائے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اس کے اولین مصداق ہیں

والخطاب قیل لاصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصتہ والیہ ذھب الضحاک وقیل للمھاجرین من بینھم فھو احد خبرین عن ابن عباس وفی اخر انہ عام الامت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (روح المعانی ص ۲۷ ج ۴)

(ترجمہ) بعض نے کہا کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو خاص خطاب ہے اور یہ ضحاک کا مذہب ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد صحابہ میں سے مہاجرین ہیں یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے اور ان کا دوسرا قول یہ ہے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت مراد ہے۔۱۲

اور اسی طرح اللہ تعالی کا دوسرا قول ہے

2۔ وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا

اور اسی طرح ہم نے تمھیں ایک امت عادل بنا دیا ہے تاکہ گواہ رہو لوگوں پر اور رسول گواہ رہیں تم پر

اور یہ لفظ اگرچہ عام ہے لیکن اس سے مراد خاص افراد ہیں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور بعض نے کہا ہے کہ اس آیت کا تعلق بھی صرف صحابہ سے ہے اللہ تعالی کا قول ہے

3۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبا یعونک تحت الشجرت فعلم مافی قلوبھم فانزل السکینتہ علیھم واثابھم فتحا قریبا "سورت فتح"

بے شک اللہ تعالی ان مومنوں سے خوش ہواجنہوں نے آپ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی اللہ تعالی نے ان کے دل کے خلوص کو جانا اوراپنی طرف سے ان پر تسکین نازل فرمائی اور انہیں فتح عنایت کی

فائدہ ازمترجم:۔ اس آیتہ میں اس بیعت کا ذکر ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ میں مسلمانوں سے عزم جہاد پر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے قصاص کے لیے انکی خبر شہادت سن کر لی تھی اس بیعت کا مشہور نام بیعت الرضوان ہے یہ ان خوش نصیب مومنین بیعت کرنے والوں کیلئے پروانہ رحمت ہے اور ان حضرات کی نفیلت کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے توسط سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپ نے فرمایا

انتم خیر اھل الارض فیبنغی لکل من یدعی الاسلام حبھم وتعظیمھم والرضا عنھم

(روح المعانی ص ۱۰۸ ج ۲۶)

(ترجمہ) تم لوگ روئے زمین پر بسنے والے لوگوں سے بہتر ہو پس وہ شخص جو کہ مسلمان ہونے کا مدعی ہو اس پر لازم ہے کہ ان سے محبت رکھے ان کی عظمت کا اعتقاد رکھے اوران سے راضی ہو

اوراللہ تعالی کا قول ہے!

4۔ والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ

"سورت توبہ"

اور مہاجرین وانصار میں سے سبقت کرنیوالے پہلے لوگ اور وہ جنہوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی اللہ تعالی ان سب سے خوش ہے اور وہ اللہ تعالی پر خوش ہیں

اور اللہ تعالی نے فرمایا والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم " سورت واقعہ
اسلام کی طرف سبقت کرنے والے بہت مقرب اونچے مرتبے والے لوگ ہیں یہی نعمتوں والی جنت میں بھی پہلے داخل ہونے والے ہیں

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے

6 ۔ یاایہاالنبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین " سورت الانفال "

اے نبی آپ کے لیے اللہ تعالی کافی ہے اور وہ مومنین بھی جنھوں نے آپ کا اتباع کیا

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے

7 ۔ للفقراء المہاجرین الذین اخرجوامن دیارھم واموالہم یبتغون فضلامن اللہ و رضوانا وینصرون اللہ و رسولہ اولئکھم الصادقون والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مماواوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون " سورت الحشر "

(ترجمہ) ان حاجتمند مہاجروں کا حق ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے جدا کردیئے گے ہیں اور اللہ تعالی کے فضل اور رضا مندی کے طلب گار ہیں اللہ اوراس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی تو صادق ہیں اور ان لوگوں کا بھی جنھوں نے اپنے گھروں میں جگہ دی اوران کے انے سے پہلے ایمان کو جگہ دی ہجرت کرکے آنیوالوں سے محبت کرتے ہیں اور اپنے سینوں میں کوئی تنگی محسوس نہیں کرتے بلکہ ان کو اپنی جان پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود تنگ دست ہی ہوں اورجو بھی نفس کی بخیلی سے بچ گۓ وہی نجات پانے والے ہیں

۔ فائدہ ازمترجم ۔۔ ان آیات کے بعدیہ آیت ہے

والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنااغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونابالایمان ولا تجعل فی قلوبناغلا للذین امنوا ربنا انک رؤف الرحیم " سورت الحشر "

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفیق ہے بڑا مہربان ہے

مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیات قیامت تک آنے والے تمام مومنین کو شامل ہیں کیونکہ " للفقراء المہاجرین " صحابہ مہاجرین کو شامل ہے اور "والذین تبوؤالدار" یہ انصار مراد ہیں اور " والذین جاوامن بعدھم " سے باقی امت مراد ہے

فالایۃ قد استوعبت جمیع المومنین (روح المعانی ص ۵۴ ج ۲۸)

۔۔ آیتہ تمام مومنین کو شامل ہے

اور ان آیات کے مفہوم سے اس بات پر استدلال کیا جاسکتا ہے کہ جو شخص " سبّ صحابہ " کے جرم کا ارتکاب کرے تو وہ مومن نہیں چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق منقول ہے کہ انہیں ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ بعض مہاجرین کے متعلق زبان طعن دراز کرتا ہے آپ نے اس کو بلایا اور اس کے سامنے " للفقراء المہاجرین والی آیت کی تلاوت کی اور اس سے سوال کیا کہ کیا تم اس جماعت میں شامل ہو؟ اس نے کہا نہیں پھر یہ آیت "والذین تبوؤالدار " تلاوت کی اوراس سے سوال کیا کہ کیا تم اس جماعت میں داخل ہو؟

اس نے کہا نہیں پھر یہ آیت والذین جاؤا من بعدھم تلاوت کی اور پھر پوچھا کہ کیا تم اس جماعت میں شامل ہو؟

اس نے کہا مجھے امید ہے کہ اس جماعت میں داخل ہوں اس
پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اس جماعت میں داخل نہیں کیونکہ اس جماعت میں وہ شخص داخل نہیں ہو سکتا جو ان کی سب کرتا ہو

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انہ سمع رجلا وھو یتناول بعض المہاجرین فدعاہ فقراء علیہ " للفقراء المہاجرین " الایتہ ثم قال ہولاء المہاجرون افمنہم انت ؟ قال لا ثم قراء علیہ " والذین تبوٌالدار والایمان " الایتہ ثم قال ھٰؤلاء الانصار افمنہم انت ؟ قال لا ثم قرأ علیہ والذین جاؤا و من بعدھم الاٰیۃ ثم قال افمن ھٰؤلاء انت ؟ قال لا جو قال لا واللہ لیس من ہولاء من سب ہولاء (روح المعانی ص ۵۵ ج ۲۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے متعلق سنا کہ وہ بعض مہاجرین کے متعلق زبان طعن دراز کرتا ہے اس کو آپ نے بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی " للفقراء المہاجرین " پھر پوچھا کہ یہ تو مہاجرین ہیں کیا تم ان سے ہو ؟ اس نے کہا نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی " والذین تبوٌالدار "
پھر فرمایا کہ یہ انصار ہیں کیا تم ان میں سے ہو ؟ اس نے کہا نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی : ر والذین جاؤا من بعدھم
پھر فرمایا کیا تم ان میں
سے ہو ؟ اس نے کہا کہ امید ہے کہ میں ان میں سے ہوں آپ نے فرمایا نہیں قسم بخدا اس جماعت میں وہ شخص داخل نہیں سکتا جو پہلی دو جماعتوں کے متعلق زبان درازی کرتا ہو

اور بعض روایات میں ہے کہ بعض مہاجرین میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مراد ہیں اس کے علاوہ بہت سی آیات ہیں جن کی تعداد بہت زیادہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی صحابہ کی اسی طرح توصیف بیان کی ہے اور ان کی تعظیم کا ذکر بھی کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس مضمون کی بہت سی احادیث منقول ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کو حافظ ابو نعیم نے اپنی سند سے بیان کیا ہے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے توسط سے منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

1 - خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجی قوم تسبق ایمانہم شہادتہم ویشہدون قبل ان یشہدوا
(ترجمہ) سب امت سے بہترین زمانہ میرا ہے اس کے بعد وہ لوگ جو ان سے ملنے والے ہونگے اس کے بعد وہ جو ان سے ملنے والے ہونگے اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو شہادت دینے سے پہلے قسم اٹھایا کریں گے اور بغیر طلب کے شہادت دیں گے

خطیب نے اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے جو کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے توسط سے منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

2 - خیر کم قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم قال ابوھریرہ فلا ادری ذکرہ مرتین اوثلاثا ثم یخلف من بعد ھم قوم یحبون السمانۃ ویشہدون ولایستشہدون
(ترجمہ) سب امت سے بہترین زمانہ میرا ہے اس کے بعد جو لوگ ان سے ملنے والے ہونگے اس کے بعد جو لوگ ان سے ملنے والے ہونگے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ یہ لفظ آپ نے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ ان کے بعد وہ لوگ آئیں گے جو مٹاپے کو پسند کریں گے اور اس حال میں شہادت دیں گے کہ ان سے شہادت نہ طلب کی جائے گی

ایک اور روایت ہے جو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ

3 - خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یخلف قوم تسبق ایمانہم شہادتہم ثم یظہر فیہم السمن
(ترجمہ) سب لوگوں سے بہتر میرا زمانہ ہے اس کے بعد وہ لوگ جو ان سے ملنے والے ہوں اسکے بعد وہ لوگ جو ان سے ملنے والے ہوں گی ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جس کی قسمیں گواہی دینے سے پہلے سبقت کریں گی اور ان کے اندر موٹاپا ظاہر ہو گا

ایک روایت ہے جو کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
4 - لاتسبوا اصحابی فو الذی نفس بیدہ لو انفق احد کم مثل احد ذہبا ماادرک مدا احدہم ولانصیفہ
(ترجمہ) میرے صحابہ کو گالی مت دو خدا کی قسم اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد یا نصف مد (جو) کے اجر کو بھی نہیں پہنچ سکتا
ایک روایت ہے جو کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
5 - مہما اوتیتم من کتاب اللہ فالعمل بہ لاعذر لاحد کم فی ترکہ فان لم یکن فی کتاب اللہ فسنتہ منی ماضیتہ فان لم یکن سنتہ ماضیتہ فماقال اصحابی - ان اصحابی بمنزلتہ النجوم فی السماء فمایہاا خذ تم بہ اہتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمتہ
(ترجمہ) جب کوئی حکم تمہیں کتاب اللہ سے ملے تو اس پر عمل کرو اور اس کو چھوڑنے کے لیے تمہارے پاس کوئی عذر نہیں پھر اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت ثابتہ پر عمل کرو اور اگر میری سنت ثابتہ نہ ملے تو پھر میرے صحابہ کے قول پر عمل کرو یقینا میرے صحابہ آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جس کی پیروی کروگے ھدایت پاؤگے اور میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمتہ ہے
ایک روایتہ ہے جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
6 - سئلت ربی فیما اختلاف فیہ اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اضوا من بعض فمن اخذا نشی مماہم علیہ من اختلافہم فہو عندی علی ھدی
میں نے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کے متعلق اللہ تعالی سے سوال کیا تو اللہ تعالی نے میری طرف وحی نازل کی کہ اے محمد تیرے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں اور بعض دوسرے زیادہ تابندہ تر ہیں اور پھر جس نے جس صحابی کی راہ بھی اختیار کرلی وہ میرے نزدیک ھدایت پر ہیں
ایک روایتہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
ان اللہ اختارنی واختار اصحابی فجعلھم اصھاری وجعلھم انصاری وانہ سیجئ فی اخر الزمان قوم ینتقصونھم الا فلا تناکحوھم الا فلا تنا کحوالیھم الا فلا تصلوا معھم الا فلا تصلوا علیھم ، علیھم حلت اللعنۃ
اللہ تعالی نے مجھے سب مخلوق سے برگزیدہ کیا اور میرے صحابہ کو دوسرے لوگوں سے برگزیدہ کیا یہی میرے مدد گار ہیں اور انہی میں سے میرے داماد اور سسر ہیں آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے اور جو ان کی عیب جوئی کریں گے ان کے ساتھ رشتہ مناکحت نہ کرنا اور ان کے ساتھ ملکر نماز نہ پڑھنا اگر مرجائیں تو انکا نماز جنازہ نہ پڑھنا اور ان پر خدا کی لعنت ہے
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی مدح وثناء کے متعلق بہت سی احادیث منقول ہیں اور سب حدیثیں قرآن مجید کی ان آیات کے مفہوم کے مطابق ہیں جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی مدح بیان کی گی ہے قرآن مجید کی یہ آیات

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحابہ کی پاکدامنی اوران کی عدالت پرقطعی دلیل ہیں جب صحابہ کرام کی عدالت و ثقاہت کو اللہ تعالیٰ نے بیان کردیا ہے تو پھر وہ حضرات کسی انسان کی عدالت بیان کرنے کے محتاج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قلوب کی کیفیت سے مطلع کردیا ہے پس وہ صحابہ اسی صفت پر ہونگے جب تک کہ ان سے کوئی ایسا فعل صادر نہ ہوجوکہ صریح گناہ ہو اور کسی تاویل کو قبول نہ کرے ایسے فعل کے صدور اور ارتکاب کے بعد ان کی عدالت ساقط ہو جائیگی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا درجہ ایسے فعل کے ارتکاب سے بلند کیا ہے اور اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے بالفرض خداوند قدوس کی طرف سے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ان کی مدح اور عدالت کے متعلق اگر کوئی ایک لفظ بھی منقول نہ ہو تب بھی ان کے حالات اور زندگی کے واقعات ان کی عدالت وثقاہت ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے ہجرت کی جہاد کیا اپنی عزت اورمال کو اللہ کے راستے میں خرچ کیا اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد کو اللہ کے دین کے مقابلہ میں قتل کیا اور دین کی خیر خواہی اور ان کی قوت ایمانی ان کی عدالت اور پاک دامنی پر برہان بین ہے اور یہ حضرات خود بعد کے تعدیل اور تزکیہ بیان کرنے والے لوگوں سے افضل ہے

اہل بدعت کی ایک جماعت کا ایک مسلک یہ ہے کہ صحابہ کی یہ عدالت اس وقت تھی جب ان کے درمیان اختلافات اور لڑائیاں قائم نہ ہوئی تھیں جب ان کے درمیان لڑائیاں واقع ہوگیں اور انھوں نے ایک دوسرے کی خون ریزی کا ارتکاب کیا تو پھر ان کے اعمال سے ان کی عدالت ساقط ہوگئی اور جب یہ لوگ باقی صحابہ میں مل گے تو ان سب کی عدالت مشتبہ ہوگئی اس لیے اب سند میں ان کے حالات کی بحث ہوگی اور دیکھا جائیگا اس صحابی کا تعلق کس گروہ سے ہے لیکن اہل علم اور محققین میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو صحابہ کی طرف سے ایسے عمل کی نسبت کرے جو کہ تاویل کے قابل نہ ہو اور اجتہاد پر مبنی ہو بلکہ اشتباہ حال کے باعث صحابہ کے ان واقعات کو اجتہاد پر معمول کیا جائے جب کہ آئمہ مجتہدین کا اختلاف اجتہاد پر مبنی ہے اسی طرح ان صحابہ کا اختلاف بھی اجتہاد پر مبنی قراردیا جائے گا اس لیے انکی عدالت اسی طرح باقی ہوگی جس طرح کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے اوریقینی طور پر ان سے کوئی ایسا عمل صادر نہیں ہوا جوان کی عدالت کو ساقط کرسکے امام ابو زرعہ رازی کا قول ہے کہ

جب تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر تنقید کررہا ہو تو سمجھ لوکہ وہ زندیق ہے کیونکہ ہمارے عقیدہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور قرآن مجید اور سنت کریم تک صرف انہی صحابہ نے پہنچایا ہے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے شاہدوں پر جرح کریں تاکہ کتاب وسنت رسول مجروح ہوجائے اور یہ دشمنان دین خود جرح کئے جانے کے زیادہ مستحق ہیں اور یہی زندیق لوگ ہیں

الحمدللہ اولا واخرا ظاہرا وباطنا وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمدالمصطفی ملاہ بہافی الاخرہ ودرجتبہ وعلی اخوانہ من النبین والاواصحابہ الاخیار فتابعیہم بالاحسان اجمعین - امین ثم امین

ارشادرسول علیہ السلام:

یامعاویۃ ان ولیت امرآ فاتقی اللہ واعدل

اے معاویہ اللہ کی طرف سے تمہیں حکومت عطاء کی جائے گی۔ اللہ سے ڈرتے رہنا اورعدل کرنا۔

مجلس احرار اسلام کے پروگرام "تعمیر فکر" کے سلسلہ میں

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری کے عام خطابات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا بین الاقوامی فیصلہ

لشکرِ اسامہ کی تیاری

سنہ ۸ھ میں بلقا کے ایک عرب رئیس شرحبیل بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد و نامہ بر سیدنا حارث بن عمیرؓ کو قتل کر دیا تھا ان کی شہادت کا حضور علیہ السلام کو بہت غم ہوا۔ آپؐ نے اپنے شہید صحابی رضی اللہ عنہ کا قصاص لینے کے لئے ایک لشکر روانہ فرمایا۔ اس لشکر کا امیر سیدنا زید بن حارثہ غلام رسول رضی اللہ عنہ کو نامزد فرمایا اسی لشکر میں حضرت جعفر طیار اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ یہ تینوں بزرگ اسی جہاد میں شہید ہوئے صحابہ کے اس لشکر کا بہت جانی نقصان ہوا۔ لشکر کے بچے کھچے لوگ جب مدینہ طیبہ واپس آئے تو مدینہ میں کہرام برپا ہوگیا اس سریہ کو غزوہ موتہ بھی کہتے ہیں۔ اس قتل اجتماعی کا قصاص لینے نیز رومیوں اور بازنطینیوں کی سرکشی اور ان کے خطرناک ارادوں کی سرکوبی کے لئے اور عرب و شام کی سرحدوں پر رہنے والے عیسائیوں کی مسلسل زیادتیوں اور مدینہ طیبہ پر حملہ کے پروگرام کو مٹانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں اپنے غلام زادہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سرکردگی میں سات سو صحابہ کا لشکر تیار کیا رضی اللہ عنہم اور انہیں روانہ فرمایا۔ جیش اسامہ ابھی مدینہ کے باہر جرف میں تھا کہ انہیں رسول کریم علیہ السلام کی بیماری کا علم ہوا تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت یابی کے انتظار میں وہیں رک گئے۔ لیکن قضاء و قدر کو کون بدل سکتا ہے اسی عالم میں سرورِ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رفاقتِ دنیا پر رفیق اعلیٰ جل شانہٗ کی رفاقت علیا کو ترجیح دی اور اپنی پسند سے موت کا ضابطہ

ظاہری قبول فرمایا، تین روز تک دور و نزدیک سے صحابہ رضی اللہ عنہم حضور علیہ السلام کے قریب ہی دعا و صلوٰۃ کا ہدیہ پیش کرتے رہے، نیز مسائل امت بھی حل کرتے رہے اس غم و ہم اور درد و الم کے ہوش ربا موقع پر جس صبر و استقامت، حوصلہ، تدبر، اور عزم و ہمت کا مظاہرہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا صحابہؓ کی پوری عظیم المرتبت جماعت میں منفرد اور مثالی تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کو درپیش زبردست مسائل میں ایک اہم مسئلہ لشکرِ اُسامہ کی روانگی بھی تھا۔ آپ نے خلافت بلافصل کا منصب جلیل سنبھالتے ہی دوسرے دن سب سے پہلا کام جو کیا وہ لشکرِ اُسامہ کی از سرِ نو تیاری تھی بعض بزرگ صحابہؓ کرام نے سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی کو ان کی کم عمری اور ناتجربہ کاری کی بنا پر موقوف کر دینے کا مشورہ دیا جو ان کی رائے میں بالکل درست تھا۔ نیز یہ بھی مشورہ دیا کہ مدینہ طیبہ میں پہلے ہی افراد کی کمی ہے اور دشمن کے حملے کا خطرہ بھی لہٰذا جیش اُسامہؓ کی روانگی کو کچھ دنوں کے لئے مؤخر کر دیا جائے مگر سیدنا صدیق اکبرؓ خلیفۂ بلافصلِ رسولؐ نے فرمایا :۔

وَاللّٰہِ لَا اُحِلُّ عَقدۃً عقدھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَلَوْاَنَّ الطَّیرَ تخطفنا و السّباع من حول المدینۃ ولوان الکلاب جرت بارجل امہات المؤمنین لاجھزنّ جیش اسامۃ (و فی روایۃ) والذی نفس ابی بکر بیدہٖ لو ظننت ان السباع تخطفنی لانفذت بعث اُسامۃ کما امر بہٖ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولو لم یبق فی

اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باندھا ہوا عَلَم میں نہیں کھولوں گا چاہے مجھے مدینہ کے باہر سے درندے پھاڑ ڈالیں، اور پرندے نوچ لیں اور چاہے کتے ازواج رسول علیہم السلام کے پاؤں سے گھسیٹ لیں میں جیش اُسامہ کو ہر صورت میں تیار کروں گا

اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ سیدنا ابوبکرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے یقین ہو کہ درندے مجھے اُچک لیں تب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق جیشِ اُسامہ ضرور روانہ کروں گا۔

الفرى غيرى لا نفذت له

(وفي رواية)

والذي لا اله غيره لو جرّت
الكلاب بارجل ازواج رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ما رددت جيشاً وجّهه
رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولا حللت لواء عقده
رسول الله صلى الله عليه وسلم

وفي رواية

قال ثكلتك امك يا ابن الخطاب
اؤامر غيرا مير رسول الله
صلى الله عليه وسلم

(البداية والنهاية جلد ۶ صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵)

اگر بستیوں میں میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہا
تب بھی میں یہ جیش ضرور روانہ کروں گا،
اور تیسری روایت میں ہے اس ذات
کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر رسول ﷺ
کی ازواج کو کتے پاؤں سے گھسیٹ لیں
میں جیش اسامہ کو واپس نہیں بلاؤں گا
اور نہ اس جھنڈے کو کھولوں گا جو آپ ﷺ نے
باندھا ہے۔

چوتھی روایت میں ہے:
کہ سیدنا صدیق اکبر کو سیدنا عمر نے انصارِ
مدینہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ پر سیدنا اسامہ
کی جگہ کسی بزرگ صحابی کے مامور کرنے کو کہا
تو آپ نے فرمایا! کیا نبی کے مقرر کئے
ہوئے امیر لشکر کی بجائے میں کسی اور کو
مقرر کروں؟

آپ کے اس مضبوط اور اٹل فیصلہ کے بعد تمام کبیر و صغیر صحابہؓ نے ابو بکرؓ کی اطاعت کی تو آپ نے تین ہزار مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم پر مشتمل قدسیوں کا ایک لشکرِ جرار روانہ کیا۔ سیدنا اسامہ اپنے والد ماجد حضرت زید کے گھوڑے "سبحہ" پر سوار ہو کر بڑی مہارت سے دشمنوں کے تمام محاذوں کو روندتے لتاڑتے اور شکستوں پہ شکست دیتے ہوئے کامیابیوں سے دامن بھرے مدینہ طیبہ واپس لوٹے اور اسی گھوڑے پر سوار تھے جس پر سیدنا زید رضی اللہ عنہم یوں غزوۂ موتہ کے شہداءؓ اور قاصدِ رسول علیہ السلام کا قصاص پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

ایک اہم اصولی بات

جس طرح حضور علیہ السلام نے سیدنا صدیق اکبر کو امامت کبریٰ (صلوٰۃ) کے لئے نامزد فرمایا اسی طرح سیدنا اسامہ رضؓ کو لشکر کا امیر نامزد فرمایا جیسے آپ کی خلافت پر کچھ صحابہ نے اپنے شرعی حق اجتہاد کی اساس پر مختلف آرار کا اظہار فرمایا اور سیدنا صدیق اکبر کی دلیل اور گفتگو کے نتیجہ میں اپنی آرا سے سکوت و رجوع کیا اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفۂ بلافصل تسلیم کیا اور آپ کی کامل اطاعت کی بعینہٖ سیدنا اُسامہ کی امارت اور جیشِ اُسامہ رضؓ کی روانگی پر بھی صحابۂ کبار نے اپنا شرعی حق استعمال کیا اور خلیفۂ رسول سے کچھ بحث و تمحیص کی۔ پھر ویسے ہی امارت اُسامہ رضؓ پر متفق ہوئے جیسے امامتِ ابوبکر رضؓ پر متفق ہوئے تھے اگرچہ کچھ جمہوریت زدہ لوگ اب بھی اس میں مین میخ نکالتے ہیں جو ان کی جہالت اور یورپ کے گندے نظامِ ریاست سے مرعوب ہونے کی واضح علامت ہے۔ دونوں واقعات سے یہ اصول مرتب ہوا کہ اسلام میں نامزدگی ہے انتخاب (الیکشن) نہیں ہے۔

دوسری اہم اصولی بات

اسلام کی شورائیت اور ڈیموکریسی کی پارلیمنٹ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام میں اطاعتِ رسولؐ اور قرآن و سنت سے استنباط حجت ہے۔ اور ڈیموکریسی میں گنتی کی کمی بیشی قبول و عدمِ قبول کی بنیاد بد۔

قیامِ خلافتِ ابوبکر رضؓ اور جیشِ اُسامہ رضؓ کی روانگی کے وقت اکیلے سیدنا ابوبکر کی بات تسلیم کی گئی نہ کہ قلّت و کثرت کی بنیاد پر فیصلہ کیا گیا۔ اسی سے امت نے یہ اصول تسلیم کیا کہ اسلام میں اگرچہ مجلس شوریٰ سپریم کونسل کا درجہ رکھتی ہے مگر خلیفہ و امیر المؤمنین کی رائے اور فیصلہ جب قرآن وسنت سے بہت قریب ہو گا تو اکیلے فرد کا فیصلہ پوری مجلس شوریٰ کے لئے ماننا ضروری ہو گا۔!

آپ کے عطیّات: محاسبۂ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلسِ احرارِ اسلام کو دیجئے

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک: اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی، ملتان

ابو سفیان تائب
ناظم اعلیٰ مجلس احرارِ اسلام
حاصل پور

اسلامی نظامِ حکومت کا قیام ہماری راہِ نجات ہے

اسلام کے سوا تمام نظام ہائے ریاست باطل ہیں

صحابہ کرامؓ سیرتِ نبوی کا پرتو ہیں

سید عطاالمومن بخاری

مجلس احرارِ اسلام حاصل پور کے زیرِ اہتمام ہر سال تحصیل کے مختلف مقامات پر تبلیغی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی مجلسِ احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری مدظلہ تحصیل حاصل پور کے چھ روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تو علاقہ بھر کے دینی کارکن ان کے لئے سراپا استقبال تھے۔ انہوں نے ۲۳ تا ۲۸ جنوری منڈی حاصل پور، قائم پور، بستی شاہ علی غربی، بستی نواز آباد، بستی خواجہ بخش اور بستی گودڑی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موضوع پر عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کیا۔

سید عطاء المومن شاہ صاحب نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آفتابِ نبوت ہیں اور آپؐ کی پاکیزہ تعلیمات پوری انسانیت کے لئے مینارہ نور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے لئے نبی ورسول بنا کر بھیجا اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کے بھی آپؐ ہی نبی ورسول ہیں۔ آپ خاتم الانبیاء والمعصومین ہیں اور کائنات کی تمام مخلوقات کے نبی ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا نہ ظلی نہ بروزی۔ اگر کوئی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کذاب، دجال، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ شاہ جی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ خود نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میں دنیا میں اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گانے بجانے کے آلات کو توڑ دوں تاکہ امت کے اخلاق اچھے ہو جائیں پاکیزہ ہو جائیں۔ میرے ہر ہر امتی کا جسم پاک ہو، گھر پاک ہو تجارت پاک ہو، زراعت پاک ہو، دل پاک ہو، زبان پاک ہو، حتیٰ کہ ہر عمل پاک ہو۔ حضرت شاہ صاحب نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو امن وسلامتی کا درس دیا اور ایسا نظام حیات عطا فرمایا جو دونوں جہانوں میں امن وسلامتی اور کامیابی و کامرانی کا ضامن ہے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسلمانوں کو کھانے اور سونے کے طریقے بتائے وہاں تجارت، زراعت، لین دین، معاملات، معاشرت، نظام حکومت چلانے اور امور سلطنت سرانجام

دینے کے طریقے بھی بتائے اور آپ نے خود عملی طور پر اسلامی نظام حکومت قائم کر کے دکھایا۔ اسلامی نظام حکومت ہی ہمارے لئے راہِ نجات ہے اور دنیا و آخرت میں کامیاب کرنے والا ہے۔ اسلام کے سوا دنیا میں جتنے بھی نظام ہائے حکومت ہیں خواہ وہ سوشلزم اور کیمونزم ہو یا جمہوریت اور امریکہ کا صدارتی نظام ہو۔ سب کے سب باطل ہیں اور خلافِ اسلام ہیں اور ہم مسلمانوں کو ناکام اور ذلیل کر دینے والے ہیں۔ اسلام کا نظامِ حکومت جس کا عملی نمونہ خلافتِ راشدہ کا پچاس سالہ سنہری دور ہے۔ جس میں دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بنی رہی۔ اسی اسلامی نظام حکومت اور خلافتِ راشدہ کا قیام ہی ہماری کامیابیوں اور کامرانیوں کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور بہترین دور تھا اور صحابہ کرام کی جماعت بہترین جماعت تھی کیونکہ صحابہ کرام نے براہ راست حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و تربیت حاصل کی تھی۔ سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا اور دین کی تبلیغ شروع کر دی۔ اور اسی روز پانچ یا چھ افراد کو کلمہ پڑھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ پھر صحابہ کی جماعت بن گئی اور اسی جماعت میں سیدنا عثمان ذوالنورین شامل ہوئے۔ اسی جماعت میں سیدنا عمر فاروق اور علی المرتضیٰ شامل ہوئے۔ پھر یہ جماعت بڑھتی چلی گئی اور اس کے قدسی صفت افراد کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہو گئی۔ انبیاء کے بعد سب سے آگے اور قیامت تک آنے والے انسان سب سے پیچھے۔ کلمہ پڑھنے کے بعد صحابہ نے مال جمع کر کے نہیں رکھا دین پر خرچ کیا صحابہ نے کلمہ پڑھ کر تمام برائیاں چھوڑ دیں۔ اور ایمان والے بن گئے۔ حیا والے بن گئے عدل و انصاف والے بن گئے۔ صحابہ بدلے تو پورا نظام بدل گیا۔ پوری زندگی بدل گئی۔ صحابہ نے کمایا بھی بہت اور دین پر خرچ بھی بہت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے تو میرے صحابی کے نصف مُد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کرام کی جماعت نے نبی پاک کی لاج رکھی اور آپؐ کی ہر بات پر عمل کر کے دکھایا انہوں نے سب کو چھوڑ دیا لیکن نبی پاک کو نہیں چھوڑا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مخلوق میں سے کسی کی ایسی اطاعت جائز نہیں نہ ماں باپ کی، نہ استاد کی، نہ پیر کی، نہ برادری کی، نہ دوستوں کی، کسی کی بھی ایسی اطاعت جائز نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو۔ حضرت شاہ صاحب نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام لمحات اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں گزاریں اور اپنے دین و دنیا کے تمام امور اسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں سرانجام دیں۔

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر چار کام کئے (۱) آپ نے قرآن پاک کی آیات پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائیں اور ان کو ہدایت کی طرف بلایا۔ (۲) ان کے دلوں کو کفر و شرک کی غلاظت سے پاک کیا۔ زنا، شراب، چوری، ڈاکہ، جھوٹ، غیبت، ظلم، بغض و حسد اور دیگر تمام قسم کی برائیوں سے ان کے دلوں کو پاک کیا۔ اور جب دل پاک ہو گئے تو پھر (۳) ان کو کتاب یعنی قرآن کی تعلیم سے آراستہ کیا سجایا اور پھر (۴) ان کو حکمت اور دانائی سکھائی۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی اعلیٰ درجہ پر انسانیت کی تعلیم و تربیت کا نظام قائم فرمایا۔ شاہ جی نے کہا کہ ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے اور جو برائیاں ہمارے اندر موجود ہیں ان سے توبہ کر کے تقویٰ، احسان، اخلاق اور عدل اختیار کرنا چاہیئے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے

چاہیئں۔ اپنے اخلاق و عادات کو درست کرنے کے لئے نبی علیہ السلام کی سیرت طیبہ کی پیروی کرنی چاہیئے۔ پورا قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ آپ چلتا پھرتا قرآن تھے۔ مسلمانو! تم بھی قرآن پڑھو۔ اپنے بچوں کو قرآن پڑھاؤ۔ ان کو قرآن کا حافظ، قاری، عالم بناؤ قرآن خود کہتا ہے۔ جب تمہیں ابا چھوڑ جائے گا اماں چھوڑ جائے گی بھائی چھوڑ جائیں گے عزیز و اقارب چھوڑ جائیں گے یار دوست چھوڑ جائیں گے اس وقت بھی میں تیرے ساتھ ہوں گا۔ قبر میں بھی، حشر میں بھی، پل صراط پر بھی اور جنت میں بھی۔ اس لئے قرآن پڑھو۔ قرآنی تعلیمات پر عمل کرو۔ قرآن پر عمل کر کے ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور یہی آپؐ کا اسوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اھلِ سنت کا روپ دھار کر رافضیت و سبائیت پھیلانے والے مذہبی بہروپیوں کا مکمل پوسٹ مارٹم،

معرکۂ حق و باطل میں ایک حق پرست عالم دین کی صدائے رستاخیز

فتنۂ سبائیت کے تابوت میں پہلا کیل — باطل کے ایوانوں میں رعد کی گونج

سبائی فتنہ (جلد اول)

مصنّف:- حضرت مولانا ابو ریحان سیالکوٹی

ایک تہلکہ خیز کتاب — ایک علمی محاسبہ

جس میں ....!

اسلام کے خلاف یہودیوں، سبائیوں اور رافضیوں کی گھناؤنی سازشوں کو طشت ازبام کیا گیا ہے۔ مقام و منصب صحابہ کرامؓ کو مجروح کرنے والے سبائی ایجنٹوں اور رافضی گماشتوں کے مکروہ چہروں کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے بارے میں دو ذہنی پیدا کرنے والے نام نہاد تقدس مآبوں اور نسبتوں کے پجاریوں کے فکری مغالطوں اور علمی بے مائیگی کا بھرم کھول کر رکھ دیا ہے۔ علم کے نام پر جہالت اور حق کے نام پر باطل افکار پھیلانے والوں کی فتنہ سامانیوں کو تار تار کر دیا گیا ہے۔ خلافت راشدہ اور خطاء اجتہادی جیسے اہم موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

صفحات: 576، خوبصورت جلد، کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ طباعت، قیمت =/125 روپے، **خصوصی رعایت** =/90 روپے پیشگی منی آرڈر بھیجنے والوں کو رجسٹرڈ ڈاک سے کتاب ارسال کی جائے گی۔ اپنا آرڈر جلد ارسال کریں۔

ملنے کے پتے:۔ بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

شیخ فہیم اصغر فہیم چپل سٹور، قاضی مارکیٹ، تلہ گنگ

صحبتے با اہل علم

سید محمد کفیل بخاری
سید ذوالکفل بخاری

وحدتِ امت کی اساس مذہب، مسلک اور مشرب نہیں!

صرف اور صرف "دین" ہے

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم **قاری محمد سالم قاسمی** دار بنی ہاشم میں ایک یادگار علمی نشست!

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی قدس سرہٗ کے فرزند اور دارالعلوم (جدید) دیوبند کے مہتمم مولانا قاری محمد سالم قاسمی مدظلہٗ دسمبر ۱۹۹۱ء میں بھارت سے پاکستان تشریف لائے تو دیگر شہروں کی طرح ملتان کو بھی قدم بوسی کا شرف بخشا ان کا قیام جامعہ خیر المدارس میں تھا۔ جس کے بانی استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ اور حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ کا آپس میں محبت واخوت کا مثالی تعلق تھا۔ قیام پاکستان سے قبل مدرسہ خیر المدارس جالندھر کے سالانہ جلسہ میں حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے علاوہ ہندوستان بھر کے علماء، مشائخ تشریف لایا کرتے۔ اس معاملہ میں حضرت مولانا خیر محمد رحمہ اللہ کا مذاق بہت بلند تھا اور کسی ہما شما کا ان کے جلسہ میں خطاب کرنا بہت مشکل تھا۔ مولانا خیر محمدؒ کو اپنے شیخ و مرشد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے بعد اگر کسی سے قلبی محبت دالنس تھا تو ان میں حضرت قاری محمد طیبؒ اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سب سے نمایاں ہیں۔ وہ بہت کم کسی کی تقریر سنتے مگر قاری صاحبؒ اور شاہ جیؒ کی تقاریر بڑے التزام اور اہتمام سے سنتے۔ یہاں تک کہ حضرت امیر شریعت کی جماعت مجلس احرار اسلام کے شعلہ نوا مقرروں کو بھی اپنے جلسہ میں خطاب کی دعوت دیتے۔ اس لئے کہ احرار کی خطابت مُسلّمہ تھی۔ ان کی اس شفقت سے اُس وقت بھی بہت سے کم ظرف ترساں و نالاں رہتے اور بغض و حسد کی آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے۔ اس قبیل کے لوگ ہر دور میں پائے جاتے ہیں ان کی عمر جلنے سے راکھ ہو جانے تک ہی ہوتی ہے اور بس!

خیر المدارس جالندھر کے ایک جلسہ میں "قاری صاحب" کی تقریر تھی اور ایشیاء کے سب سے بڑے خطیب" امیر شریعت" گوش بر آواز تھے۔ شاہ جی کا کہنا تھا "تقریر کیا تھی علم و عرفان کی بارش تھی۔ تشنہ لب اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس بارش کے ایک ایک قطرے سے سیراب ہو رہے تھے۔ بڑی سے بڑی بات انتہائی سادہ سلیس اور شگفتہ انداز میں عام لوگوں کے قلوب و اذہان پر نقش کرنا انہی کا خاصہ تھا۔ علماء

اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ قاری صاحب کی تقریر کے دوران شاہ جیؒ نے داد و تحسین کا مینہ برسا دیا اور فرمایا "قاری صاحب" نہیں قاسم نانوتویؒ کی روح بول رہی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت قاری محمد طیبؒ قاسمیؒ جتنی مرتبہ پاکستان تشریف لائے تو حضرت شاہ جیؒ سے ملاقات کئے بغیر واپس نہ لوٹتے۔ خصوصاً جب حضرت قاری صاحبؒ، مولانا خیر محمدؒ اور شاہ جیؒ مل بیٹھتے تو مجلس لطائف علمیہ سے منور ہو جاتی۔ ع

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں۔

حضرت قاری صاحبؒ جب آخری مرتبہ پاکستان تشریف لائے تو حضرت شاہ جیؒ اور مولانا خیر محمدؒ رحلت فرما چکے تھے۔ وہ ملتان میں آئے تو اپنے رفقاء کی جدائی نے انہیں ملول کر دیا۔ اب ان کے چہرے پر رونقِ غم عیاں تھی۔ لیکن بڑے لوگ بھی کیا لوگ ہوتے ہیں، محبت کی ریت نبھانا بھی بڑوں کا کام ہے۔ ملتان کے ایک دینی مدرسہ (خیر المدارس نہیں) میں آئے تو حضرت امیر شریعتؒ کے گھر جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ یہ سنتے ہی کچھ حاسدین کی جبینوں پر پسینہ آ گیا اور متملقانہ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا "حضرت! شاہ جیؒ کے بیٹوں میں سے شاید کوئی بھی گھر پر نہیں"۔ اس پر قاری صاحب نے جو تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا وہ محبت و اخوت کے تذکروں میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

"اجی! اماں تو گھر میں ہوں گی اور ہاں! وہ مکان بھی تو اسی جگہ واقع ہے"۔

یہ کہ کر وہ اٹھے اور سیدھے شاہ جی کے گھر شاہ جیؒ کے فرزند سید عطاء المؤمن بخاری سراپا استقبال تھے۔ اور دیدہ و دل راہ میں فرش کئے جاتے تھے۔ حضرت قاری صاحب نے سب سے پہلے فرمایا اماں سے میرا سلام کہیئے۔ انہوں نے مغرب کی نماز اسی بیٹھک میں پڑھائی جہاں انہوں نے اور شاہ جیؒ نے اکٹھے نماز پڑھی تھی وہ یہاں کچھ دیر ٹھہرے مگر اپنے حسنِ عمل سے ہمارے دلوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹھہر گئے۔ اللہ اللہ! کیا خورد نوازی ہے۔ اور کیا نسبتوں کا پاس ہے۔ سبحان اللہ!

اللہ بھلا کرے "قاری محمد سالم قاسمی صاحب" کا جنہوں نے "اس حسن عمل" کو زندہ رکھا کہ محبت و اخوت کی وہ کڑی ٹوٹنے نہ پائے جس کی بنیاد ان کے عظیم والد نے رکھی تھی۔ وہ دار بنی ھاشم میں اس لئے تشریف لائے کہ یہاں شاہ جیؒ کے تین فرزند (سید عطاء المحسن، سید عطاء المؤمن اور سید عطاء المہیمن) قیام پذیر ہیں اور حضرت امیر شریعتؒ کے مکان پر بھی تشریف لے گئے۔ جہاں جانشینِ

امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری مدظلہ رہائش پذیر ہیں۔ انہوں نے ہر دو مقامات پر "اماں جی" کی وفات پر اظہارِ تعزیت کیا (جن کا ۲ جون ۱۹۹۱ء میں انتقال ہوا) دارِ بنی ہاشم میں ایک مقامی اخبار نویس کے بعض سوالات کے انہوں نے جو جوابات ارشاد فرمائے انہیں نقیبِ ختم نبوت کے نائب مدیر سید محمد ذوالکفل بخاری صاحب نے قلم بند کر لیا۔ جو من وعن ہدیہ قارئین ہیں۔ البتہ ایک دوسری نشست میں مولانا سید عطاء المحسن بخاری سے گفتگو کے دوران جو کچھ ارشاد فرمایا وہ ہم کسی دوسری اشاعت میں ہدیہ قارئین کریں گے۔ ان شاء اللہ!

سوال: آپ کے ملک (بھارت) اور ہمارے ملک (پاکستان) کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا ذہن آج کے مسائل کے حل کے لئے اتحادِ امت کی طرف جاتا ہے۔ آپ یہ فرمائیں کہ اتحادِ امت کی پہلی کڑی کس طرح اور کہاں سے جوڑی جائے؟

جواب: سوال آپ کا اہم اور بنیادی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کا جواب دینے کے لئے اگر سوال کی ترتیب پلٹ دی جائے تو بات بہتر طریقے سے سمجھائی جا سکے گی۔ غور طلب اور حل طلب مسئلہ جو موجود ہے اور سوال جو ہونا چاہیئے وہ یہ کہ ہمارے اختلافات کی بنیادیں کیا ہیں اور انہیں مٹایا کیونکر جا سکتا ہے۔ اسی کے جواب میں اتحادِ امت کا راستہ موجود ہے۔ میں عرض کروں گا کہ مسلمانوں کی وحدت اور یکجہتی کے لئے بنیاد فراہم ہوتی ہے صرف اور صرف دین سے! جب دینِ اسلام کو ہم بطور ضابطۂ حیات اپناتے ہیں تو ہمیں اعتقادی، اخلاقی، آئینی، سماجی، انفرادی، اجتماعی ..... ہر اعتبار سے ایک کامل رہنمائی میسّر آجاتی ہے۔ دین نام ہے قرآن وسنت کی کامل اطاعت اور اتباع کا! ہم دیکھتے ہیں کہ دینِ اسلام اپنی عملی صورت میں دورِ نبوی ﷺ میں اور دورِ صحابہؓ میں نافذ و مؤثر رہا اور ہمارے اختلافات کی وہ شکلیں جو آج ختم ہونے میں نہیں آتیں، ان مقدس ابتدائی ادوار میں ہمیں نظر ہی نہیں آتیں۔ سبب اس کا یہی ہے کہ صحابہ کرام اور قرونِ اولیٰ کے اکابرین دین میں علمی اور عملی رسوخ پیدا کرتے تھے۔ دین کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے ا دین کو "کل" کے طور پر مانتے اور سیکھتے تھے۔ نتیجۃً جن برکات وثمرات اور جس علمی وعملی تفوق سے وہ لوگ مالا مال تھے تاریخ اس پر گواہ ہے۔ اسلام نے ثابت کیا کہ وہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق، آفاقی اور الہامی دین ہے اور اس پر عمل کرنے سے معاشرے میں ایسے تمام نظام فراہم کئے جا سکتے ہیں جن سے عدل وانصاف اور خدمتِ انسانی مثالی انداز سے ممکن ہو۔ پھر بعد میں (مختصراً عرض کروں گا) بنو عباس کے دورِ حکومت میں مختلف اسباب کے تحت علمی اور عملی زوال کا آغاز ہوا تو تب دینی احکام ومسائل کی حفاظت اور تنفیذ

وتشریح کے لئے فقہی مکاتب سامنے آنے لگے اور علماء وفقہاء (رحمۃ اللہ علیہم) کی پیہم کاوشوں سے رو بہ زوال دینی تشخص کو اس قدر سنبھالا ملا کہ امّت فقہائے اربعہ پر مجتمع ہوگئی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی، مذاہب اربعہ کی پیروی کی جانے لگی تو اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی نکلا کہ ترجیح مذہب کو مل گئی۔ پھر آپ دیکھیں کہ بات یہیں پر رُک نہیں گئی بلکہ جہاں معاملاتِ زیست میں دینی رہنمائی مذہبی نقطۂ نظر سے قبول کی جاتی تھی وہاں بعد میں شخصی نقطۂ نظر کو اتنی زیادہ پذیرائی ملی کہ مسالک پیدا ہونے لگے۔ ہمارے خطہ میں تو خصوصاً یہی ہوا اور پھر اس کے بعد نوبت بایں جارسید کہ ہم سب نے یہ دیکھا کہ ہر شخص کے ذاتی ذوق کی رعایت سے مشرب پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اگر آپ غور فرمائیں تو واضح ہوگا کہ مذہب اور مسلک ہیں تو دینی اصول، عقائد، نصوص، مسلّمات، شعائر اور مسائل اپنی اصل حیثیت میں بہر طور مسلّم تھے۔ لیکن اب مشرب میں تو محض کسی کا ذاتی ذوق معیار بن گیا تو گویا آج ہماری فکری و نظری اور عملی و علمی ترجیحات کا ملاً بدل چکی ہیں اور ان کے بدلنے سے اختلاف، انتشار، افتراق کے راستے تو پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں لیکن اتحاد کا کوئی راستہ ہمارے سامنے نہیں ہے۔ اگر آپ اتحادِ امّت چاہتے ہیں تو سیدھی سی بات ہے آپ کو طے کرنا ہوگا کہ مذاہب، مسالک اور مشارب بہر حال دین کا بدل نہیں ہیں۔ لہٰذا ہماری اوّلین ترجیح دین ہی بن سکتا ہے۔ جب تک ترجیحات کا درست تعین نہیں ہوتا، اختلاف ختم نہیں ہوسکتے اور اختلاف کے خاتمہ کے بغیر اتحادِ اُمّت ممکن نہیں ہے۔

سوال: جو کام آپ نے تجویز فرمایا وہ کون کرے گا؟ علماء یا کوئی اور؟ آخر اس کا آغاز کیسے ہوگا؟

جواب: اوّلاً تو علماء ہی اس کی بنیاد فراہم کر سکتے ہیں اور ہمارے خطے کے علماء کو خصوصاً اس کی تدبیر کرنی چاہیئے باہم مل کر۔

سوال: کیا علماء اس کے اہل ہیں؟

جواب: جہاں تک اہلیت کا سوال ہے تو اس کے دو رُخ ہیں۔ ایک رخ تو یہ ہے کہ آج کے ہمارے علماء بھی اس اختلاف امت کے ذمہ دار ہیں۔ بلکہ انہوں نے سیاسیّات میں الجھ کر اختلافات کو نئے نئے رنگ دے دیئے ہیں۔ سیاست کوئی شجرِ ممنوعہ نہیں۔ ہمارے اسلاف نے سیاست کی ہے لیکن اس سے ان کا مقصد ہمیشہ دینی حاکمیت، دینی عمل داری اور دینی مفادات کا تحفظ ہوتا تھا۔ جب کہ جدید سیاست کا خاصہ ہی حرص و ہوس ہے اور آج کل مذہبی جماعتوں کی سیاست اکثر و بیشتر محض سیاست

ہوتی ہے ۔ دوسرا رخ علماء کی اہلیت جو ہے اس کا تعلق اس تلخ حقیقت سے ہے کہ آج ہمارے ہاں قوم کے بچانوے فی صد ذہین اور خوش حال بچے سکولوں اور کالجوں میں بھیج دیے جاتے ہیں ۔ اور ہمیں دینی مدارس میں آنے والوں کو ان کی استعداد اور صلاحیت سے کہیں بڑی ذمہ داریوں کا اہل بنانا پڑتا ہے ۔ اب ان میں سے ظاہر بات ہے کہ رجالِ کار قوم کی توقعات کے مطابق سامنے نہیں آتے ۔ ایک واقعہ آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے والد صاحب حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۷۹ء میں افغانستان تشریف لے گئے ۔ وہاں وزیر اعظم افغانستان مرحوم ہاشم خانصاحب نے ان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آج دار العلوم دیوبند سے واپس آنے والے فارغ التحصیل افغانیوں میں وہ علمیت اور وہ دینی تدبُّر نہیں جو اسلافِ دیوبند کے شاگرد افغانیوں میں تھا ۔ انہوں نے حضرت قاری صاحب سے یہ بھی کہا کہ ماضی میں ہماری حکومت کے مشیر مولانا منصور انصاریؒ اور مولانا عبید اللہ سندھیؒ ایسے بزرگ رہے ہیں جب کہ آج ہمیں ان کے پائے کا بزرگ بھی دکھائی نہیں دیتا ۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ اگر جواب سننا پسند کریں تو میں صرف یہ کہوں گا کہ ماضی میں آپ افغانستان سے دار العلوم دیوبند میں جس قسم کے طلبہ بھیجتے تھے، آج ویسے ذہین اور ذکی طلبہ آپ یورپ ، جرمنی ، فرانس وغیرہ میں بھیج رہے ہیں ۔ اگر آج بھی دار العلوم دیوبند میں ویسے ہی دماغی اہلیتوں کے حامل طلبہ آئیں تو ان شاء اللہ نتیجہ بھی ویسا ہی خوش کن ملے گا ۔ اور یہ تو ایک واقعہ تھا ۔ میں عرض کروں گا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرما دیا تھا کہ دین والوں کا زوال تب ہوگا جب علمِ دین کے دروازے ہر کہ ومہ پر کھول دیے جاویں گے ۔ مطلب یہ کہ بدون استعداد و لیاقت اور بغیر مناسبت کے ہر کسی کو اگر آپ علمِ دین کا وارث بنا ڈالیں تو یہ مفید نہیں بلکہ بہت مضر ہوگا اور اس کے شواہد آپ کے سامنے موجود بھی ہیں[1] ۔

---

[1] سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب دو شعروں میں بھی یہی مضمون ہے ۔

وَجَدتُّ العِلْمَ فِي الأَشْرَافِ عِظَمًا
وَفِي الأَجْلَافِ مَقْبُوحًا وَّ ذَمًّا
كَمَاءِ المُطْرِ فِي الأَصْدَافِ دُرًّا
وَفِي فَمِّ الأَفَاعِي صَارَ سَمًّا

میں نے شرفاء میں علم کو باعظمت دیکھا اور کمتر لوگوں میں قبیح و مذموم پایا
جیسے بارش کا پانی کہ سیپ میں موتی بن جاتا ہے ، اور سانپ کے منہ میں زہر

ایران کا انقلاب

شیعہ، سنّی یا اسلامی؟

ایران میں انقلاب آیا، تو دنیائے اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، اگرچہ ایران کی غالب اکثریت اثنا عشری فرقے سے تعلق رکھتی ہے اور ایرانی انقلاب کے روح رواں آیت اللہ خمینی کا تعلق بھی اثنا عشری فرقے سے تھا، لیکن عالم اسلام نے عموماً اور اسلامی تحریکوں نے خصوصاً ایران کے انقلاب کا خیر مقدم نہایت خندہ پیشانی سے کیا۔ یہ وہ موقع تھا جب دنیا بھر کے مسلمان مذہبی فرقہ واریت کو بالائے طاق رکھ کر صرف اسلام کے نام پر ایرانی انقلاب کی حمایت پر کمربستہ ہوگئے۔

گزشتہ دنوں علمائے اہلسنّت ایران کا ایک وفد کراچی آیا، انہوں نے تکبیر سے ملاقات کی اور تفصیل سے ایران کے حالات اور وہاں کے اہلسنّت عوام کے ساتھ ہونے والے سلوک اور ان کے مسائل پر روشنی ڈالی۔ وفد کے مطابق صفوی خاندان سے قبل ایران میں سنیّوں کی حکومت تھی اور عوام کی اکثریت سنّی مذہب سے تعلق رکھتی تھی، لیکن جب صفوی خاندان برسرِ اقتدار آیا، تو انہوں نے عوام کو شیعہ بننے پر مجبور کردیا، سنیّوں پر مظالم ڈھائے گئے، چنانچہ یا تو وہ مذہب بدلنے پر مجبور ہوگئے یا پھر ان کی بڑی تعداد دوسرے ملکوں اور سرحدی علاقوں میں منتقل ہوگئی۔ یہی وجہ ہے کہ سنّی — ایران کے ان سرحدی پہاڑوں یا ان صحرائی علاقوں میں آباد ہیں، جہاں صفوی حکمرانوں کی فوجوں کا پہنچنا ممکن نہ تھا۔ اس سے قبل بڑے بڑے شہر نیشا پور، اصفہان، شیراز سنیّوں کے شہر تھے اور بڑے بڑے علماء وہاں پیدا ہوئے، لیکن اب ان تمام علاقوں میں سنّی نہ ہونے کے برابر ہیں۔

خمینی کے انقلاب سے قبل شاہ ایران کے دور میں اگرچہ شاہ خود شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا، لیکن شیعہ، سنّی میں امتیاز نہ تھا۔ اس دور میں مغربی تہذیب کو عروج حاصل ہوا، جب خمینی نے انقلاب کے لئے کام کا آغاز کیا، تو اسلام کو موضوع بنایا، عقیدے کا نام نہیں لیا گیا، چنانچہ سنّی نوجوان علماء اور عوام نے خمینی کا ساتھ دیا۔ کردستان کے ایک بڑے عالم علامہ احمد مفتی زادہ، مکتبِ قرآن میں تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کی تعلیمات سے شروع ہوکر، یہی مدرسہ ایک تحریک کی شکل اختیار کرگیا۔ ایرانی انقلاب کے دوران علامہ کے بہت سے شاگرد شہید بھی ہوئے، لیکن علامہ نے انقلاب کی حمایت کو لازمی قرار دیا، کیونکہ شاہ ایران ظالم تھا اور انہیں امید تھی کہ شیعہ اور سنّی کے اتفاق سے ایران میں خالص اسلامی حکومت قائم کی جائے گی۔ اس سلسلے میں انہوں نے خمینی سے کئی وعدے بھی لئے، جن میں کہا گیا کہ ہمارا انقلاب سنّی یا شیعہ نہیں، بلکہ اسلامی انقلاب ہے۔ انقلاب کے دوران جب شاہ ایران نے ایرانی مسلمانوں کو مختلف فرقوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی، تو مفتی زادہ صاحب نے اپنی تقریروں اور خطبوں سے ایران کے عوام کو اتحاد پر آمادہ کیا۔ انقلاب کی کامیابی کے بعد مفتی صاحب نے خمینی کے سامنے پروگرام پیش کیا کہ کس طرح ہم اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سنّی اور شیعہ دونوں مل کر اسلامی حکومت کے قیام پر عمل درآمد کرسکتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد ایران کا آئین مرتب کرنے کے لئے حکومت نے مجلسِ خبرگان بنائی تاکہ وہ دستور بنائے۔ اس میں لکھا گیا کہ ایران کا رسمی مذہب شیعہ اثنا عشری ہے اور یہ قیامت تک رہے گا۔ دوسرے لوگوں کے بارے میں لکھا کہ باقی لوگ اپنے مذہب کے مطابق زندگیاں گزار سکتے ہیں۔ مفتی صاحب نے خمینی سے ملاقات کی اور کہا کہ جب ہم اسے شیعہ انقلاب نہیں کہتے، اسلامی انقلاب کہتے ہیں، تو پھر آپ کیوں دستور میں خود کو شیعہ لکھتے ہیں؟۔

دستور میں یہ بھی لکھا گیا کہ صدر لازماً شیعہ ہونا چاہئے ان یک طرفہ قوانین کا اثر یہ ہوا کہ اب صدر اور وزیر اعظم تو درکنار ایک وزیر بھی سنّی نہیں ہے، حالانکہ انقلاب کو بارہ سال ہوگئے۔ نوبت بہ ایں جا رسید کہ کسی اہم عہدے پر سنّی فائز نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ اسکولوں اور مدرسوں میں استاد بھی سنّی نہیں رکھے جاتے۔ انقلاب کے بعد جب یہ صورت

حال واضح ہوئی' تو مفتی صاحب نے اہلسنت کے علماء کو بلایا اور ایک شوریٰ شورائے مرکزی سنت (شمس) بنائی' ان کا مقصد یہ تھا کہ اس کے ذریعے اہلسنت کے حقوق کا تحفظ کیا جائے' انہوں نے تہران میں اہلسنت کے لئے ایک مسجد بنانے کی کوشش کی کیونکہ تہران میں ایک لاکھ سے زائد سنی ہیں' لیکن ان کے لئے ایک مسجد بھی نہیں ہے' کچھ لوگ پاکستان کے سفارت خانے کے مدرسے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں جہاں کوئی باقاعدہ مسجد نہیں ہے' بلکہ نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ مخصوص کردی گئی ہے اور کچھ لوگ حزب اسلامی کے دفتروں وغیرہ میں پڑھتے ہیں' جب کہ اکثریت نماز باجماعت سے محروم رہتی ہے۔ تہران میں عیسائیوں کے کلیسا ہیں' زرتشت آتش کدے اور دیگر عبادت گاہیں ہیں' لیکن سنیوں کے لئے مساجد بنانے پر پابندی ہے کہ اس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہے' جب کہ سنیوں کے علاقے میں جہاں سو فیصد سنی آبادی ہے' وہاں چند ملازمین کے لئے بھی شیعوں کی علیحدہ مسجد بنائی جاتی ہے' چنانچہ مفتی زادہ صاحب نے تہران میں مسجد بنانے کے لئے چندہ کیا' رقم جمع کی' لیکن حکومت نے اس رقم پر قبضہ کرلیا اور انہیں پابند سلاسل کردیا۔ مفتی زادہ صاحب مسجد بنا کر عقائد کے تحفظ کے لئے ایک رسالہ نکالنا چاہتے تھے' چنانچہ حکومت نے یہ دیکھتے ہوئے کہ سنیوں میں مفتی صاحب کے اثرات ہیں' اور ان کی تحریک حکومت کے خلاف جاسکتی ہے' مفتی صاحب' ان کے احباب' علماء کرام اور شاگردوں کو بند کردیا۔ شوریٰ کے اراکین کو بھی گرفتار کرلیا گیا اور اہلسنت کی اس تحریک کو تقریباً ختم کردیا۔ اخوان المسلمین' جماعت اسلامی اور دیگر کئی تنظیموں نے جب ان کی گرفتاری پر احتجاج کیا' تو حکومت نے ابتدا میں اس بات سے انکار کردیا اور کہا کہ مفتی صاحب کو گرفتار نہیں کیا گیا' جب یہ گرفتاری ظاہر ہوگئی' تو کہا گیا کہ مصلحتاً گرفتار کیا گیا ہے۔ آخری خط میاں طفیل صاحب نے مفتی زادہ صاحب کی رہائی کے لئے خامنہ ای کو لکھا' تو انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا داخلی مسئلہ ہے اور ہماری خواہش ہے کہ آپ اس میں مداخلت نہ کریں۔

خمینی نے ایک بار مفتی زادہ صاحب کو خط لکھا کہ ہم آپ کو رہا کرتے ہیں' لیکن آپ اپنا کام دوبارہ شروع نہ کریں' انہوں نے کہا یہ میرا دین ہے' اگر میں دعوت کو چھوڑ دوں گا' تو دین چھوڑ دوں گا۔ خمینی نے کہا آپ صرف لکھ دیں' بعد میں جو چاہیں کریں' انہوں نے کہا میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ ان کے شاگردوں کو ایک دو سال بعد چھوڑ دیا گیا' لیکن مفتی صاحب کو نہیں چھوڑا گیا۔

ایران میں انقلاب کے ایک سال بعد کردستان میں حکومت اور کردوں کے درمیان جو زیادہ تر لادین کیمونسٹ تھے' جنگ رہی۔ اس عرصے میں مفتی صاحب نے حکومت کی حمایت میں بڑا کردار ادا کیا' انہی کے شاگردوں نے حکومت کی حمایت میں ان عناصر سے جنگ کی' یہاں تک کہ مفتی صاحب اور ان کے شاگردوں پر حکومت کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا جانے لگا۔

بعد ازاں انہوں نے محسوس کیا کہ حکومت ان سے لڑنے کے لئے ہمیں امداد اور اسلحہ نہیں دے رہی۔ علاوہ ازیں آیت اللہ طالقانی نے جو متعصب نہیں تھے' بتایا کہ حکومت چاہتی ہے کہ آپ کی کیمونسٹوں کے ساتھ جنگ جاری رہے اور آپ دونوں کمزور ہو جائیں' چنانچہ انہوں نے سنندج سے جو کردستان کا مرکز ہے' ہجرت کی اور کرمان شاہ آگئے۔ ہجرت کے بعد شوریٰ بنائی اور حکومت سے تعلقات ختم ہوگئے۔ بعد ازاں ان کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کیا گیا کہ یہ سنی اور شیعوں میں اختلافات پیدا کرنا چاہتے ہیں اور سعودی عرب کے ایجنٹ ہیں۔ ایران میں جب اہلسنت کی تحریک رک گئی' تو کثیر تعداد میں نوجوانوں نے ایران سے نکلنا شروع کردیا۔ شاہ ایران کے زمانے میں بھی طالب علم دوسرے ملکوں میں علم کے حصول کے لئے جاتے تھے۔

ایرانی حکومت کے جاسوسوں نے رپورٹ دی کہ یہ طالب علم جب ایران واپس جاتے ہیں' ان کے افکار و مقاصد بدل جاتے ہیں۔ جب ایرانی طلباء واپس ایران جاتے' تو انہیں گرفتار کرلیتے اور پوچھتے کہ کیا پڑھا ہے۔ حکومت کے بارے میں کیا نظریہ ہے۔ جن پر شبہ ہوجاتا کہ یہ حکومت کے خلاف خیالات رکھتے ہیں' انہیں گرفتار کرلیتے بقیہ کو چھوڑ دیتے۔ آٹھ سال تک ایران میں سنیوں کو پھانسی نہیں دی گئی تھی' صرف ایک سنی بہمن شکوری کو جو شیعہ سے سنی ہوگیا تھا' پھانسی دی گئی تھی' لیکن آٹھ سال بعد جب ایران کی حکومت نے محسوس کیا کہ سنیوں کی تحریک طاقت پکڑتی جارہی ہے' تو پھانسیوں کا آغاز کردیا گیا اور یوں متعدد افراد کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

بشکریہ ہفت روزہ تکبیر ۱۶ جنوری ۱۹۹۲ء کراچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد

جو شخص انبیاء کو برا کہے اسے قتل کردیا جائے اور جو صحابہ کو برا کہے اسکی دروں سے پٹائی کی جائے۔

یرانی فوج کی کارروائی میں سازمان مجاہدین اہلسنت کے ابو طلحہ جاں بحق

تنظیم سازمانِ اہلسنت ایران کے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق اکتوبر ۱۹۹۱ء کے ابتدائی دنوں میں حکومت ایران نے بعض الزامات عائد کرکے دس سنّی نوجوانوں کو زاہدان شہر میں پھانسی پر لٹکا دیا۔ اس کے ردِ عمل میں چند سنّی بلوچ نوجوانوں نے رود ماہی کے علاقے میں حکومت کے چند گشتی قافلوں پر حملہ کرکے انہیں ہلاک کردیا، جس کے بعد حکومتی کارندوں نے اس علاقے پر دھاوا بول دیا۔ اسی دوران ایران کے سنّیوں کی تنظیم سازمان مجاہدین اہلسنت ایران کا ایک تبلیغی گروپ مولانا واحد بخش حسین المعروف ابو طلحہ کی قیادت میں تبلیغی مشن پر ایران میں داخل ہوا اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ایرانی حکومت نے اس گروپ کی سرگرمیوں کا علم ہونے پر تنظیم کے تبلیغی گروپ اور اس علاقے کے بلوچوں کے خلاف آپریشن کا منصوبہ بنایا۔

تبلیغی مشن کے افراد نے، جو دورے کے بعد اپنے ہیڈ کوارٹر افغانستان میں لوٹنے والے تھے، واپس آتے ہوئے بلوچستان کے

کوہستانی علاقے "قلا بید اور چاہ احمد کے درمیان بلوچ مجاہدین کے سالار، شمس الدین سالارزہی کے ہیڈ کوارٹر میں، جو خود بھی وہاں موجود تھے، رات گزارنے کا فیصلہ کیا۔ حکومتِ ایران کے جاسوسوں نے فوج کو اطلاع پہنچا دی کہ مجاہدین کے مرکز میں سازمان کا تبلیغی گروپ بھی مقیم ہے۔ اطلاع ملتے ہی حکومت نے فوج کی بہت بڑی تعداد جدید اسلحے سے لیس، اس علاقے کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کی۔ ان کی مدد کے لئے پانچ ہیلی کاپٹر بھی بھیجے گئے۔ اس وقت مرکز میں تنظیم کے تبلیغی گروپ سمیت صرف ۲۷ افراد تھے۔ ایرانی فوج نے مرکز کا محاصرہ کرلیا اور سات افراد کو جو پہرہ پر تھے، قابو میں کرلیا۔ بعد ازاں صبح جب روشنی ہوگئی اور کچھ افراد نیند سے جاگ کر نماز کی تیاریوں میں مشغول تھے، تو یکایک چاروں جانب سے فائرنگ شروع کردی گئی۔ ان افراد نے بھی اپنے مورچے سنبھال لئے اور گیارہ بجے دن تک مقابلہ ہوتا رہا۔ اس دوران بعض افراد ایک پہاڑی پر چڑھ کر ایک مورچہ ایرانی فوجوں سے آزاد کرانے میں کامیاب ہوگئے، اس دوران تین ہیلی کاپٹر بھی جائزہ لینے آگئے۔ ان میں سے اترتے ہوئے کئی بڑے افسران اور ایک عالم بھی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ ۱۲ بجے ایرانی فوجوں نے قریبی علاقوں کے سنّیوں کی کمک کے خوف سے بہ عجلت علاقہ خالی کردیا۔ اس لڑائی میں سازمان اہلسنت کے مولانا واحد بخش المعروف طلحہ سمیت ۱۸ افراد اور دو سو ایرانی فوجی ہلاک ہوگئے۔ ایرانی فوجیوں نے اس کارروائی کو اپنی سب سے بڑی کامیابی ظاہر کیا اور ریڈیو، ٹی وی سے اس کی تشہیر کی گئی۔ روزنامہ جنگ کراچی ۲۹ نومبر کی اشاعت میں ریڈیو لندن کے حوالے سے بھی یہ خبر چھاپی گئی۔ ایرانی ریڈیو نے پہلی بار یہ اعلان کیا کہ حکومت نے ایران مخالف گروپ سے ٹکر لی ہے، ورنہ اس سے قبل وہ جو بھی کارروائی کرتے، تو مخالفین کو اسمگلر اور منشیات فروش قرار دیا کرتے تھے۔

تہران میں سنّیوں کی ایک بھی مسجد نہیں

امپیکٹ انٹرنیشنل کی رپورٹ

لندن سے شائع ہونے والے رسالے امپیکٹ انٹرنیشنل کے ایک شمارے میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایران کو ایک اسلامی ریاست بنانے کی بجائے شیعہ ریاست بنا دیا گیا ہے۔ اب سنّیوں کو ایران میں رہنے والی دوسری اقلیتوں مثلاً یہودی، عیسائی، آرمینین اور زرتشتوں کو جتنے بھی حقوق حاصل نہیں رہے۔ ایران میں کوئی وزیر، نائب وزیر، سفارتکار، فوجی افسر، عدالت عالیہ کا رکن، گورنر جنرل، گورنر، کسی کارپوریشن یا ادارے کا سربراہ، سنّی نہیں ہے۔ انتظامیہ میں کسی معمولی سے معمولی عہدے پر کوئی سنّی فائز نہیں ہے، یہاں تک کہ سنّیوں کے علاقے میں مذہبی معاملات پر فیصلہ دینے کے لئے بھی شیعہ حضرات کو فائز کیا جاتا ہے۔ سنّیوں کو کوئی کتاب، جرنل، رسالہ شائع کرنے کی اجازت نہیں ہے، جس میں وہ اپنی فقہ یا مذہبی عقائد کو شائع کرسکیں۔ زاہدان یونیورسٹی میں، جو ایرانی بلوچستان کے لئے بنائی گئی ہے اور جہاں نوّے فی صد سنّی آبادی ہے، دو ہزار میں صرف نو طالب علم ایسے ہیں، جو سنّی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تہران شہر میں ان کے لئے ایک مسجد بھی نہیں ہے۔ بنکوں کے قرضے، پرمٹ، لائسنس وغیرہ صرف اور صرف اثنا عشری کے لئے مخصوص ہیں۔ (امپیکٹ انٹرنیشنل، ۸---۲۱ جون ۹۰ء)

بچشم خود بقلم خود
بنیاد پرست "خاموش مبلغ" ملتان

اِحساسِ زیاں جاتا رہا

• راگ ورنگ، رقص وسرود، گانے بجانے اور آلاتِ موسیقی کے ظہور کے وقت شرعی احکام واضح ہیں۔ اہل سنت کے تمام طبقات دیوبندی بریلوی اور اہل حدیث علماء کرام مجموعی اور متفقہ طور پر باجوں کی حرمت کے قائل ہیں۔

• انفرادی اور شخصی طور پر بھی تمام فرقوں کے علماء کرام گانے بجانے کے مروجہ تمام طور طریقوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ شیعہ گروہ کے ہاں بھی اسے مذموم اور حرام ہی سمجھا جاتا ہے۔

• کچھ عرصہ قبل اپنے ایک پڑوسی شاہ صاحب سے میں نے سوال کیا کہ فقہ جعفریہ میں گانے بجانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا حرام حرام قطعاً حرام! میں نے پوچھا میر صاحب مزامیر موسیقی وغیرہ شروع اسلام سے حرام ہیں یا اب حرام ہوئے ہیں۔ جب کہ اس وقت اکثر بے عمل مسلمان بیاہ شادیوں میں ڈھول باجے، بینڈ قوالی، طبلے سارنگی اور لاؤڈ اسپیکر پر ریکارڈنگ بہت ضروری سمجھتے ہیں اور اس رسم کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ انہوں نے جواباً کہا! ابتدائے اسلام سے ہی گانے بجانے کے اعمال واشغال حرام قرار دیے گئے ہیں، اور حضرت علیؓ نے باجوں کی حرمت والی احادیث روایت کی ہیں۔

• مزید فرمایا کہ ان کے صاحبزادہ کی شادی پر کچھ دوستوں نے قوالی اور بینڈ باجہ کا اہتمام کیا تھا مگر میں نے ان سب لوگوں کو مجلس موسیقی کے انعقاد سے روک دیا تھا، اس پر میں نے عرض کیا۔ جناب میر صاحب! اپنے شہزادہ کی شادی مبارک پر تو آپ نے جرأت کر کے حکماً مجوزہ محفلِ موسیقی روک دی تھی۔ مگر آج آپ کے گھر میں مستقل طور پر ٹیلیویژن پروگرام اور ڈرامے دیکھے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ میں نے ٹیلی ویژن انٹینا کی نشاندھی کرتے ہوئے عرض کیا۔ میر صاحب! یہ سفید تار جہاں جاکر ختم ہوگی وہیں ٹی وی پڑا ہوگا۔ میر صاحب فوراً گھر گئے اور کئی پردوں میں چھپے ہوئے ٹی وی کو برآمد

کرلیا۔ ان کی بہو بولی ابا جان یہ تو آپ کے صاحبزادہ صاحب لائے ہیں! لڑکا بولا ابا جان یہ تو آپ کی بہو کی فرمائش پر لایا گیا ہے۔ اور اب تو یہ ہمارے گھر میں خوب رچ بس چکا ہے۔ انہوں نے نہایت غصہ میں فرمایا اسے واپس کر آؤ تو شہزادہ نے جواب دیا کہ اب تو یہ واپس نہیں جاتا۔ میر صاحب نے کہا اگر یہ نہیں جاتا تو میں چلا جاتا ہوں، ان کی بات کسی نے نہ سمجھی اور سخت غصہ کی وجہ سے میر صاحب کو تیز بخار ہو گیا اور تین روز کی ہنگامی کشمکش اور علالت کے بعد وہ فوت ہو گئے۔ ان کے پسماندگان راقم کو مطعون کرتے ہیں کہ میں نے ٹی وی کا انکشاف کیا اور نشاندھی کر کے انہیں مار ڈالا ہے یہ ہمارے باپ کا قاتل ہے۔

لیکن اب تو شاید ہی کوئی گھر بچا ہوا ہو۔ لوگ جیسے بتاتے ہیں کہ ہمارے بچے رات گئے تک ہمسایوں کے گھروں، ہوٹلوں یا دکانوں پر ٹی وی ڈرامے اور پروگرام دیکھتے رہتے ہیں گھر میں بہت دیر سے آتے ہیں لہذا مجبوراً ہم نے ٹی وی خرید کر گھر میں رکھ لیا ہے تاکہ بچے ہمارے سامنے رہیں۔

- ایک صاحب نے شکوہ کیا ہے کہ ان کا ایک حافظ قرآن نوجوان لڑکا ہر وقت نزدیکی چائے کے ہوٹل میں پروگرام ڈرامے دیکھتا رہتا ہے اور اکثر نماز بھی نہیں پڑھتا۔ مجبوراً ہمیں گھر میں ٹی وی لانا پڑے گا۔ گویا ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

- اس وقت ٹی وی۔ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث کے گھروں کی زینت بن چکا ہے۔ حرام سمجھتے ہوئے سب لوگ اس کارِ بد کا شکار ہو چکے ہیں۔
- بعض احباب کا کہنا ہے کہ بھائی! ریڈیو ٹی وی اور ذرائع ابلاغ وغیرہ بڑے کام کی چیزیں ہیں۔ ایک معروف مولانا کی زبانی کہا گیا ہے کہ ان کے نزدیک سینما مباح بلکہ جائز ہے۔ البتہ اس کا ناجائز استعمال اس کو حرام کر دیتا ہے۔
- ذرائع ابلاغ پروگراموں میں درس قرآن، تلاوت قرآن، نعتیہ ثناء خوانی اور ملکی غیر ملکی خبریں، سائنسی انکشافات، تعلیمی افادات، تجارتی اشتہارات و مصنوعات اور دلچسپ تفریحات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اب علماء کرام ہی وضاحت فرما سکتے ہیں کہ مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ کون سی چیز اس مباح کو حرام کر سکے گی؟ اور ہم نے دو، سے زیادہ

مہلک وبار سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ مچھلی کا شکار کرنے والے کانٹے میں سانپ لگا کر پانی میں ڈال دیتے ہیں، مچھلی اپنا شکار سمجھ کر جب کانٹا منہ میں لیتی ہے تو خود شکار ہو جاتی ہے —! بٹیروں کا شکار کرنے والے کھیتوں میں بٹیروں کا لاوار رکھتے ہیں لاوے میں بند بٹیروں کی آواز پر سینکڑوں بٹیرے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اسی طرح ذرائع ابلاغ سے بھی کچھ وقت کے لئے اصلاحی پروگرام دکھا کر عوام کو شکار کیا جاتا ہے۔ جب کہ باقی تمام پروگراموں کے ذریعے اصلاحی پروگراموں کا اثر زائل کیا جاتا ہے،

انا للہ وانا الیہ راجعون

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اسلام کے نامور سپوت، تحریک آزادی کے عظیم مجاہد فدائے احرار

مولانا محمد گل شیر شہید رحمۃ اللہ علیہ

- سوانح وافکار
- احوال وآثار
- بے مثال جدوجہد
- شہادت

نوجوان محقق محمد عمر فاروق کے قلم سے ایک تاریخی دستاویز۔
صفحات تقریباً ۲۰۰، کمپیوٹر کتابت، خوبصورت سرورق، مجلد، اعلیٰ طباعت

فروری ۱۹۹۲ء میں شائع ہو رہی ہے،

بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

نمائندہ نقیب
ملتان

ہم بحیثیت مسلمان "بنیاد پرست" ہونا ہی پسند کریں گے۔

نبی علیہ السلام کے انقلاب سے پہلے سارا معاشرہ وسیع البنیاد تھا۔

پاکستان کی تقریباً تمام سیاسی قیادت حلیف علماء سمیت وسیع البنیاد ہے

مجاہدین افغانستان کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے جذبہ جہاد کو امت میں پھر سے زندہ کر دیا

ملتان میں حرکت الجہاد الاسلامی کے تربیتی کنونشن سے قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری کا ایمان افروز خطاب

کمیونسٹ روس نے بارہ برس پہلے افغانستان میں فوجی مداخلت کر کے وہاں کے غیرت مند مسلمانوں کے بنیادی حقوق غصب کئے تھے۔ آج وہی روس اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے بھیک مانگ رہا ہے۔

اس طویل عرصہ میں مجاہدین نے جس جذبہ اور جرات سے جہاد جاری رکھا وہ انہی کا حصہ ہے۔ سلام! اور لاکھوں سلام! ان مجاہدوں اور شہیدوں کو جنہوں نے کفر و الحاد کی نمائندہ طاقت "روس" کو محض اور محض اللہ کی سپر طاقت کی مدد سے ہمیشہ کیلئے قعرِ مذلت میں پھینک دیا۔ اس جہاد میں مختلف تنظیمیں سرگرم عمل ہیں جو افغانستان میں مکمل اسلامی حکومت کے قیام کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنا چاہتی ہیں۔ انہی تنظیموں میں سے ایک "حرکت الجہاد الاسلامی" نہایت سرگرم اور فعال تنظیم ہے۔

حرکت الجہاد کے رہنما گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان کے مختلف شہروں میں اپنی تنظیم کے تربیتی کنونشن منعقد کر رہے ہیں۔ ۹، ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو دفتر مجلس تحفظِ ختم نبوت ملتان میں منعقدہ کنونشن سے حرکت کے رہنماؤں کے علاوہ دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔

۹ جنوری، بروز جمعرات بعد نماز عشاء قاری عطاءاللہ صاحب کی تلاوتِ قرآن اور مجاہد الرحمن کی انقلابی نظم سے پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ مولانا فضل الرحمن (بہاولپور) مولانا عبدالقادر صاحب (ڈیرہ غازی خاں) حرکت الجہاد کے مرکزی رہنما مولانا عبدالصمد سیال اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے بالترتیب جوانوں اور مجاہدوں سے خطاب کیا۔

مولانا عبدالصمد سیال نے اپنے خطاب میں کہا کہ جہادِ افغانستان کے مجاہدوں نے کبھی امریکہ کے اسلحہ پر بھروسہ نہیں کیا۔ ہم نے زیادہ تر وہی اسلحہ استعمال کیا جو مالِ غنیمت میں میسر آیا۔ مجاہدین کا حقیقی اسلحہ اخلاص،

جذبہ اور تقویٰ ہے۔ اگر ہمیں دوسرے ممالک اسلحہ نہ بھی دیں تو جہاد جاری رہے گا۔ مجاہدین اس عزم کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں کہ وہ افغانستان میں اسلام کی عادلانہ حکومت قائم کر کے دم لیں گے۔ وہ نہ صرف افغانستان بلکہ کشمیر کے محاذ پر بھی اسی عزم اور جذبے سے جہاد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں ہندو سامراج معصوم عصمتوں کو تار تار کر رہا ہے مگر انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار اس ظلم پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلمان جہاں بھی ہیں وہ دین کے حوالے سے ایک اکائی ہیں۔ آج کشمیر کی مظلوم بیٹیاں محمد بن قاسم کی منتظر ہیں۔ ہم دنیا بھر کے مسلمانوں کو جہاد کیلئے آمادہ و تیار کریں گے۔ اور کفار و مشرکین کی طرف سے بنیاد پرستی کے طعنے کو تمغے کے طور پر اپنے سینوں پر سجائیں گے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ امریکہ اور دوسرے کافر ممالک جو چاہیں کر گزریں لیکن افغانستان اور کشمیر میں جہاد جاری رہے گا۔ یہاں مجاہدین کی مرضی کے بغیر کوئی حکومت نہیں چلنے دی جائے گی۔

مولانا عبدالصمد سیال کے بعد مجلس احرار اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے انتہائی مختصر مگر بہت دلچسپ اور پر مغز خطاب فرمایا۔ شاہ جی کی تقریر سے پہلے مجاہد اجمل الحق نے جس جذبے سے نظم سنائی اس نے ماحول پر ایک خاص کیف طاری کر دیا اور مجاہدین کے دل اشعار کے ساتھ ساتھ دھڑکنے لگے۔

سر بکف دوستو، صف شکن ساتھیو

اپنی تاریخ کو پھر سے ترتیب دو

اسی خوبصورت ماحول میں شاہ جی نے خطبۂ مسنونہ کا آغاز کیا اور گفتگو شروع کر دی، آپ نے فرمایا۔

آج کل دو اصطلاحیں عام گفتگو کا موضوع ہیں۔ بنیاد پرست اور وسیع البنیاد کفار و مشرکین مسلمانوں کو "بنیاد پرست" کہہ کر دراصل دہشت گرد کے طور پر متعارف کرانا چاہتے ہیں اس کی بڑی وجہ جہاد ہے۔ جس سے کفر ہمیشہ خائف رہا ہے۔ بنیاد پرستی کا غلط ترجمہ و مفہوم بیان کر کے ایک شیطانی طاقت دوسرے یورپی ممالک کو خوفزدہ کرنا چاہتی ہے تاکہ ان پر اپنی "سپر میسی" قائم کی جاسکے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان بنیاد پرست ہوتا ہے اس لئے کہ وہ نہ صرف دین کی تمام بنیادوں پر ایمان رکھتا ہے بلکہ ان کا محافظ و امین بھی ہوتا ہے۔ وسیع البنیاد دراصل بے بنیاد ہوتا ہے۔ وہ مادر پدر آزاد ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تمام معاشرہ وسیع البنیاد تھا۔ کعبۃ اللہ میں کفار و مشرکین کی ثقافتی سرگرمیاں وسیع البنیادی کی مظہر ہی تو تھیں۔ اور آج بھی دنیا میں اور خصوصاً پاکستان میں ثقافت کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ وسیع البنیادی ہے۔ نبی علیہ السلام نے جو انقلاب برپا کیا، وہ پوری انسانی زندگی پر محیط ہے اور یہی بنیاد ہے جس کو ماننا اور اطاعت کرنا بنیاد پرستی ہے۔ جو نظام فرد کے انفرادی معاملات میں رکاوٹ کھڑی نہیں کرتا وہ وسیع البنیاد یعنی بے بنیاد نظام ہے۔ اس میں فرد کو نظام ریاست توڑنے کی اجازت نہیں باقی تمام معاملات میں مکمل آزاد و خود مختیار ہے۔ وسیع البنیادی کو رواداری اور لبرل ازم سے تشبیہ دینے والے بے بنیاد لوگ اپنے رویے اور عمل کے اعتبار سے نہایت متعصب اور ظالم ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی تقریباً ناممکن ہے۔ آئرلینڈ میں اپنے مخالفین کے ساتھ تمام ظلم جائز ہیں۔ اپنے ہی قائم کردہ نظام "جمہوریت" کے اصول سے انحراف کر کے انہیں ووٹ کے بنیادی حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہی جمہوریت کی

وسیع البنیادی ہے۔ ہم بحیثیت مسلمان بنیاد پرست ہونا ہی پسند کریں گے۔ پاکستان کی تقریباً تمام سیاسی قیادت مع اپنے حلیف علماء کے وسیع البنیاد ہے۔ توحید، رسالت، قیامت، قرآن، سنت بنیادیں ہی تو ہیں جو شخص ان سے فکری و عملی انحراف کرتا ہے ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے اور نہ کبھی نباہ ہوسکتا ہے۔ مسلمان تب ہی کامیاب ہوں گے جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح بنیاد پرست ہونا اور کہلانا پسند کریں گے۔

شاہ جی نے آخر میں کہا کہ سورہ یٰسین کی برکات سے میں انکار نہیں کرتا۔ مگر "ترھبون بہ عدواللہ" سے انحراف کیسے کیا جاسکتا ہے یہ تو قرآن کی نصِ قطعی ہے۔ دشمن کو ہزیمت سے دوچار کرنے کیلئے جدید ترین ٹیکنالوجی کا حصول مجاہدین کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ و برطانیہ اور روس و فرانس کوئی سا بھی رویہ اختیار کو لیں وہ مسلمانوں کے کسی قیمت پر دوست نہیں ہوسکتے۔ جہاد مومن کی شان اور سب سے خوبصورت زندگی کا راستہ ہے۔ میں مجاہدین کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس جذبہ کو اپنی عظیم الشان قربانی سے پھر سے زندہ کردیا۔

شاہ جی کے خطاب کے بعد مولانا عبدالقادر مدظلہ کی دعا کے ساتھ نشست اختتام پذیر ہوئی اور دوسرے دن نماز فجر کے بعد مولانا عبدالقادر صاحب کے درسِ قرآن سے دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ جبکہ تیسری نشست صبح ۹ بجے سے نماز جمعہ تک جاری رہی۔

جس کا آغاز قاری منظور احمد کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا عبدالرحمن محمود اور مولانا خلیل الرحمن شاہ صاحب (امیر حرکت، مظفر گڑھ) نے بصیرت افروز تقاریر کیں۔ مولانا سیف اللہ اختر نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کے بعد آخری نشست سے مولانا احمد یار صاحب مولانا عزیزالرحمن جالندھری، مولانا سیف اللہ اختر، کمانڈر نصراللہ منصور اور امیر حرکت الجہاد الاسلامی مولانا سعادت اللہ کے بھرپور بیانات ہوئے۔ کنونشن کا اختتام مجاہد اجمل الحق کی نظم پر ہوا۔

ہم تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلادیں گے

شہداء ختم نبوت کانفرنس

۲۷، ۲۸ فروری جمعرات، جمعہ کو مسجد احرار ربوہ میں چودھویں سالانہ دو روزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ مجلس احرار اسلام کی تمام شاخیں اس کی کامیابی کیلئے محنت شروع کردیں۔ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں شرکت کی دعوت دیں۔ تمام احرار کارکن اہتماماً سرخ قمیض پہن کر آئیں اور جماعت کے کم از کم پانچ پرچم ہمراہ لائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ موسم کے مطابق ہلکا بستر بھی ہمراہ لائیں۔

پہلی نشست حسب سابق ۲۷ فروری بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہو گی جبکہ دوسری اور آخری نشست ۲۸ فروری کو قبل از نمازِ جمعہ شروع ہو کر عصر تک جاری رہے گی۔

کانفرنس کو بھرپور افرادی قوت سے کامیاب کرنا ہر احرار کارکن کی ذمہ داری ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید محمد کفیل بخاری

ناظم نشرواشاعت مجلس احرارِ اسلام پاکستان

مجلہ لخت لخت

محترم الحاج محمد حسین چغتائی مدظلہٗ

جنگِ عظیم دوم کے آغاز سے قبل

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

کے خطاب کا ایک اقتباس

وہ زمانہ آگیا ہے جس کا انتظار تھا۔ نگاہ اٹھاؤ اور دیکھو کہ جنگِ عظیم گھنگھور گھٹاؤں کی طرح سروں پر منڈلا رہی ہے نہ جانے کب جل تھل ہو۔ غیب کا علم تو اللہ کو ہے، وہی علام الغیوب ہے۔ لیکن مشیت ایزدی نے ظالموں کا یوم حساب قریب کر دیا ہے۔ جنگ ہوگی ضرور ہوگی۔ یورپ کے میدانوں میں ہوگی اور اپنی ہولناک بربادیوں کے ساتھ پھیل جائے گی۔ جو چیز پردۂ غیب میں ہے اس کے بارے میں حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ اور نہ کوئی پیشگوئی کی جا سکتی ہے کہ جنگ کیا لائے گی اور کیا چھوڑ جائے گی۔ جن لوگوں نے پہلی جنگ عظیم میں فتح حاصل کی اور اس کے بعد متمرد ہو گئے۔ پھر نسلِ انسانی کو تقسیم کیا، اور ملکوں کی بندر بانٹ کی۔ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ وہ کہاں کھڑے ہیں اور انہیں کہاں پہنچنا ہے۔

انہیں جنگ کے تھپیڑوں سے محسوس کرنا چاہئے کہ اس زمانہ میں کوئی سی قوم نہ غلام رکھی جا سکتی ہے اور نہ غلام رہ سکتی ہے۔ ہندوستان آزاد ہوگا، آئندہ جنگ کے دوران آزاد ہوگا۔ جنگ اپنے انجام کو پہنچے گی تو آزاد ہوگا۔ اب اس کی آزادی موقوف و معطل نہیں کی جا سکتی۔ قدرت اپنے فیصلے انسانوں کی خاطر نہیں بدلا کرتی۔ ہندوستان کی آزادی کا فیصلہ عرش کی رفعتوں پر ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اب بھی اپنے جسناں نہروں پر وفاداری کا قشقہ لگا کر اپنی محکومی کی عمر کو طول دینا چاہتے ہیں۔ انہیں اس تعبد کا حق پہنچتا ہے۔ ان کا ضمیر آزادی کی لذت سے آشنا ہی نہیں۔ ان کے لئے ممکن ہے یہ سب فخر و ناز کی پونجی ہو۔ اور وہ اسے توشۂ آخرت خیال کرتے ہیں۔ لیکن اب جو سفینہ ڈوبنے والا ہے وہ ڈوب کے رہے گا اسے بچایا نہیں جا سکتا۔

میں نے اپنی عمر اسی جدوجہد میں بتا دی ہے۔ میں اب عمر کی اس منزل میں ہوں کہ تھک چکا ہوں۔ میرے بالوں میں سفیدی آ چکی ہے۔ لیکن بعض دلوں کی سیاہی ابھی تک نہیں دھلی۔ ان کے نزدیک ہم باغی ہیں اور

وہ نہیں جانتے کہ بغاوت کیا ہوتی ہے۔ کیا اپنی آزادی کا مطالبہ کرنا بغاوت ہے۔ اور جب یہ الفاظ وہ لوگ کہتے ہیں جنہیں اپنے ہندوستانی ہونے سے انکار نہیں اور مسلمان کہلاتے ہیں تو میرا دل کھول اٹھتا ہے۔ میرا دماغ دہکنے لگتا ہے۔ میری زبان انگارے اگلنا چاہتی ہے۔ میں سوچتا ہوں یہی لوگ ہیں جو اپنے ہی ایمان کی جانکنی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔ کس زبان سے کہوں کہ ان مادرزاد وفاداروں نے برطانیہ کے عشق میں اپنی جانیں دے کر یا پھر حریت خواہوں کے سر اتار کر قومی آبرو کو مجروح کیا۔ اور حریت ... کے چہرے پر کالک ملی ہے اب وہی کالک ان کے چہروں کو سیاہ کر چکی ہے۔ اور آزادی کا چہرہ صبح کے سورج کی طرح دمک رہا ہے انہیں سلطنت کے فرزند ہونے پر ناز ہے۔ ہمت ہے تو تاریخ کی رفتار روک لیں۔ تاریخ اس تیزی سے پلٹا کھا رہی ہے کہ انگریز کو ہندوستان خالی کرنا ہوگا اور ہم آزاد ہو کر رہیں گے، مؤذن صبح کی آذان دے چکا ہے اور اب صبح کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا ہے۔" (چٹان جلد ۲۹، شمارہ ۳)

کہروڑ پکا میں شاہ جیؒ کے اولین ساتھی

حاجی نور محمد چوہان رحمۃ اللہ علیہ

حاجی نور محمد چوہان

کہروڑ پکا میں شاہ جیؒ کے اولین ساتھی تھے (جن کے بارے میں مفصل مضمون ان شاء اللہ العزیز ترتیب دیا جائے گا) ان کی شخصیت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ملتان میں احرار پولیٹیکل کانفرنس منعقدہ ۱۹۳۷ء میں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ نے احرار کے خلاف مخالفین کی ہرزہ سرائی کا جواب دیتے ہوئے معاً ڈیوٹی پر موجود سرخ پوش حاجی نور محمد چوہان کو بلا کر اپنے پاس سٹیج پر کھڑا کر دیا اور للکار کر کہا" مجلس احرار کے قائدین پر بکاؤ مال کی پھبتی کسنے والوں کو میں چیلنج کرتا ہوں کہ میں اس بے ڈھب واجبی شکل وشباہت والے منحنی اور کالے کلوٹے رضاکار کو (جو دودھ دہی کی معمولی دکان کر کے روزگار پیدا کرتا ہے۔ نہ کوئی جائداد رکھتا ہے نہ سرمایہ دار ہے) پیش کر کے برملا کہتا ہوں کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور چودھری افضل حقؒ کے اس ادنیٰ رضاکار کو خرید کے دکھا دو۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر تم سچے اور ہم جھوٹے، ورنہ جھوٹی تہمتیں لگانے سے باز آ جاؤ اور غضب خداوندی کو دعوت نہ دو!

حضرت امیر شریعتؒ اور گاڑی کا سفر

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنی طویل جدوجہد آزادیٔ برصغیر اور تبلیغی سرگرمیوں کے دوران ہمیشہ گاڑی کے تیسرے درجہ میں یا بس میں سفر کیا۔ ۱۹۵۰ء میں امیر شریعتؒ ضلع میانوالی کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ تو میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ واپسی پر میانوالی ریلوے اسٹیشن پر شاہ جیؒ کے معتمد ساتھی صوفی اللہ دادؒ ان کا اور دیگر ساتھیوں کے ٹکٹ لے کر آئے۔ شاہ جیؒ نے ٹکٹ دیکھے تو فرمانے لگے! صوفی جی! کیا اب ٹکٹوں کا رنگ تبدیل ہوگیا ہے؟

صوفی صاحب نے کہا نہیں۔ شاہ جیؒ نے کہا تو یہ سبز رنگ کے کیسے ہوگئے۔ تیسرے درجہ کے ٹکٹ تو زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ صوفی جی نے کہا کہ حضرت یہ درجہ دوم کے ٹکٹ ہیں اس پر شاہ جیؒ نے کہا کہ صوفی جی یہ ٹکٹ واپس کرکے درجہ سوم کے ٹکٹ لاؤ! صوفی صاحب نے ایسا ہی کیا۔ وہ ٹکٹ لائے اور دونوں درجوں کے درمیانی فرق کی رقم جو غالباً ۱۷ روپے تھی وہ بھی لائے۔ شاہ جیؒ نے وہ رقم لے کر مولانا محمد علی جالندھریؒ کے حوالہ کی اور فرمایا مولانا! ان روپوں کی مجلس کی رسید کاٹ دیں۔

دوران سفر میں نے شاہ جیؒ سے پوچھا کہ حضرت درجہ دوم میں سفر کرنے میں کیا حرج تھا۔ فرمانے لگے کہ کیا اس کمرے میں سفر کرنے سے گاڑی لیٹ پہنچے گی؟ میں نے عرض کیا ایسا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ اصل میں بات یہ ہے "کہ میں نے ہمیشہ اسی درجہ میں سفر کیا ہے اور محسوس کیا ہے کہ اس سے غریب مسلمان مسافروں میں حوصلہ اور اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اور مجھے بعض اوقات اس درجہ میں ایسے گوہر یکتا مل جاتے ہیں۔ جو ڈھونڈنے سے شاید کہیں اور نہ مل سکیں" (ماخوذ)

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ (جو عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ایک ہیں) نے فرمایا خدا کی قسم! اصحاب رسولؐ میں سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں شریک ہونا جس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہو جائے، غیر صحابہ میں سے کسی بھی شخص کی عمر بھر کی عبادت و عمل سے بہتر ہے اگرچہ اس کو عمر نوحؑ دے دی جائے۔! (ابوداؤد، ترمذی)

شاہ جیؒ کا بہاولپور گھلواں میں پہلی بار وُرود

شاہ جیؒ جب اول بار بہاول پور گھلواں (تحصیل احمد پور شرقیہ) میں تشریف فرما ہوئے تو جلسہ کا انتظام ایک میدان میں کیا گیا جہاں ایک پرانے پیپل کے درخت کا وسیع و عریض سایہ جلسہ گاہ کے لئے موزوں تھا۔ شاہ جیؒ نے وہاں تشریف رکھنے کے بعد، تقریر شروع کرنے سے قبل فرمایا "مجھے اس جگہ ریچھوں اور کتوں کی بدبو آرہی ہے۔ اس لئے اس جگہ وعظ نہ کروں گا"۔ منتظمین اور دیگر معتبرین علاقہ نے بتایا کہ اس بات سے ہمیں انکار نہیں کہ یہاں ریچھ اور کتے لڑائے جاتے ہیں۔ لیکن ہماری مجبوری ہے کہ اس جگہ کوئی اور موزوں میدان میسّر نہیں۔ جہاں سایہ کا انتظام ہو۔ اور جلسہ کے لئے کافی گنجائش ہو۔ جو شخص ریچھ کتوں کی لڑائی کا دھندا کرتا تھا وہ خود مجمع سے نکل کر شاہ جیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ کر کے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ اس مذموم فعل کا اعادہ نہ ہوگا۔ پھر بھی شاہ جیؒ نے خوشی سے نہیں بلکہ طوعاً وکرہاً تقریر کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اور تقریر تین چار گھنٹوں تک جاری رہی۔ جب تقریر کا اختتام ہوا۔ اور شاہ جیؒ قیام گاہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو فرمایا۔

"یہ پیپل کا درخت ان شاء اللہ تعالیٰ کل یہاں نہ ہوگا"

شاہ جیؒ کی اس بات کو لوگوں نے استعجاب سے سنا۔ لیکن دوسرے روز صبح ہی صبح دریا میں سیلاب آیا جس کا پانی اس بستی میں بھی پہنچا اور پیپل کے درخت کی یہ کیفیت ہوئی کہ وہ جڑوں سمیت نکل کر باہر آپڑا اور اس کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ ؎

مومن ہر چہ گوید دیدہ گوید

اس واقعہ کو سن کر ملک حاجی پیر بخش خان گھلو (ذیلدار) شاہ جیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی گذشتہ غلط کوتاہیوں پر نادم ہوئے اور شاہ جیؒ کے ہاتھ پر بیعت کر کے تائب ہوئے۔ پھر ان کا عمر بھر کا تعلق شاہ جیؒ سے ایسا استوار ہوا کہ موصوف کا پورا خاندان نہ صرف شاہ جی سے جڑ گیا۔ بلکہ اس علاقہ کے ولی اللہ حافظ کریم بخشؒ کی بدولت شاہ جیؒ کی ڈائری میں جلسہ سیرت النبی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہاول پور گھلواں کے لئے مخصوص ہوگیا۔!

امریکی ہیوبرٹ ہمفری اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سینیٹر ہیوبرٹ ہمفری ــــــــــ امریکہ کا مقبول عام رہنما تھا وہ ایک شعلہ نوا اور فصیح وبلیغ مقرر تھا۔ اس کی تقریروں میں مزاح کا عنصر بہت زیادہ پایا جاتا تھا۔ میں نے بچپن میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی مسحور کن تقریریں سنی تھیں۔ یہ سمجھ لیجئے کہ ہیوبرٹ ہمفری امریکہ کا عطاء اللہ شاہ بخاری تھا۔ وہ جب ایک دفعہ بولنا شروع کرتا تو بولتا چلا جاتا۔ جب وہ پہلے پہل منتخب ہو کر سینیٹ میں آیا۔ تو بہت شرمیلا اور کم گو تھا۔ ایک عمر رسیدہ سینیٹر نے کہا تھا کہ ہم نے بڑی مشکل سے اس کی جھجک دور کی، اور اسے بولنا سکھایا۔ لیکن اب ہمیں اسے چپ کرانا مشکل ہو گیا ہے۔

(اقتباس "یہ امریکہ ہے" از قلم محمد افضل خان۔ روزنامہ نوائے وقت ملتان)

۱۹۷۸-۱۰-۲۴

احرار اور جدوجہد آزادی کی تحریک

احرار نے پنجاب کو سیاسی زندگی بخشی، انہوں نے اس صوبے کو جو برطانوی سامراج کا سب سے بڑا گڑھ تھا۔ اس جوش و جذبے اور قربانی و استقامت سے سر کیا۔ کہ مؤرخ احرار کی شاندار قربانیوں کا تذکرہ کئے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا، اس وقت تک ملک و ملت کی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہم آزادی کا تذکرہ کرتے وقت احرار کا ذکر نہ کریں۔ کشمیر کا مسئلہ بھی سب سے پہلے احرار نے اٹھایا۔ یہ معمولی بات نہ تھی کہ احرار نے تن تنہا کشمیر کی آزادی کے لئے بتیس ہزار کارکنوں کو جیل بھجوایا جس سے نہ صرف ڈوگرہ حکومت ہل گئی بلکہ خود انگریز حکومت کے حواس بے ٹھکانہ ہو گئے۔ کیونکہ اسے اس ابھرتی ہوئی مسلمان جماعت کے انٹی برٹش ارادوں کا بخوبی اندازہ تھا۔ افضل حق اس سرفروش، بہادر، نڈر اور جانباز قافلے کا سردار تھا۔ جو لوگ آج ان پر نکتہ چینی کرتے اور اپنی دو روزہ سیاست کے باعث میں میخ نکالتے ہیں، وہ بسم اللہ کے گنبد میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

انہیں اندازہ ہی نہیں، اور جس زمانہ میں احرار نے شمع آزادی کو روشن کیا، برطانوی امپیریل ازم سے لڑ جانا کتنا مشکل کام تھا۔ اور نہ ہر شخص کے اندر یہ بوتا تھا۔ احرار بلاشبہ تاریخ آزادی کا درخشندہ باب ہیں۔ (شورش کاشمیری)

خادم حسین

زبان میری ہے بات اُن کی

——— سود کے خلاف شرعی عدالت کے فیصلے کو چیلنج نہیں کیا بلکہ ہم صرف اپیل کرنے جا رہے ہیں (وفاقی وزیر قانون)

لعنت بر پدر فرنگ!

——— ابوظہبی کے ۴۳ میراج طیارے بھی بظاہر پاکستان کے استعمال میں ہیں۔ (آل انڈیا ریڈیو)

جلنے والے کا منہ کالا۔!

——— پیپلز پارٹی ۳۵ عورتوں اور دس نابالغ افراد پر مشتمل ہے۔ (شیخ رشید)

شیخ صاحب! یہی حال مسلم لیگ اور آئی جے آئی کا ہے۔

کچھ ان میں رنگ رنگیلے ہیں، کچھ خاصے چھیل چھبیلے ہیں

کچھ تیجو تیج گنڈیری ہیں، دولت کی ہیرا پھیری ہیں

——— تھانیدار کی گاڑی مرمت کرنے والے کی تھانے میں مرمت۔ (ایک خبر)

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

——— نوجوان باکسر پہلے مقابلے میں چل بسا۔ (ایک خبر)

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

——— جئے سندھ کے لیڈر نے سالگرہ کا ۸۹ پونڈ وزنی کیک کاٹا (ایک خبر)

راجہ داہر کی بودی اور بوڑھی اولاد کے چونچلے!

——— سود کے خاتمے سے معاشی نظام تباہ ہو جائے گا، شرعی طور پر "ربا" اور "سود" میں فرق واضح نہیں ہو سکا۔ (وزیر مملکت آصف احمد علی)

ایک مغرب زدہ "دریایہ"، اور قرآن کی تفسیر؟

قرب قیامت اور ظہور دجال کی واضح نشانی

——— پاکستانی وزیر ثقافت (شیخ رشید) مائیکل جیکسن کو پسند کرتے ہیں۔ (بی بی سی)

کیا مائیکل جیکسن کو بھی شیخ رشید پسند ہے؟

— گوجرانوالہ میں پی ڈی اے کے احتجاجی جلوس پر ڈنڈوں سے حملہ (ایک خبر)

پی ڈی اے : پاکستان ڈنڈا الائنس

— کشمیری بیٹیوں نے بھارتی فوجیوں کا راستہ روک لیا۔ (ایک خبر)

جذبۂ حریت نے سنگینوں کا منہ موڑ دیا۔

— سلمان تاثیر کی سابق سکھ بیوی "تاولین سنگھ" کی پاکستان آمد اور سیاست دانوں سے ملاقاتیں (ایک خبر)

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود۔

— الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹر کی "لیڈی سوییپر" سے "زیادتی"۔ (ایک خبر)

یہی تو "اپوا" کہتی ہے کہ عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں۔

— حکومت نے علماء کو جو دھوکا دیا ماضی میں کسی نے نہیں دیا۔ (سمیع الحق)

مولانا! اب بھی آپ کی یادداشت کمزور ہے۔ ۱۹۴۸ء میں شبیر احمد عثمانیؒ کے ساتھ کیا ہوا تھا۔؟ اب بھی حکومت امریکہ کی غلام ہے۔ اسلام کی نہیں۔

— چین سے ایٹمی پلانٹ کیوں لیا جا رہا ہے۔ امریکہ نے پاکستان سے وضاحت طلب کر لی۔ (ایک خبر)

توں ماما لگنا ایں!

— راک اینڈ رول، سیکس، منشیات، فیشن اور روپیہ ہی مغرب ہے۔ (سابق پاپ سنگر یوسف اسلام)

اور پاکستانی اے کلاس اسی مغرب میں گندھی ہوئی ہے۔

— ترقی پسند شاعر نعمت احمر کو ایک طالب علم نے قتل کر دیا، وہ شانِ رسولؐ میں گستاخیاں کیا کرتا تھا

(ایک خبر)

جب بھی کوئی راج پال سر اٹھائے گا خدا غازی علم الدین پیدا کرتا رہے گا۔

— تھائی خاتون نے بیٹیاں بیچ کر بھینس خرید لی۔ (ایک خبر)

کوئی "ماں" ایسا نہیں کر سکتی۔

— دن میں پانچ بار کھانا کھاتا ہوں (شیخ رشید)

ابے او سیاست کی گھوڑی کے ٹٹو، یہ کیا لڑکی چھوڑی صفیں کھا رہا ہے۔

— آصف زرداری بھی سیاست دان ہیں تو خدا رحم کرے۔ (جام صادق)

جام، شراب، ڈاکو، چور، لٹیروں اور سیاست دانوں میں کیا فرق ہے؟

—— سوویت یونین کے خاتمہ سے "لیفٹسٹ" ہی نہیں پورا ایشیا یتیم ہوگیا ہے۔ (ڈیپیجو)

اب "یتیم پیچو" اور دیگر کمیونسٹ ایجنٹوں کو ماہانہ کون دے گا؟

—— ہتراں نواز ملاقات (ایک خبر)

غریب نواز ملاقات کا اہتمام کیجئے!

—— بے نظیر کو نااہل قرار دیا گیا تو پوری دنیا کے لئے سنجیدہ مسئلہ بن جائے گا۔ (امریکی سینیٹروں کا بش کو خط)

سیاست کی بازی گری توبہ توبہ
پھوہڑ بھی شعلہ نوا ہوگئی ہے۔

—— خان عبدالغفار خان (باچا خان) بھارت کے عظیم دوست تھے۔ (نرسیما راؤ)

—— پاکستان باچا خان نے بنایا تھا۔ (ولی خان)

نرسں یا ولی دونوں میں سے کون جھوٹا ہے؟

—— سال کی آخری رات بمبئی کے ۷۰ شرابیوں کو بھی ساتھ لے گئی، نئے سال کو خوش آمدید کہنے کے لئے جام لنڈھانے والے ۱۰۰ افراد ہسپتال پہنچ گئے۔ (ایک خبر)

نالی میں ایک شرابی پڑا تھا۔ نشے میں اس کا منہ کھلا تھا،
کتے نے منہ میں پیشاب کیا تو بولا ساقیا! اور پلا، اور پلا، اور پلا

O حکمران خود جمہوریت میں ملاوٹ ہیں۔ نصر اللہ خاں
اور نصر اللہ خاں اسلام میں ملاوٹ!

O عارف حسینی کے قتل کا بڑا ملزم کیپٹن ماجد اور جنرل فضل حق کے قتل کا ملزم شاہجہاں گرفتار کر لئے گئے۔

کولمبس نے امریکہ دریافت کر لیا۔

O جاپانی وزیر اعظم کی دعوت میں جارج بش ہارٹ اٹیک
لیبیا اور پاکستان کیخلاف کسی بھی اقدام پر بُش کو آخری وارننگ

O شیخ رشید کی مائیکل جیکسن کے سلسلہ میں قاضی حسین احمد سے لے دے۔
قاضی صاحب اب پاکستان مائیکل جیکسنوں میں خود کفیل ہے۔

O نواز شریف پر اللہ کی خاص رحمت ہے۔ عبدالقادر آزاد
اور عبدالقادر آزاد پر نواز شریف کی خاص شفقت ہے۔

دیدہ ور

میرا پاکستان ہے نہ تیرا پاکستان ہے!

محکمہ پولیس اور جیل خانہ میں کروڑوں کا غبن اور غیر ضروری اخراجات

کرائمز برانچ لاہور میں سوا کروڑ روپے کا اسلحہ فروخت ہوا' لیکن رقم غائب ہے' ایس پی موٹر ٹرانسپورٹ میں سوا چار کروڑ روپے کی غیر قانونی خریداری

آئی جی' ڈی آئی جی اور ایس پی حضرات نے لاکھوں روپے کی ناجائز کالیں کیں' پولیس گاڑیوں کی مرمت کے نام پر بھاری رقوم کی وصولی

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی پنجاب کے چیئرمین نے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پر غور کرنے کیلئے 4 جنوری کو کمیٹی کا خصوصی اجلاس طلب کر لیا

پنجاب میں ایڈیشنل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کے عہدوں پر "سیاسی تقرریوں" کا نیا ریکارڈ

صوبے میں اس وقت 5 ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل اور 17 اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کام کر رہے ہیں' جن میں زیادہ تر سیاستدانوں اور با اثر افراد کے سفارشی ہیں

اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل منصور عالمگیر چیئرمین سینٹ کے بہنوئی' اقبال ہمی سیشن جج لاہور کے داماد اور سید سجاد شاہ ایم این اے علی اصغر شاہ کے صاحبزادے ہیں

مہدی حسن جسٹس ایس اے سلام کے داماد ہیں' جلال الدین کو ضیاء دور میں پیپلز پارٹی چھوڑنے پر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کا عہدہ دیا گیا

میاں بشیر احمد بھٹی کو پالیسی ساز کمیٹی کے رکن سابق جسٹس فضل محمود فضلی کی سفارش پر 20 ویں گریڈ میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے پر تقرری ملی

اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل انجم الزماں بے نظیر بھٹو کیخلاف صدارتی ریفرنس میں وکیل سرکاری ایم بی زمان کے صاحبزادے اور رانا مظفر صوبائی وزیر رانا پھول کے بھتیجے ہیں

عرفان قادر جسٹس اسلم ریاض کے داماد ہیں' جنہیں 6 اگست 90ء کو اسمبلیاں ٹوٹنے سے ایک دن قبل نئی اسامی پیدا کر کے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا گیا

اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی خلیل احمد کو بھی سابق جسٹس فضل محمود کی سفارش پر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل بنایا گیا' نسیم فاروق لاہور بار کے سابق صدر رائے کریم ملک کے بیٹے ہیں

آئین میں صرف ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے کی وضاحت کی گئی ہے' ایڈیشنل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کا کوئی ذکر نہیں: ڈاکٹر باسط

محمد ظفر اللہ صوبائی وزیر نصر اللہ دریشک کے قریبی عزیز اور نفیس احمد انصاری سابق ایم این اے بابو فیروز انصاری کے صاحبزادے ہیں: "دی نیوز" کی خصوصی رپورٹ

"ریلوے اراضی کی بندر بانٹ" ڈبل ٹریک بچھانے کا منصوبہ ناکام ہو گیا

3 ہزار ایکڑ زرعی اراضی با اثر افراد کو "سیاسی لیز" پر کوڑیوں کے بھاؤ دیدی گئی' 15 سو ایکڑ پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر لیا' 700 ایکڑ پر کچی آبادیاں بن گئیں

ریلوے انٹیلی جنس نے ٹریک کے قریب ناجائز تجاوزات کو سیکورٹی کے نقطہ نظر سے انتہائی خطرناک قرار دیدیا' تخریب کاری کے خدشہ کا اظہار

ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹیز کی صورت میں 41 ایکڑ زمین کے پلاٹ بنا کر افسروں اور ملازمین میں بانٹ دیئے گئے' الاٹمنٹ میں سنگین بے ضابطگیاں

ریلوے کے 7 سابق چیئرمینوں اور 4 جنرل منیجروں نے مختلف شہروں میں ایک سے زیادہ پلاٹ حاصل کئے' ایک نے 5 پلاٹ الاٹ کرائے

ریلوے انتظامیہ نے ایک سے زائد پلاٹ رکھنے والے 85 افسروں کے پلاٹ منسوخ کرنے کا حکم دیدیا' ناجائز قابضین کو ریلوے کے بعض افسروں کی پشت پناہی حاصل ہے

روزنامہ جنگ لاہور ۹۱/۱۲/۶، ۹۲/۱/۱

"نرم گرم"

ابواُسامہ

ٹپے کا تماشا

بھائی صاحب یہ لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں......؟
آپ کو نہیں معلوم........!
نہیں.....
آپ بھی خوب ہیں بلکہ خوب تر ہیں...... اپنے وائیں صاحب تشریف لا رہے ہیں۔
خطاب کرنے.........
نہیں یار نہر کھودنے........
ہائے اللہ...... وزیراعلیٰ صاحب نہر کھودیں گے
نہر نہیں تو کیا پہاڑ کھودیں گے......
چوہا نکل آیا تو کیا سوچیں گے........
پہاڑوں سے تو چشمے بھی پھوٹ نکلتے ہیں.........
تو کیا اکیلے وائیں صاحب نہر کھودیں گے اور لوگ جوش سے تالیاں بجائیں گے.........
تم بھی بدھو ہو...... یار کہا ہے کہ پہلا ٹپّا وائیں صاحب لگائیں گے.... پھر ٹپے پہ ٹپا اور نہریں ہی نہریں......... جال بچھ جائے گا ملک میں نہروں کا.......
لیکن یہ تو پرانی نہر ہے.......
یار مغز نہ چاٹو...... ابھی پرانی کو نیا بنائیں گے پھر آگے آگے نئی راہیں تلاش کریں گے جیسے ہماری جمہوریت نت نئی راہیں تلاش کرتی ہے.......
تو یہ وائیں صاحب، کمشنر صاحب، ڈپٹی کمشنر صاحب سب ایک ایک ٹپّہ کیوں لگائیں گے..... پوری نہر کیوں نہیں کھودیں گے.......
بھئی سمجھنے کی کوشش کرو......... کوئی مشینری ہو۔ اسے پہلے چابی لگا کر سٹارٹ کرتے ہیں اور پھر اس کے سارے کل پرزے کام کرنے لگتے ہیں... اچھا اچھا......... تو اپنے وائیں صاحب کے ہاتھ میں کنی نہیں چابی ہے......... یہ سلف مار کر پیچھے ہٹ جائیں گے اور پھر کھٹاکھٹ ٹپے پہ ٹپّہ........ دھڑ رگڑا..... مزہ آگیا.......
یار یہ حکومت خود کھدائی کیوں نہیں کراتی........؟
پکڑے جاؤ گے تم........ یہ کام حکومت کے کرنے کا نہیں عوام کے کرنے کا ہے....... جیسے لوگ اپنا اپنا ووٹ

کاسٹ کرتے ہیں ایسے ہی ایک ایک ٹپہ لگائیں گے...... ہزاروں لاکھوں ٹپے........ تم تماشہ دیکھتے جاؤ..... "ٹپے کا تماشا" کوئی مداری آرہا ہے.......

حد ہے یار....... تمہاری عقل میں بات نہ آئی.........

ہٹو ہٹو پیچھے ہٹو.......وائیں صاحب آئے ہیں.........

یہ لوگ خوفناک ہتھیار لے کر ان کے آگے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں.........

یہ ہتھیار نہیں کیمرے والے ہیں، ٹی وی والے ہیں.......

اچھا اچھا........ قوم کو دکھانے کے لئے کہ عوام کی گاڑی سلف سٹارٹ ہے اسے ابھی دھکے کی ضرورت نہیں.........

یار ایک بات تو سمجھ آگئی ایسے نہریں گہری ہو جائیں گی.......مگر ان میں پانی کہاں سے آئے گا.........

پہاڑوں سے.........

نہیں تم جھوٹ کہتے ہو.........

پانی محکمہ نہر کے ایس ڈی او اور ایکسین کے گھر سے آئے گا...... اور وہاں بھی سلف سٹارٹ کے لئے چابی چاہیئے.........

ہاں چابی........مگر کون سی.........

سالانہ فصل سے ان کا حصہ......... گندم کی بوریاں، بھوسہ، چنے، دالیں...... جو کاشت ہوگا اس کی چابی.......

اگر یہ چابی نہیں لگاؤ گے تو نہروں میں پانی نہیں آئیگا........وہ افسروں کے گھروں میں رکا رہے گا وہ کھلیانوں کو بوند بوند ترساتے رہیں گے۔ فصلیں سوکھتی رہیں گی...... کاش یہ افسران کبھی خود اونچے تخت سے نیچے اتر کر کھلیانوں میں اتریں....... نہریں کھودیں......... پانی کی چابیاں گھروں میں رکھنے کی بجائے کسانوں کو سونپ دیں اور پھر نہروں اور کھلیانوں کی بہار دیکھیں.........

خالی ٹپے کا تماشا دکھانے سے کھلیانوں میں بہاریں نہیں اترا کرتیں۔

فرمانِ رسول علیہ السلام

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں سیدنا ابیؓ ابن کعبؓ نے عرض کیا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لے کر فرمایا ہے، آپ نے فرمایا ہاں! اُبیؓ ابن کعبؓ نے عرض کیا، کیا مجھے رب العالمین کی محفل میں یاد کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں!

یہ سن کر سیدنا اُبیؓ ابن کعبؓ پر گریہ طاری ہوگیا اور آنسو بہ نکلے۔!

(صحیح بخاری)

محترم حافظ لدھیانوی

بحضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم

☆

زمینِ طیبہ سے وابستہ ہے جمالِ نبی — خراج لیتی ہے دشمن سے جس کی خوش لقبی
اسی کے نور سے ہے روشنی زمانے میں — ہے ریزہ ریزہ اسی سے ردائے تیرہ شبی
ہر ایک لمحہ قیامت ہے مجھ کو فرقت میں — نجانے ہوتی ہے اس آستاں پہ کب طلبی
زبانِ اشک سے سب عرضِ حال کرتے ہیں — نوائے درد میں بھی ہے گمانِ بے ادبی
ادھر بھی چشمِ عنایت ہو ساقیٔ کوثر — ترے کرم کی ہے محتاج میری تشنہ لبی
نجانے کتنی شبوں کا گداز ہے اس میں — کہ میرے سینے میں ہے آرزو کی آگ دبی
ہے سب سے افضل و اعلیٰ حسب نسب تیرا — کہ سلسلہ ہے ترا ہاشمی و مطّلبی
اسی وسیلے سے ہوگی نجات محشر میں — ہے مرا توشۂ عقبیٰ متاعِ حبِّ نبی

ہو کیسے حافظ بے علم سے ثنا تیری،
ہے جس کے دست سے عاجز فصاحتِ عربی

★

پروفیسر محمد اکرام تائب

"وہ نیچے فرش پر بیٹھا ہے بیوی اس کی صوفے پر"

نہ مِل کر بیٹھنا پھر سے کبھی ایسے مکینوں میں
یہ بھر کر ہیروئین لاتے ہیں اب اپنے سفینوں میں

وطن سے دوستی یا دُشمنی ہے وہ یہ کیا جانیں
پجارو کار جن کو مِل گئی ہو دو مہینوں میں
نہ چھوڑیں واپڈا والے اگر بجلی تو کیا غم ہے
"ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں"
وہ نیچے فرش پہ بیٹھا ہے بیوی اس کی صوفے پر
"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"
بیوٹی پارلر والوں کا یہ سارا کرشمہ ہے
"ترا رتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب ناز آفرینوں میں"
حکیموں کے تعصب کی سمجھ مجھ کو نہیں آتی
یہ نسخے لے کے مرجاتے ہیں سارے اپنے سینوں میں
گوداموں میں چھپا کر اس قدر اسٹاک نہ رکھو
کبھی تو بانٹ دو گندم غریبوں خوشہ چینوں میں
مری آوارگی کو کم نگاہی سے نہ دیکھو تم
جہاں کے عیب سارے ہوتے ہیں پردہ نشینوں میں
زمیں کیا عرش بھی تائب اسے دل سے دعا دے گا
زمینیں بانٹ دے کوئی اگر ان بے زمینوں میں

الحاج عبدالکریم صابر
ڈیرہ اسمٰعیل خان

وجدانیات

بنی ہاشم، بنی ہاشم کی اولاد — بہر انداز ہوں سب شاد و آباد
ہیں سیّد ہاشمی سیّد بخاری — تعالی اللہ عجب ہے بُردباری
عطاء اللہؒ عطائے حق تعالیٰ — خطیبِ اعظم و رہبر نرالا
عطاء منعم بھی اک انعامِ حق ہے — عجب دہرایا والدؒ کا سبق ہے
عطاء محسن کو ہے وہ لحنِ داؤد — کہ والدؒ کا اثر جس میں ہے موجود
عطاء مومن کو ہے مومن کی فطرت — ہر اک خوبی ہوئی جس کو ودیعت
عطاء بھی ہے مُہیمن ثم مدنی — جو ہر اوصاف میں ہے دُرِّ عدنی
ہیں چاروں حافظ و فاضل مدبّر — خلیق و مخلص و بے حد مفکّر
یہ چاروں پیکرِ صدق و صفا ہیں — عظیم المرتبت ہیں باخدا ہیں
اگر ہاشم کے ہوتے حرف ہیں چار — برادر چار یہ بھی ہیں مرے یار

سدا صابر رہیں چاروں سلامت
سلامت باکرامت تا قیامت

سید عطاء المحسن بخاری

منقبت صحابہؓ

سب صحابہ میں نبی کا نور ہے ہر صحابی اک جہان نور ہے
سب صحابہ پر برستا نور ہے ہر صحابی جلوۂ پر نور ہے
نور کے جلووں سے بس معمور ہے یہ ابوبکرؓ و عمرؓ مشہور ہے
حضرت عثمانؓ علیؓ کا نام لے جلوۂ کوہ صفا و طور ہے
اپنے نانا کا نمونہ ہے حسنؓ کیا نرالا ان کا بھی دستور ہے
کی خلافت اپنے ہاتھوں سے عطا معاویہ کے ہاں وہی منشور ہے

رہگزار زندگی کا رہنما
ان کی طاعت میں عطا مستور ہے

آپؐ کا جو صحابیؓ ہے اپنا بے شک امام ہے آقا
ہر صحابی میں آپکا جلوہ بدر و ماہ تمام ہے آقا
آئینے میں وہ چھاپ جھلکے ہے جس کی دنیا غلام ہے آقا
نور باطن سے کوئی دیکھے تو ان کا عالی مقام ہے آقا
مدح اصحاب آپکا منشا ناطق اس پہ کلام ہے آقا

سب صحابہ کے بارے میں
لوحِ محفوظ امام[۱] ہے آقا

---

۱ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ۝

آئیے۔ اللہ کی رضا اور اجر حاصل کیجئے۔!

ہمارے دینی ادارے اور مستقبل کے منصوبے

مسلمان توجہ فرمائیں

★ — مجلس احرارِ اسلام دینی انقلاب کی داعی ہے۔ دینی انقلاب — دینی مزاج اور دینی ماحول پیدا کیے بغیر ممکن نہیں۔ ۱۹۲۹ء سے آج تک احرار نے بیسیوں تحریکوں کو جنم دیا اور پروان چڑھایا۔ احرار کی سب سے بڑی، مضبوط اور زندہ تحریک **تحریکِ ختمِ نبوت** ہے۔

★ — پاکستان سے پہلے اور پاکستان کے بعد احرار نے سینکڑوں دینی ادارے قائم کیے جن سے اُمتِ مسلمہ میں دینی مزاج عام اور دینی قوتوں میں اضافہ ہوا۔ اکابرِ احرار نے ایک بات شدت سے محسوس کی کہ جب تک دینی ادارے بنیادی طور پر احرار کی نگرانی میں نہیں چلتے اُس وقت تک یکجہتی پیدا ہونا مشکل امر ہے۔ لہٰذا ہم نے اُمتِ مسلمہ کے تعاون سے اندرون و بیرونِ ملک دینی ادارے قائم کئے ہوئے ہیں جن کی مختصر تفصیل یوں ہے:

★ مدرسہ معمورہ — مسجدِ نور، تغلق روڈ ملتان

★ مدرسہ معمورہ — دارِ بنی ہاشم، پولیس لائنز روڈ ملتان۔ فون: ۴۲۸۱۳

★ مدرسہ محمودیہ معمورہ — ناگڑیاں ضلع گجرات —

★ جامعہ ختمِ نبوت — مسجد احرار متصل ڈگری کالج ربوہ۔ فون نمبر: ۸۸۶ —

★ مدرسہ ختمِ نبوت — سرگودھا روڈ ربوہ —

★ دارالعلوم ختمِ نبوت — چیچہ وطنی۔ فون نمبر: ۲۹۵۳ — ۲۱۱۲

★ مدرسہ ابوبکر صدیق — تلہ گنگ ضلع چکوال —

★ یو کے ختمِ نبوت مشن — (ہیڈ آفس) گلاسگو، برطانیہ —

یہ ادارے سرگرمِ عمل ہیں۔ ان کے اخراجات اور آئندہ کے منصوبے، مسجد احرار ملتان، مدرسہ معمورہ کے بڑھتے ہوئے کام کے پیشِ نظر زمین کی خرید اور تعمیرِ نو، دفاتر کا قیام، بیرونی ممالک میں مبلّغین کی تعیناتی اور اداروں کا قیام، پچاس کتابوں کی اشاعت — یہ تمام کام اُمتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعاون سے ہوگا۔ یہ کام آپ ہی نے کرنا ہے۔

تعاون آپ کریں دُعاء ہم کرینگے اور اجر اللہ پاک دینگے — آئیے، آگے بڑھئے اور اجر کمائیے

سید عطاء المحسن بخاری — مدیر مدارس التحفیظ والمساجد
دارِ بنی ہاشم ○ پولیس لائنز روڈ ○ ملتان
ترسیل زر کے لئے: اکاؤنٹ نمبر: ۲۹۹۳۲ حبیب بنک لمیٹڈ حسین آگاہی ملتان

Monthly
NAQEEB-E-KHATM-E-NUBUWWAT
Regd No. L8755 Multan

زیر اہتمام تحریک تحفظ ختم نبوة — قائم شدہ ۱۹۳۴ء قادیان ۱۹۷۶ء ربوہ — بانی حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

توحید و ختم نبوة کے علمبردارو! ایک ہو جاؤ!

شہدائے ختم نبوت کانفرنس

زیر سرپرستی شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ

جامع مسجد احرار۔ ربوہ

زیر صدارت: الحاج محمد حسن چغتائی مدظلہ

۲۷، ۲۸ فروری ۱۹۹۲ء بروز جمعرات، جمعہ

ربوہ چلو

۱۹۵۳ء کی مقدس تحریک تحفظ ختم نبوة میں ناموس رسالت پر قربان ہونے والے دس ہزار شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے جن کے سینے اس وقت کی پاکستانی حکومت کے ہلاکوؤں اور چنگیزوں نے گولیوں سے چھلنی کر دیئے تھے مگر ان کے عزم، استقامت اور مقصد کو شکست نہ دے سکے — اسی مقدس خون کی پکار ہے کہ

مسلمانو! پرچم ختم نبوت گرنے نہ پائے اور انگریزی نبوۃ کا ٹاٹ لپیٹ دیا جائے!!!

خصوصی خطاب

قائد تحریک ختم نبوة ابن امیر شریعت

سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ

نظم: ۲۷ فروری، جمعرات بعد از ظہر تا عصر، کارکنوں کی خصوصی تربیتی نشست
بعد از عشاء اجلاس عام — ۲۸ فروری جمعہ ۱۱ بجے دوپہر تا عصر اجلاس عام ملک کے نامور علماء اور دانشور خطاب فرمائیں گے۔

تحریک تحفظ ختم نبوة شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام۔ پاکستان

رابطہ فون لاہور ۲۳۶۰۶۸ — چیچاوطنی ۲۱۱۲-۲۹۵۳ — ربوہ ۸۸۶ — ملتان ۷۲۸۱۳